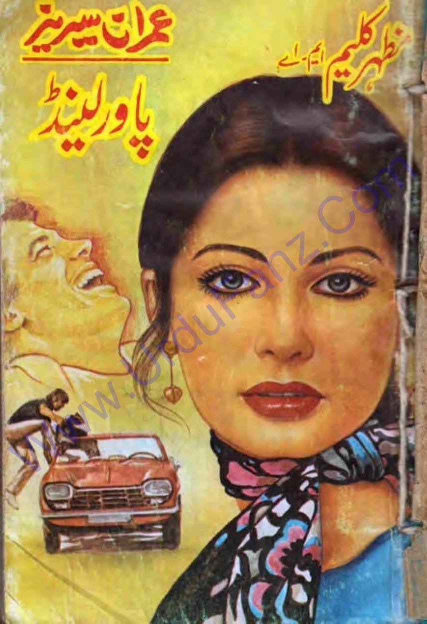
عمران سیریز
پاور لینڈ
مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

محترم قارئین

سلام مسنون۔ نیا ناول "پاور لینڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور "پاور لینڈ" ایسے مجرموں کی کہانی ہے جو پوری دنیا پر حکومت کرنے کا مشن لے کر سامنے آتے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے ایک خفیہ مقام پر ایسی لیبارٹریاں قائم کر رکھی ہیں جہاں ایسے خطرناک ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں جن کے متعلق باقی دنیا کے سائنسدان ابھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ مجرموں نے دنیا بھر سے اپنے مطلب کے ذہین سائنسدانوں کو اغوا کر کے پاور لینڈ میں اکٹھا کر لیا ہے۔ پاور لینڈ ایک ایسی جگہ ہے جہاں پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ہے ــــــ یہاں صرف پاور لینڈ کے شہری ہی داخل ہو سکتے ہیں۔ مگر کس طرح ــــــ؟ صرف اپنے وجود کی نفی کر کے ــــــ اپنے آپ کو ختم کر کے ــــــ جی ہاں ــــــ واقعی پاور لینڈ ایسی جگہ ہے اور پھر پاور لینڈ والے عمران کے ملک سے چار سائنسدان اغوا کر لیتے ہیں اور اس طرح پہلی بار عمران اور پاور لینڈ آمنے سامنے آتے ہیں۔ لیکن اس ٹکراؤ کا نتیجہ خلافِ توقع عمران کے خلاف ہی نکلتا ہے۔ پاور لینڈ کے مقابلے میں آ کر پہلی بار عمران کو محسوس ہوتا ہے کہ وہ ابھی طفلِ مکتب ہے۔

پاور لینڈ کی لیڈی ایشیے جب عمران سے ٹکراتی ہے تو عمران کسی بے بس پنچھی کی طرح اس کے جال میں پھنس کر پھڑپھڑا تا رہ جاتا ہے اور

www.UrduFanz.com

آخر کار لیڈی ایشلے بڑے اطمینان سے عمران اور بلیک زیرو کو دانش منزل کے اندر ہی موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔ عمران کے فلیٹ کو تو بموں سے اڑا ہی دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دانش منزل کے بھی پرخچے اڑا دیئے جاتے ہیں۔ اور عمران اور بلیک زیرو دونوں ـــ جی ہاں دونوں ہی اس وقت دانش منزل میں موجود ہوتے ہیں اور لیڈی ایشلے اپنی اس کامیابی پر بے اختیار قہقہے لگاتی ہوئی پاور لینڈ کی فتح کا اعلان کرتی ہے۔ اس کے قہقہے عمران کے عبرت ناک انجام کا سلوگن تھے لیکن کیا واقعی عمران پاور لینڈ کے مقابلے میں شکست کھا کر اپنی جان گنوا بیٹھا ـــ شائد آپ عمران کی موت پر یقین نہ کریں لیکن عمران بھی بہرحال انسان ہے اور ہر انسان نے ایک روز موت کا ذائقہ چکھنا ہی ہے ـــ تو کیا آخر کار عمران بھی یہ ذائقہ چکھنے پر مجبور ہو گیا ـــ ؟

ایک ایسی کہانی جو آپ کو جاسوسی ادب کی نئی جہتوں کی سیر کرائے گی۔ ایکشن اور سسپنس کا ایسا امتزاج کہ آپ یقیناً ہر صفحے پر چونک چونک اٹھیں گے۔ پڑھ کر دیکھ لیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

سلیمان ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر اندر آیا لیکن دوسرے لمحے کمرے میں موجود بیڈ کو خالی دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گیا پھر اس کی نظریں تیزی سے ملحقہ غسل خانے کے دروازے کی طرف گھومیں۔ لیکن دروازے کو چوپٹ کھلا دیکھ کر وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر کی طرف بڑھا اور وہ انگلی سے بالوں کو یوں کھجانے لگا جیسے کوئی بات جو ذہن میں اٹک گئی ہو اور اسے بالوں سے باہر نکالنا چاہتا ہو۔ اس کی تیز نظروں نے سرچ لائٹ کے سے انداز میں ادھر ادھر گھوم کر پورے کمرے کا جائزہ لیا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے آثار نمودار ہوتے اور تیزی سے بڑھتے چلے گئے۔ بات شائد اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ عمران رات کو کمرے میں سویا اور بیرونی دروازہ اندر سے بند تھا لیکن عمران کمرے سے غائب تھا جب کہ اس کمرے کا دروازہ بھی بند تھا۔

www.UrduFanz.com

"حیرت ہے ــــ صاحب کہاں گئے"ــــــ؟ سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل کر ڈرائنگ روم کی طرف بھاگتا چلا گیا۔

"صاحب غائب ہیں جناب"ــــ سلیمان نے ڈرائنگ رُوم میں داخل ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"غائب ہیں ــــ کیا مطلب"ــــــ؟ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے سر سُلطان نے بوکھلا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر موجود پہلے سے بے چینی کے تاثرات اور بڑھ گئے۔ آنکھوں میں خوف کے سائے سے تیرنے لگے۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں جناب!ــــ صاحب رات کو کمرے میں سوئے تھے اور اب غائب ہیں ــــ میں نے غسل خانہ بھی دیکھ لیا ہے"ــــــ سلیمان نے پریشان لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ!ــــ تو مجرم اُسے بھی لے گئے ــــ اب کیا ہوگا"ــــ؟ سر سلطان نے بے چینی سے پیر پٹکتے ہوئے کہا۔

"مجرم لے گئے ــــ نہیں جناب! ــ بیرونی دروازہ تو اندر سے بند تھا"ــــ سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نہیں سمجھ سکتے ــــ کوئی چٹ بستر پر پڑی ہے"ــــ؟ سر سلطان نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"چٹ ــــ میں نے تو کوئی چٹ نہیں دیکھی جناب"ــــ سلیمان نے کہا اور سر سلطان تیزی سے عمران کے بیڈ روم کی طرف بڑھتے چلے گئے سلیمان ان کے پیچھے چل رہا تھا۔

عمران کے کمرے میں داخل ہو کر سر سلطان تیزی سے بیڈ کی طرف بڑھے اور انہوں نے غور سے بیڈ کو دیکھا۔ بیڈ کی حالت بتا رہی تھی کہ اس پر کوئی سویا ضرور ہے۔ مگر اب بیڈ خالی پڑا ہوا تھا اور وہاں کوئی چٹ وغیرہ موجود نہ تھی۔

"حیرت ہے ــــ باقی تو ہر جگہ وہ چٹ چھوڑ گئے ہیں"ــــ سر سلطان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کمرہ ایک زوردار چھینک کی آواز سے گونج اٹھا اور سلیمان اور سر سلطان دونوں بُری طرح اُچھلے جیسے ان کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

"کمال ہے ــــ یہاں بھی پہنچ گئے کم بخت"ــــ دوسرے لمحے بیڈ کے نیچے سے عمران کے بڑبڑانے کی آواز سنائی دی۔ اور سلیمان نے تیزی سے آگے بڑھ کر فرش تک لٹکی ہوئی چادر اوپر کو اُلٹا دی۔

عمران بیڈ کے نیچے گھسا ہوا بڑے اطمینان سے سو رہا تھا۔ عمران کو دیکھتے ہی سر سلطان کے انتہائی پریشان چہرے پر اطمینان اور سکون کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جیسے سمندر میں بھٹکی ہوئی کشتی کے مسافر کو اچانک زمین کا کنارہ نظر آگیا ہو۔

"عمران ــــ عمران بیٹے"ــــ سر سلطان نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"ارے خدا کی پناہ!ــــ اب مچھروں کے سر سلطان بھی آگئے"ــــ عمران نے تیزی سے آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس کی نظریں سر سلطان پر جم گئیں۔

"بالکل اصلی سر سلطان کی طرح ہیں ــــ کمال ہے۔ مچھروں کی سیکرٹ سروس

www.UrduFanz.com

کے سربراہ ہوں گے ___ بھائی میں تو غریب سا آدمی ہوں ___ مجھے معاف کردو" ___ عمران نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"باہر نکلو ___ یہ کیا تماشہ بنا رکھا ہے" ___ سر سلطان نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔ تو عمران چونکا اور پھر تیزی سے کھسکتا ہوا بیڈ کے نیچے سے باہر آگیا۔

"ارے آپ! ___ آپ اور یہاں" ___ عمران نے تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا حرکت تھی کہ بیڈ چھوڑ کر نیچے گھس گئے" ___ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیڈ کے اوپر مچھر تھے ___ کم بخت سونے ہی نہ دے رہے تھے۔ میں نے انہیں ڈاج دیا اور بیڈ کے نیچے پہنچ گیا ___ کہ لو اب کاٹتے رہو بیڈ کے اوپر" ___ عمران نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"یہ سلیمان کہاں ہے ___؟ اس بدتمیز کو ابھی اتنی سمجھ نہیں آئی کہ آنے والوں کو ڈرائینگ روم میں بٹھایا کرتے ہیں ___ نوجوانوں کے بیڈ روم میں نہیں لے آتے" ___ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ سلیمان پہلے ہی کھسک گیا تھا۔

"اس غریب نے تو مجھے ڈرائینگ روم میں ہی بٹھایا تھا ___ مگر جب اس نے بتایا کہ تم بیڈ پر سے غائب ہو تو مجھے خود یہاں آنا پڑا" ___ سر سلطان نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"غریب ___ غضب خدا کا ___ آپ باورچی کو غریب کہہ رہے ہیں ___ اور وہ بھی یہاں کھڑے ہو کر ___ ارے خدا کے لئے خاموش

رہیئے ___ اگر اس نے سن لیا تو آفت برپا کر دے گا ___ باورچی غریب کبھی نہیں ہوتے ___ البتہ باورچی رکھنے والے ضرور غریب ہو جاتے ہیں ___ راشن اور سودا سلف میں ہی ساری جاگیر ختم ہو جاتی ہے۔ مگر باورچی کی فرمائش لسٹ کبھی ختم نہیں ہوتی" ___ عمران نے کانوں کو توبہ کرنے کے سے انداز میں ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب یہ بکواس بند کرو ___ اور ڈرائینگ روم میں بیٹھ کر میری بات سنو! ___ تمہاری اسی بے معنی بکواس سے بچنے کے لئے میں ٹیلیفون پر بات کرنے کی بجائے خود آیا ہوں" ___ سر سلطان نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بے معنی بکواس! ___ اچھا تو آپ بے معنی کی بجائے بامعنی بکواس سننا چاہتے ہیں ___ تو سنیئے! ___ نشتر گاؤ کو رگ بلبل سے باندھ کر جوئے شیر نکالنے کے لئے فرہاد کا بیلچہ نہیں ___ بلکہ محبتوں کی پسلیاں چاہئیں ___ اور سوہنی کا کچا گھڑا اگر ٹوٹ جائے تو پھر سٹینلیس سٹیل کی گاگر لے کر سوکھے ہوئے دریائے چناب کو عبور کرنا پڑتا ہے" ___ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے عمران کی زبان قینچی کی طرح چلنی شروع ہو گئی تھی۔

"توبہ! ___ تم سے تو بات کرنا ہی عذاب ہے ___ پھر وہی بکواس شروع ہو گئی" ___ سر سلطان نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ تو بامعنی بکواس ہے جناب! ___ ہر لفظ کے معنی مجھے آتے ہیں اور لغات میں بھی لکھے ہوئے ہیں" ___ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

www.UrduFanz.com

پھر اس سے پہلے کہ سر سلطان کوئی جواب دیتے، سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پر ناشتے کا مکمل سامان بڑے خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا۔

" ارے اتنا بھرپور ناشتہ ـــــ لیجئے جناب ! ـــ آپ خوامخواہ ایسے آدمی کو غریب کہہ رہے تھے۔ اس مہنگائی کے دور میں جو شخص اتنے قیمتی ناشتے سے ٹرالی بھر سکتا ہے ـــــ وہ غریب کیسے ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے اچھلتے ہوئے انداز میں کہا۔

" چلو باتیں ختم کرو ـــ اور منہ ہاتھ دھو کر آؤ ـــــ ایسا باورچی تو قسمت والوں کو ملتا ہے" ـــــ سر سلطان نے فہمائشی لہجے میں کہا اور سلیمان اپنی تعریف پر سینہ پھلائے مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ سر سلطان کی وجہ سے اس نے عمران کو کوئی جواب نہ دیا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے جواب دینے میں وہ کسی سے کم نہ تھا۔

عمران بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور پھر غسل خانے میں گھستا چلا گیا۔ سر سلطان نے بڑے بے تکلف انداز میں چائے بنانا شروع کر دی۔ چونکہ وہ ناشتہ کئے بغیر گھر سے نکل کھڑے ہوئے تھے اس لئے انہیں ناشتے کی طلب بھی ہو رہی تھی۔

چند لمحوں بعد عمران بھی آ کر ناشتے میں مصروف ہو گیا۔ وہ یوں ڈٹ کر ہاتھ مار رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار اسے ناشتہ میسر آ رہا ہو۔ سر سلطان عمران کی حرکتیں دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

" اب ناشتہ تو ہو گیا جناب ! ـــــ میرے خیال میں اب آپ دوپہر کے کھانے پر تشریف لائیں گے ـــــ مگر میں وعدہ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ سلیمان

کی مرضی ہے کہ لنچ تیار کرے ـــــ یا پھر چھٹی کر کے بھوک ہڑتال پر مجبور کر دے۔" عمران نے ناشتہ ختم ہوتے ہی نیپکن سے منہ صاف کرتے ہوئے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ میں صرف ناشتہ کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نا جناب ـــ بالکل نہیں ـــــ میں اسی لئے تو آپ سے لنچ کی پیشگی بات کر رہا ہوں ـــ پھر لنچ پر ڈنر کی بات کروں گا ـــــ اور ڈنر پر کل کے ناشتے کی" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے ـــــ بہرحال ناشتے کے لئے تو میں سلیمان کا شکریہ ادا کروں گا ـــــ ویسے تم نے اب تک یہ نہیں پوچھا کہ میں آیا کیوں ہوں اور وہ بھی اتنے سویرے" ـــــ سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" یعنی اگر آپ سویرے آ جائیں تو پھر پوچھنا پڑتا ہے ـــ اور اگر دیر سے آئیں تو پوچھنے کی ضرورت نہیں ـــــ کیا زمانہ آ گیا ہے۔ لوگ دیر سے گھر آتے تھے تو پوچھ گچھ ہوتی تھی ـــــ اب سویرے آنے پر پوچھ گچھ ہوتی ہے" عمران نے حیرت بھرے انداز میں آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

" عمران بیٹے ! ـــــ ملک کو اچانک ایک نازک صورت حال سے دوچار کر دیا گیا ہے ـــ انتہائی نازک" ـــــ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا ـــــ ؟ کیا مسور کی دال مہنگی ہو گئی ہے ـــــ یا پھر مرغیوں نے

www.UrduFanz.com

انڈے دینے چھوڑ دیتے ہیں" ـــــ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں ایک جدید ترین ایٹمک ریسرچ لیبارٹری قائم کی گئی ہے ـــــ اس میں پورے ملک کے چوٹی کے سائنسدان کام کر رہے تھے ـــــ آج صبح رپورٹ ملی ہے کہ ان میں سے چار بڑے سائنسدان اپنے بستروں سے غائب پائے گئے ہیں ـــــ ان کے بستروں پر سفید رنگ کی چٹیں پڑی تھیں جن پر "پاورلینڈ" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے" ـــــ سرسلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پاورلینڈ ـــــ یہ کوئی نیا ملک وجود میں آگیا ہے" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

"بین الاقوامی طور پر تو کہیں ایسا نہیں ہوا ـــــ یہ دیکھو چٹ" ـــــ سرسلطان نے جیب سے ایک چٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر چٹ لے لی۔ سفید رنگ کے انتہائی قیمتی کاغذ پر سرخ رنگ سے دو لفظ ٹائپ تھے ـــــ "پاورلینڈ" ـــــ عمران غور سے انہیں دیکھتا رہا۔

"جب ان سائنسدانوں کے اچانک غائب ہونے پر شور مچا تو ایک ٹیلیفون موصول ہوا ـــــ کوئی صاحب بھرائی ہوئی آواز میں بول رہے تھے" ـــــ سرسلطان نے جیب سے ایک کیسٹ باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹیپ لے آئے ـــــ ٹھیک ہے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے سائیڈ میز پر پڑے ہوئے ٹیپ ریکارڈر کا خانہ کھول کر کیسٹ اس میں ڈالا اور پھر اسے بند کر کے بٹن آن کر دیا۔

"یس ایس ڈبلیو ای" ـــــ ایک آواز گونجی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ لیبارٹری کا کوڈ نام ہے۔ لیبارٹری سے کوئی بات کر رہا تھا۔

"سنو! ـــــ میں پاورلینڈ کا نمائندہ بول رہا ہوں ـــــ تمہیں اپنے چار سائنسدانوں کے غائب ہونے کا علم ہو گیا ہو گا ـــــ ان کی خدمات پاورلینڈ نے حاصل کر لی ہیں اور اب وہ ہمیشہ کے لئے پاورلینڈ کے شہری بن گئے ہیں۔ ان کی تلاش چھوڑ دیں اور یہ سمجھ لیں کہ وہ مر چکے ہیں ـــــ وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے ـــــ ہمیں تمہارے ریسرچ ورک یا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ـــــ نہ ہی ہم نے ان سائنسدانوں کو اغوا کرتے ہوئے کسی چیز کو چھیڑا ہے کیونکہ تمہاری لیبارٹری اور ریسرچ ورک جس معیار پر ہے اس معیار سے زیادہ تو ہمارے ملک کے بچوں کے گھروں میں لیبارٹریاں موجود ہیں۔ آپ کے ملک کے یہ چار سائنسدان ہی ہمارے کام کے تھے اور ہم انہیں لے گئے ـــــ اس کے بعد اور کوئی آدمی نہیں لے جایا جائے گا۔ مطمئن رہیں۔ ہم نے پوری دنیا سے اپنے مطلب کے آدمی حاصل کر لئے ہیں۔ اور سنو! ـــــ پاورلینڈ کی تلاش کا سوچنا بھی نہیں ـــــ ورنہ ایک لمحے میں تمہارا ملک راکھ کا ڈھیر بھی بن سکتا ہے ـــــ گڈ بائی" ـــــ ایک بھرائی ہوئی مگر مشینی سی آواز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"یہ تو کوئی نیا ہی چکر چل پڑا ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران! ـــــ یہ چاروں سائنسدان ہمارے ملک کے ذہین ترین سائنسدان تھے اور ان کی اچانک گمشدگی ہمارے ملک کے لئے انتہائی خطرناک اور تکلیف دہ ہو سکتی ہے ـــــ کیونکہ ایٹمک ریسرچ لیبارٹری کے اصل دماغ یہی چاروں سائنسدان تھے۔ ان کی عدم موجودگی سے ہمارا پلان تقریباً بیس سال پیچھے جا پڑے گا ـــــ چنانچہ ان کی گمشدگی کی اطلاع

www.UrduFanz.com

فوراً صدرِ مملکت کو پہنچائی گئی اور صدرِ مملکت نے مجھے ایمرجنسی کال کیا اور پھر ان کی فرمائش پر یہ کیس ایکسٹو کو ٹرانسفر کیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مجھے بغیر ناشتے کے یہاں آنا پڑا ہے" —— سر سلطان نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ یہ پاور لینڈ وغیرہ سب ڈھونگ ہے۔ جو طاقتیں ہمارے ایٹمک پروگرام سے اختلاف رکھتی ہیں یہ ان کی سازش ہے" —— عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"اب یہ سوچنا تمہارا کام ہے —— بہرحال ہمیں تو وہ چاروں سائنسدان چاہئیں" —— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے —— میں اس کیس پر کام شروع کر دیتا ہوں" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تو یہاں آتے ہی گھبرا گیا تھا کیونکہ سلیمان نے بتایا کہ تم بھی بیڈ سے غائب ہو —— میں نے یہی سمجھا کہ مجرم تمہیں بھی لے اڑے ہیں" —— سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کے کیس لینے کی حامی بھرتے ہی ان کے دماغ سے بوجھ اتر گیا تھا۔

"ارے واقعی آپ نے ان سائنسدانوں کے بیڈز کے نیچے جھانکا تھا۔ کہیں وہ میری طرح مچھروں سے بچنے کے لئے بیڈ کے نیچے لیٹے ہوئے ہوں" —— عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"نہیں —— وہ اتنے ذہین نہیں ہیں کہ اس طرح مچھروں کو ڈاج دے سکیں —— انہیں یقیناً اغوا کیا گیا ہے —— لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ آخر لیبارٹری میں سے انہیں لے جایا کیسے گیا —— کیونکہ لیبارٹری

کے گرد انتہائی زبردست سائنسی حفاظتی حصار موجود ہے اور ایک مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی" —— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مکھی باہر تو آ سکتی ہے —— ہو سکتا ہے کہ سائنسدانوں کو پہلے مکھی بنایا گیا ہو۔ پھر انہیں باہر لے آیا گیا ہو" —— عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بکواس پھر شروع ہو گئی —— اچھا میں چلتا ہوں۔ لیبارٹری کو چیک کرنا چاہو تو چلے جانا۔ میں نے وہاں ہدایات دے دی ہیں ایکسٹو کا نام کافی ہو گا" —— سر سلطان نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، وہ تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران خاموش بیٹھا میز پر پڑی ہوئی پاور لینڈ کی چٹ کو دیکھتا رہا۔ وہ اپنے شعور و یادداشت کو کھنگال رہا تھا کہ شاید کبھی یہ نام سننے میں آیا ہو لیکن نام بالکل ہی نامانوس تھا۔

اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس نے عمران کے موڈ کو دیکھا تو خاموشی سے برتن سمیٹ کر باہر نکل گیا۔ وہ عمران کے ہر موڈ کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لئے اس نے ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا۔

عمران کی نظریں مسلسل پاور لینڈ کے الفاظ پر ٹکی ہوئی تھیں کہ اچانک پاس پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نظریں کارڈ سے ہٹائیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس عمران بول رہا ہوں" —— عمران کا لہجہ ابھی تک الجھا الجھا سا تھا۔

"آج تو بڑے نارمل انداز میں بول رہے ہو —— خیریت ہے ناں" ——

www.UrduFanz.com

دوسری طرف سے کرنل فریدی کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ فون کرنل فریدی کا بھی ہو سکتا ہے۔

"اوہ! ۔۔۔ کرنل صاحب آپ ۔۔۔ سنا ہے آجکل جاگیر سے بڑی آمدنی ہو رہی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جاگیر سے آمدنی ۔۔۔ وہ تو ہوتی ہی رہتی ہے ۔۔۔ مگر یہ اچانک تمہیں میری جاگیر کیسے یاد آگئی" ۔۔۔ کرنل فریدی کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

"اس لئے کہ آج آپ نے کال کے پیسے خرچ کئے ہیں ۔۔۔ ظاہر ہے کچھ زائد ہی آمدنی ہوئی ہوگی" ۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے کرنل فریدی کے بے اختیار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"یہ بات نہیں ۔۔۔ آج ضرورت پیش آئی تو پیسے خرچ کرنے ہی پڑے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ہی معافی مانگ لوں تو اچھا ہے ۔۔۔ آجکل بڑی کڑکی میں ہوں آپ کی ضرورت پوری کرنا مشکل ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرنل فریدی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے یہ بات نہیں ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ چیل کے گھونسلے سے ماس نہیں ملتا" ۔۔۔ کرنل فریدی نے طنزیہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چیل تو ملتی ہے ۔۔۔ کہتے ہیں کہ بھوک میں حرام بھی جائز ہو جاتا ہے۔ بہرحال فرمائیے! ۔۔۔ آج صبح صبح آپ کی آواز سن لی ہے۔ اللہ خیر سے ہی دن گزارے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کسی لیڈی براؤن سے واقف ہو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل

فریدی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ۔۔۔ اچھی طرح واقف ہوں" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو پھر اس کی تفصیل مجھے بتاؤ ۔۔۔ یہ کون ہے ۔۔۔ اس کا ماضی کیا ہے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے پوچھا۔

"میری اس سے منگنی ہوئی تھی لیکن پھر ٹوٹ گئی ۔۔۔ دھاگہ کچا تھا"۔ عمران نے لہجے کو افسردہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس ۔۔۔ سنو! مجھے اس کا مکمل ریکارڈ چاہیئے" ۔۔۔ کرنل فریدی نے غصیلے انداز میں کہا۔

"ریکارڈ ۔۔۔ لیکن آجکل تو کیسٹوں کا دور ہے ۔۔۔ ریکارڈ تو پرانی بات ہو گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ۔۔۔ یہ انتہائی اہم کیس درپیش ہے اس لئے مذاق مت کرو ۔۔۔ میں پہلے ہی الجھا ہوا ہوں" ۔۔۔ کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

"کیس کے خاتمے پر مجھے بھی بتا دیجئے گا کہ لڑکا پیدا ہوا ۔۔۔ یا لڑکی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ ظاہر ہے وہ اتنی جلدی کہاں باز آنے والا تھا۔

"اوکے! ۔۔۔ میں نے غلطی کی کہ تم سے بات کر لی ۔۔۔ ٹھیک ہے تھینک یو" ۔۔۔ کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ تو برا مان گئے ۔۔۔ سوری! ۔۔۔ میں اس کا ریکارڈ آج ہی بھجوا دوں گا ۔۔۔ مکمل ریکارڈ ۔۔۔ اور کوئی خدمت" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی بات کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"تھینک یو! ۔۔ میں منتظر رہوں گا" ۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے بھی طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"توبہ ہے ۔۔ اب لڑکے لڑکی کے پوچھنے پر بھی لوگ ناراض ہو جاتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ لباس بدل کر ایک نظر لیبارٹری کو بھی چیک کر ہی لے۔ کیونکہ ظاہر ہے سائنسدانوں کو وہاں سے باقاعدہ اغوا کیا گیا ہے تو ضرور کوئی چکر چلایا گیا ہو گا۔ اس کا خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی کلیو لازماً لیبارٹری سے مل جائے گا۔

"یس ۔ لیڈی اینجلے" ۔۔۔۔ آفس چیئر پر بیٹھی ہوئی خوبصورت اور نوجوان لڑکی نے سامنے میز پر پڑے ہوئے سرخ رنگ کے ٹیلیفون کا رسیور اٹھاتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز میں عجیب سی کرختگی تھی۔

"بوتھم بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔۔ مادام نے پہلے سے لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا سے مطلوبہ افراد پاورلینڈ پہنچ چکے ہیں مادام" ۔۔۔۔ بوتھم نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔ کوئی رکاوٹ ۔۔ کوئی مشکل" ۔۔۔۔ مادام نے پوچھا۔

"نہیں مادام! ۔۔ سب کام پروگرام کے مطابق ہو گیا ہے" ۔۔ بوتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"او کے! ـــ انہیں چینج رُوم میں پہنچا دو ـــ تاکہ ان کے ذہن مکمل طور پر پاورلینڈ کے لیے تیار ہو جائیں" ـــ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"پہنچا دیا گیا ہے مادام ـــ وہاں ان پر کام جاری ہے" ـــ بوتھم نے جواب دیا۔

"او کے" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

رسیور رکھنے کے بعد اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈبے کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس ڈبے کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی ڈبے میں سے سائیں سائیں کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں بعد ڈبے کی سطح پر لگا ہوا سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"یس ـــ ہنری مالکم سپیکنگ" ـــ بلب جلتے ہی ایک مردانہ آواز ڈبے سے اُبھری۔

"ہنری! ـــ میں ایشلے بول رہی ہوں ـــ بوتھم نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیا کے مطلوبہ افراد چینج رُوم میں پہنچ چکے ہیں ـــ تم کارروائی مکمل ہوتے ہی انہیں سپیشل لیبارٹری میں بھجوا دینا تاکہ وہاں کام کا آغاز ہو سکے" ـــ لیڈی ایشلے نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام! ـــ ایسا ہی ہوگا ـــ انہیں بلوایا ہی سپیشل لیبارٹری کے لئے گیا تھا" ـــ ہنری نے جواب دیا۔

"ترمذی کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی" ـــ؟ لیڈی ایشلے نے چند لمحوں کے سکوت کے بعد پوچھا۔

"ترمذی یورپ میں کام کر رہا ہے ـــ کام مکمل ہوتے ہی اطلاع دیگا۔

اس کے متعلق کسی تشویش کی ضرورت نہیں ہے" ـــ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ تشویش کی تو بات نہیں ہے ـــ لیکن یورپ انتہائی جدید ترین وسائل کا حامل ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی رکاوٹ پیش آجائے" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــ پاورلینڈ کو کوئی نہیں روک سکتا ـــ ترمذی کا کام چونکہ خاصا وسیع تھا اس لئے ظاہر ہے وقت تو لگے گا ہی" ـــ ہنری نے جواب دیا۔

"ہاں یہ بات تو ہے ـــ بہرحال ترمذی کی طرف سے اطلاع ملتے ہی مجھے کال کر لینا ـــ میں اس کی طرف سے اطلاع کی بے چینی سے منتظر ہوں" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں اطلاع دے دونگا ـــ اور کوئی بات" ـــ؟ ہنری نے جواب دیا۔

"باقی باتیں ترمذی کے آنے پر سپیشل میٹنگ میں طے کریں گے ـــ فی الحال یہ ابتدائی پروگرام مکمل ہو جائے تو اطمینان ہو جائے گا" ـــ لیڈی ایشلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مکمل ہو جائے گا ـــ بوتھم سے پوچھا تھا۔ اُسے کوئی رکاوٹ تو پیش نہیں آئی" ـــ ہنری نے کہا۔

"میں نے پوچھا تھا ـــ او کے کی رپورٹ دی ہے اس نے" ـــ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے ـــ آپ کو ترمذی کی فکر ہے ـــ مجھے بوتھم کے بارے

www.UrduFanz.com

ہیں نکلا تھی" ـــــ ہنری مالکم نے جواب دیا۔

" بوتھم کے بارے میں ـــ وہ کیوں ـــــ ؟ پاکیشیا تو انتہائی پسماندہ ملک ہے ـــ وہاں بوتھم کو کیا خطرہ ہو سکتا تھا" ـــــ ؟ لیڈی ایشلے نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وہاں دنیا کا سب سے بڑا خطرہ رہتا ہے علی عمران ـــ پاکیشیا کا علی عمران۔ اور مجھے اب بھی یقین ہے کہ سائنسدانوں کے اغوا کے بعد وہ پاورلینڈ کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائے گا اور ہمارے لئے ایک مستقل عذاب بنا رہے گا" ـــــ ہنری مالکم نے جواب دیا۔

" یہ تم آج کیسی باتیں کر رہے ہو ـــ کیا تم پاورلینڈ کے ڈائریکٹر ہونے کے باوجود ایک آدمی سے خوفزدہ ہو۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ خوف کا اظہار پاورلینڈ میں ناقابل معافی جرم ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" خوف کا اظہار نہیں ـــ بلکہ حقائق بیان کر رہا ہوں مادام ـــ اور پاورلینڈ کے مینی فیسٹو میں حقائق کے اظہار کو تسلیم کیا گیا ہے" ـــــ ہنری مالکم نے بھی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" مگر سپیشل میٹنگ میں تو تم نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی" ـــ لیڈی ایشلے نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" اس میٹنگ کا ماحول ایسا تھا کہ اس میں بات کرنا ہی حماقت تھی بہرحال میں نے ایک خدشے کا اظہار کیا ہے ـــــ اگر علی عمران نے پاورلینڈ کے خلاف کوئی کلیو حاصل کیا تو پاورلینڈ میں اتنی طاقت موجود ہے کہ اُسے مکھی کی طرح مسل دیا جائے" ـــــ ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پاورلینڈ کے خلاف وہ کوئی کلیو حاصل نہیں کر سکتا ـــ وہ لاکھ سر ٹپکتا

رہے۔ پاورلینڈ اس کی اپروچ سے بہرحال باہر ہی رہے گا۔ لیکن پھر بھی اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ـــــ ہمیں اس کی کارروائیوں سے آگاہ رہنا چاہیئے" ـــــ لیڈی ایشلے نے فکرمندانہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ ہنری مالکم کی ذہانت۔ دلیری اور کارناموں سے اچھی طرح واقف تھی۔ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اگر ہنری مالکم جیسا آدمی اُس آدمی سے خوفزدہ ہے اور نہ صرف خوفزدہ ہے بلکہ کھلم کھلا اس کا اظہار کرنے پر بھی مجبور ہو گیا ہے تو اس کا خیال رکھنا پڑے گا۔ یہ یقیناً انتہائی خطرناک شخص ہو گا۔

" آپ ایسا کریں کہ پاکیشیا میں اپنے مخصوص نمائندے بھیج دیں جو خفیہ طور پر اس کی نگرانی کریں اور رپورٹ ہیڈکوارٹر کو دیتے رہیں ـــ جیسے ہی کوئی خطرہ محسوس ہوا تو اس کے خلاف انتہائی اقدام کر لیا جائے گا" ـــــ ہنری نے جواب دیا۔

" اگر یہ اتنا ہی خطرناک اور ذہین شخص ہے تو پھر کیوں نہ اُسے اغوا کر لیا جائے اور پاورلینڈ کا شہری بنا لیا جائے ـــ اس طرح نہ صرف اس کی طرف سے ہمیشہ کے لئے خطرہ ختم ہو جائے گا بلکہ یہ پاورلینڈ کے لئے اپنی ذہانت اور صلاحیتیں بھی استعمال کر سکے گا" ـــــ لیڈی ایشلے نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" یہ بات اتنی آسان نہیں ہے مادام ـــــ جتنی آپ سمجھ رہی ہیں ـــ اس میں بے شمار خطرات پوشیدہ ہیں۔ اس طرح یہ خطرناک آدمی براہ راست پاورلینڈ پہنچ جائے گا اور پھر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تو باقاعدہ منصوبہ بندی کی ضرورت ہے" ـــــ ہنری مالکم نے جواب دیا۔

" ہنری! ـــ آج پہلی مرتبہ تم ایسی باتیں کر رہے ہو ـــ بہرحال فی الحال

www.UrduFanz.com

میں نگرانی کرا دیتی ہوں ـــ لیکن ترمذی کے آنے پر میں سپیشل میٹنگ میں یہ مسئلہ اٹھاؤں گی اور پھر وہاں اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ ضرور کیا جائے گا" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ سختی عود کر آئی تھی۔

"یہ طریقہ کار درست رہے گا ـــ یقین کیجئے مادام! ـــ یہ شخص دنیا کا انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ بلا مبالغہ ہزاروں بڑے بڑے بفادری مجرم اور سینکڑوں بڑی بڑی بین الاقوامی تنظیمیں ـــ ایسی تنظیمیں جو بے پناہ وسائل کی مالک تھیں، اس آدمی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر چکی ہیں اور اس کا آج تک کوئی بال بھی بیکا نہیں کر سکا" ـــ ہنری مالکم نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـ اگر تمہاری بات درست ہے تو پھر ہمیں اس کے ملک کو چھیڑنا ہی نہیں چاہیئے تھا ـــ ہم ان چار سائنسدانوں کے بغیر بھی کام چلا سکتے تھے جنہیں اس کے ملک سے لایا گیا ہے" ـــ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"ان کے بغیر ہماری سپیشل لیبارٹری نہ چل سکتی تھی مادام! ـــ لیبارٹری کی ڈیمانڈ ہی لوگ تھے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ـــ بہرحال آپ اس کی نگرانی کرائیں۔ اگر ضرورت پڑی تو پاور لینڈ اپنی پوری قوت اس کے خلاف استعمال کرے گا اور پھر اس کی موت یقینی ہے" ـــ ہنری مالکم نے جواب دیا۔

"او کے ـ میں ابھی آرڈر کر دیتی ہوں ـــ گڈ بائی" ـــ لیڈی ایشلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کے کنارے پر لگا ہوا بٹن

آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔ لیکن اس کی خوبصورت پیشانی پر شکنوں کا جال پھیل گیا تھا۔ اب وہ انتہائی سنجیدگی سے علی عمران کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ہنری مالکم کو جھٹلانا نہ چاہتی تھی۔ کیونکہ اُسے اچھی طرح معلوم تھا کہ ہنری مالکم جھوٹ نہیں بولتا اور ہنری مالکم کا ماضی اس کے سامنے آئینے کی طرح روشن تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ہنری خواہ مخواہ کسی سے مرعوب ہونے والا آدمی بھی نہیں ہے۔ اس لئے یہ شخص یقیناً انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا اور وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ہاتھوں پاور لینڈ کو ذرہ برابر بھی نقصان پہنچے کیونکہ پاور لینڈ ابھی اپنے ابتدائی مراحل میں تھا۔

پاور لینڈ کا خواب اس نے بچپن سے ہی دیکھنا شروع کیا تھا اور اب جا کر اس کے اس خواب کی تعبیر سامنے آنا شروع ہوئی تھی اور وہ اس سلسلے میں ہر قسم کا انتہائی اقدام کرنے پر بھی تیار تھی۔

لیڈی ایشلے جرمن نژاد تھی۔ بچپن سے ہی اُسے مجرمانہ ذہن وراثت میں ملا تھا اس کا باپ ایک بہت بڑی مجرم تنظیم "کاساکوشا" کا سربراہ تھا اور اس نے لیڈی ایشلے کی خصوصی تربیت کی تھی۔ کیونکہ وہ اس کی اکلوتی اولاد تھی اور وہ چاہتا تھا کہ اس کی وفات کے بعد تنظیم کی سربراہ لیڈی ایشلے ہی بنے۔ اور پھر لیڈی ایشلے مجرمانہ ذہانت اور صلاحیتوں میں اپنے باپ سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی۔ خصوصی تربیت حاصل کرنے کے بعد اس نے "کاساکوشا" میں اپنی صلاحیتوں اور محیر العقول کارناموں کی وجہ سے اعلیٰ مقام حاصل کر لیا۔ اور پھر جب اس کا باپ ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا تو پوری تنظیم نے متفقہ طور پر اُسے اپنی سربراہ تسلیم کر لیا۔

لیڈی ایشلے ایک چھوٹی سی تنظیم تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھ سکتی تھی

www.UrduFanz.com

وہ ہمیشہ اونچے خواب دیکھتی تھی۔ پوری دنیا پر حکومت کے خواب ــــ ایسا اقتدار جس کو کبھی زوال نہ ہو۔ پھر اس کے ذہن میں پاور لینڈ کا منصوبہ اُبھرا۔ ایک ایسا ملک جو پوری دنیا میں سب سے زیادہ طاقت رکھتا ہو۔ اور پوری دنیا کے ممالک اس کے غلام ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے پاور لینڈ کے منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ جو کچھ اس کے ذہن میں تھا اس کے لئے بے پناہ وسائل کی ضرورت تھی۔ لیکن لیڈی ایشلے پیچھے نہ ہٹی اور اس نے اپنی تنظیم کا دائرہ کار وسیع کر دیا۔ اس نے بے پناہ دولت اکٹھی کرنے کے بعد پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر اور ریاست کے لئے دنیا کا سُنسان ترین اور دشوار گزار ترین علاقہ منتخب کر لیا۔

یہ علاقہ جزائر فن لینڈ کے انتہائی شمال مشرق میں پھیلا ہوا ایک وسیع و عریض سنسان اور دشوار گزار پہاڑی سلسلہ تھا جہاں آج تک کسی نے رہنے کی جرأت نہ کی تھی۔ کیونکہ یہ علاقہ چاروں طرف سے انتہائی خطرناک سمندر سے گھرا ہوا تھا۔ اس نے پوری دنیا سے انجینیروں کو اور افراد کو اغوا کر کے ان پہاڑوں کے نیچے بڑی بڑی لیبارٹریاں تعمیر کرائیں اور پھر ان سب افراد کو قتل کرا دیا تاکہ پاور لینڈ راز رہے۔ پھر ایک مشن کے دوران اس کی ملاقات ترمذی سے ہو گئی۔ ترمذی ایرانی النسل تھا۔ وہ بے شمار تیل کے کنوؤں، تیل بردار جہازوں کا مالک اور اربوں، کھربوں پتی تھا۔ پوری دنیا میں اس کے معاشی استحکام کا سکہ جما ہوا تھا۔ لیکن ترمذی صرف ایک کاروباری آدمی نہ تھا بلکہ وہ بھی لیڈی ایشلے کی طرح انتہائی مجرمانہ ذہن کا مالک تھا۔ اس نے بھی خفیہ طور پر ایک بہت بڑی مجرمانہ تنظیم "پوشتایاک" بنائی ہوئی تھی۔ اور اس کے ذریعے وہ نہ صرف اپنی مجرمانہ صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتا تھا بلکہ اس تنظیم کی وجہ

سے اس نے اپنے کاروبار کو بھی بے پناہ وسعت دے دی تھی۔ وہ انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ظالم فطرت کا مالک تھا اور اس کی نوجوانی کے ساتھ ساتھ اس کی یہی خصوصیات لیڈی ایشلے کو پسند تھیں۔ چنانچہ یہ ملاقات رفتہ رفتہ محبت میں تبدیل ہو گئی اور پھر لیڈی ایشلے نے ترمذی کو بھی پاور لینڈ کے منصوبے میں شامل کر لیا۔

ترمذی کو بھی پاور لینڈ کا یہ منصوبہ بے حد پسند آیا تھا کیونکہ دراصل اس کی بھی لاشعوری خواہش اسی قسم کی تھی۔ اس کے بعد ترمذی کے کہنے پر ہنری مالکم کو بھی اس منصوبے میں شامل کر لیا گیا۔

ہنری مالکم منشیات کی ایک بین الاقوامی تنظیم "کاٹامجرم" کا سربراہ تھا۔ یہ تنظیم اپنے کارناموں کے لحاظ سے مافیا سے بھی آگے بڑھ گئی تھی۔ اس طرح ان تینوں کے اشتراک سے پاور لینڈ باقاعدہ طور پر وجود میں آگیا۔ چونکہ لیڈی ایشلے اس منصوبے کی خالق تھی اور اس نے اس پر ابتدائی اہم کام بھی کر لیا تھا اس لئے پاور لینڈ کی اولین سربراہ لیڈی ایشلے کو ہی چُنا گیا۔ اس کا عہدہ ڈائریکٹر جنرل کا تھا۔ ترمذی اور ہنری مالکم ڈائریکٹران تھے۔ پاور لینڈ کا باقاعدہ دستور بنایا گیا۔ اختیارات کے لحاظ سے تینوں برابر تھے۔ بس صرف لیڈی ایشلے کے عہدے کا نام بڑا تھا۔ اور وہ چیئرمین تھی۔ دراصل وہ تینوں ہی پاور لینڈ کے رُوحِ رواں تھے۔

ان تینوں نے اپنی اپنی تنظیم میں سے انتہائی بااعتماد اور باصلاحیت افراد چن کر انہیں پاور لینڈ میں شامل کر لیا تھا۔ باقی تنظیمیں توڑ دی گئی تھیں۔ پاور لینڈ کے دستور کے مطابق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ پاور لینڈ کی خفیہ لیبارٹریوں میں ایسے جدید ترین اور خوفناک ہتھیار تیار کئے جائیں جو دنیا کی کسی سپر پاور

www.UrduFanz.com

کے پاس نہ ہوں اور پھر ان ہتھیاروں کی مدد سے پوری دنیا پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ ترمذی کی تمام دولت ان لیبارٹریوں پر صرف ہونی شروع ہو گئی۔ پوری دنیا سے ماہر سائنسدان، انجنیئر اغوا کر لئے گئے۔ اعلیٰ ترین سائنسی مشینوں کے ذریعے ان کے لاشعور کو واش کر دیا گیا۔ اور انہیں لاشعوری طور پر پاور لینڈ کا شہری بنا دیا گیا۔ اس تبدیلی کے بعد ہر شخص پاور لینڈ کے لئے اپنی جان بھی دے سکتا تھا۔ انہیں دنیا کا تمام عیش و آرام مہیا کیا گیا۔ اس نئے پاور لینڈ کا خفیہ دارالحکومت تیار کیا گیا جس میں دنیا کی ہر نعمت موجود تھی۔ بڑے بڑے ملکوں سے ٹیکنالوجی چوری کی گئی۔ خاص طور پر خلائی سیاروں کی معلومات چرائی گئیں۔ اور اس طرح پاور لینڈ کے سائنسدانوں نے دن رات محنت کر کے درحقیقت اُسے پاور لینڈ بنا دیا تھا۔ ایسی ایسی عجیب ایجادات بھی کی گئیں کہ جن کا تصور بھی محال تھا۔ پھر ایک نئی لیبارٹری قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس لیبارٹری میں ایسا بم بنانے کا منصوبہ تیار کیا گیا جس کو چلاتے ہی اس میں سے پیدا ہونے والی خصوصی ریز ایک لمحے میں پوری دنیا میں پھیل جائیں اور یہ ریز ٹیلی پیتھی کے سے انداز میں دنیا میں موجود ہر فرد کا ذہن تبدیل کر دیتیں۔ چنانچہ اس ہتھیار کے چلنے کے دوسرے لمحے پوری دنیا کے افراد خود بخود پاور لینڈ کے شہری بن جاتے۔ ان کے ذہنوں سے یکلخت اپنے ملک اور اس کا شعور ختم ہو جاتا۔ اس طرح پاور لینڈ صرف اس ہتھیار کو استعمال کر کے پوری دنیا کے افراد پر بغیر انگلی ہلائے ہمیشہ کے لئے قابض ہو سکتا تھا۔ اس خوفناک ہتھیار کا منصوبہ مشرقی جرمنی کے ایک سائنسدان کی اختراع تھی۔ اس پر ابتدائی تجربات کئے گئے اور جب اسے قابلِ استعمال پایا گیا تو اس کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے باقاعدہ منصوبہ بنا لیا گیا۔

پوری دنیا کے اربوں افراد کے ذہنوں کو ایک لمحے میں تبدیل کر دینے کا یہ پروجیکٹ ظاہر ہے سب سے بڑا پروجیکٹ ہوگا۔ چنانچہ اس کے لئے سپیشل لیبارٹری تیار کی گئی۔ اس میں جدید ترین مشینری نصب ہوئی اور پھر پوری دنیا سے ایسے سائنسدانوں کو اغوا کیا گیا جو اس لیبارٹری میں کام کرنے کے قابل ہوں۔ اسی سلسلے میں ترمذی یورپ گیا ہوا تھا۔ بوتھم، جو اسسٹنٹ ڈائریکٹر تھا کے ذمے پاکیشیا کے چار سائنسدانوں کو اغوا کرنے کا فرض سونپا گیا۔ لیڈی ایشلے، ہنری مالکم اور ترمذی کو یقین تھا کہ یہ ناقابل یقین ہتھیار بالآخر تیار ہو جائے گا۔ گو منصوبے کے مطابق اس کی تیاری میں کم از کم پانچ سال کا طویل عرصہ لگے گا اور شاید آدھی دنیا کی دولت بھی ——— لیکن وہ جانتے تھے کہ ایک بار یہ ہتھیار تیار ہو گیا تو پھر ان کے اقتدار کو کبھی زوال نہ آسکے گا۔

پاور لینڈ کی ایجنسیاں ہر ملک میں باقاعدہ کام کر رہی تھیں اور انہوں نے ایک ایسی لیبارٹری قائم کی تھی جس میں ان ایجنسیوں میں کام کرنے والے افراد کے لئے جدید ترین سائنسی ایجادات مسلسل ہوتی رہتی تھیں۔ انہی ایجادات کا نتیجہ تھا کہ پاور لینڈ کا اب کوئی بڑے سے بڑا مشن بھی کبھی ناکام نہ ہوا تھا۔ پاکیشیا کے سائنسدانوں کو ایسی ہی ایک جدید ترین ایجاد کے ذریعے آسانی سے اغوا کر لیا گیا تھا۔ ورنہ جس طرح ایسی لیبارٹریوں کے گرد حفاظتی سائنسی حصار قائم کئے گئے تھے ان افراد کو اغوا کرنے کے لئے طویل منصوبہ بندی کرنی پڑتی۔

اب جبکہ سارا کام صرف آدھے گھنٹے میں نپٹا لیا گیا اور پیچھے کوئی کلیو بھی باقی نہ رہا تھا۔ بلکہ سپیشل میٹنگ کے فیصلے کے مطابق وہاں پاور لینڈ کی چٹیں بھی چھوڑ دی گئیں اور انہیں فون کال کے ذریعے بتا بھی دیا گیا کہ وہ

www.UrduFanz.com

اب ان سائنسدانوں کا خیال چھوڑ دیں ۔ یہ سب کچھ انہوں نے اس لئے کیا تھا کہ اب وہ اپنے آپ کو اتنا طاقتور سمجھنے لگ گئے تھے کہ اب وہ پاورلینڈ کو دنیا میں باقاعدہ متعارف کرا سکتے تھے اس لئے پہلی بار پاورلینڈ کا نام استعمال کیا گیا تھا۔

لیڈی ایشلے نے آخرکار یہی فیصلہ کیا کہ ترمذی کے آنے کے بعد اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا جائے گا اور پھر اگر ممکن ہوا تو وہ خود جا کر اپنے ہاتھوں سے علی عمران کو موت کے گھاٹ اتار دے گی۔

عمران نے لیبارٹری کے اس حصے کو اچھی طرح چیک کیا جہاں سے چار سائنسدان اغوا ہوئے تھے ۔ اور پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ وہ چاروں سائنسدان خود ہی لیبارٹری سے باہر گئے ہیں ۔ انہیں باقاعدہ اغوا کر کے نہیں لے جایا گیا ۔ کیونکہ وہاں کوئی ایسی صورت نہ تھی جس سے ان کے جبراً یا بیہوش کر کے باہر لے جانے کا امکان پیدا ہو سکتا ۔ لیکن باہر آؤٹ گیٹ پر ان سائنسدانوں کے باہر جانے کے متعلق کوئی اندراج نہ تھا ۔ حتیٰ کہ آؤٹ گیٹ پر جو چیکنگ آٹومیٹک کمپیوٹر نصب تھا ۔ وہ بھی آنے جانے والوں کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتا تھا ۔ وہاں بھی ایسا کوئی اندراج نہ تھا ۔ لیبارٹری مکمل طور پر زیرِ زمین تھی اس لئے وہ اُڑ کر بھی نہ جا سکتے تھے ۔

چنانچہ جُوں جُوں عمران سوچتا جاتا ۔ معاملہ اور زیادہ الجھتا چلا جا رہا تھا چٹوں کی موجودگی سے تو صاف پتہ چلتا تھا کہ کوئی اندر آیا ہے اور اس نے چٹیں رکھی ہیں ۔ لیکن لیبارٹری میں موجود لوگ گنتی کے تھے ۔ اور انتہائی با اعتماد اور قابلِ بھروسہ

www.UrduFanz.com

تھے ان میں سے ہر ایک کا مکمل ریکارڈ لیبارٹری میں موجود تھا۔

"کمپیوٹر ریکارڈ مجھے دکھائیے" ——— عمران نے جو اس وقت آؤٹ گیٹ کے ساتھ کمپیوٹر سیکشن کے انچارج کے کمرے میں موجود تھا، انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ریکارڈ تو مخصوص کوڈ میں ہوتا ہے جناب! ——— آپ اسے کیسے سمجھیں گے ——— ویسے میں نے اپنے طور پر اسے چیک کیا ہے۔ یہ بالکل صاف ہے۔ اس میں شبہے کی کوئی گنجائش نہیں" ——— انچارج نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو ریکارڈ بالکل صاف ہو ——— وہ ریکارڈ ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ آخر کچھ نہ کچھ تو اس پر موجود ہو گا" ——— عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ——— صاف سے میرا مطلب تھا کہ درست ہے ——— روٹین کے مطابق ہے۔ اس میں اغوا شدہ سائنس دانوں کے باہر جانے کے متعلق کچھ بھی درج نہیں ہے" ——— انچارج نے اس بار یوں عمران کو سمجھایا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو دانت بھینچ بھینچ کر سمجھاتا ہے۔

"صاف سے اگر مطلب درست ہوتا ہے تو پھر درست سے مطلب صاف ہوا ——— بات تو وہیں آگئی کہ جس وقت سائنس دان یہاں سے باہر گئے ہیں تو اس وقت آپ کا کمپیوٹر کام ہی نہ کر رہا تھا۔ اس لئے اس کا ریکارڈ صاف مطلب ہے درست ہے" ——— عمران نے بڑے ہی منطقی انداز میں جواب دیا۔ اور انچارج نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ معاملہ شاید اب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ وہ کافی دیر سے عمران

سے سر کھپا رہا تھا اور عمران نے حقیقت میں اسے زچ کر کے رکھ دیا تھا۔

"میری بات آپ کی سمجھ میں نہیں آسکتی ——— اس لئے میں آپ کو نہیں سمجھا سکتا ——— معذرت خواہ ہوں" ——— انچارج نے آخرکار اپنے آپ پر بڑا صبر کرتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

"آپ ڈبل بات کیوں کرتے ہیں ——— ؟ آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آسکتی تو پھر اس کا منطقی نتیجہ ہے کہ آپ مجھے نہیں سمجھا سکتے ——— اس لئے آدھا فقرہ کہنے سے ہی آپ کا مطلب حل ہو جاتا ہے۔ آپ کیوں ڈبل فقرے کہتے ہیں ——— خوامخواہ اپنی انرجی ویسٹ کرتے ہیں ——— کیا آپ کا یہ کمپیوٹر بھی اسی طرح ڈبل ریکارڈنگ کرتا ہے یعنی ڈبل صفائی" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا اور انچارج یوں عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسکی دماغی حالت کی طرف سے مشکوک ہو گیا ہو۔

"آپ مجھے یوں گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہیں ——— مجھے شرم آتی ہے پلیز" ——— عمران نے یوں لجاتے اور شرماتے ہوئے کہا جیسے وہ واقعی شرمیلی سی لڑکی ہو۔ اور انچارج بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ آپ ہنسے تو سہی ——— اور بزرگ کہتے ہیں کہ ہنسے اور پھنسے۔ چنانچہ اب آپ مجھے ریکارڈ دکھا دیجئے اور مزید حیرت کو سٹور کر لیجئے ——— ہو سکتا ہے بعد میں آپ کے کام آئے" ——— عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کیسے آدمی ہیں ——— ایک بار میں نے کہا ہے کہ ریکارڈ کوڈ میں ہوتا ہے ——— آپ کی سمجھ میں نہیں آسکتا" ——— انچارج نے اس بار قدرے فیصلے لہجے میں کہا۔

www.UrduFanz.com

"آپ کی باتیں کوڈ میں ہوتی ہیں ـــ کیوں" ــــ عمران نے سوالیہ لہجے میں پوچھا ۔

"کوڈ میں ـــ نہیں ـــ میں تو سیدھی بات کر رہا ہوں" ــــ انچارج نے اس بے تکے سوال پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ۔

"جب آپ کی سیدھی بات میری سمجھ میں نہیں آتی تو ظاہر ہے کوڈ مجھے ضرور سمجھ میں آجائے گا ـــ آپ مجھے ریکارڈ دکھائیے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

"اچھا جناب دیکھئے ـــ آپ بھی شوق پورا کر لیجئے" ــــ انچارج ایک طویل سانس لیتے ہوئے بولا ۔ اور پھر وہ کمرے میں بنی ہوئی ایک الماری کی طرف بڑھا ۔ اس نے اس میں سے ایک فائل نکال کر اُسے کھولا اور اس میں سے ایک بڑا سا کارڈ نکال کر الماری بند کی اور کارڈ لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا ۔ کارڈ پر وہی ڈیٹ پڑی ہوئی تھی جس روز سائنسدان اغوا ہوئے تھے کارڈ پر صرف ٹیڑھی میڑھی لکیریں تھیں ۔ کہیں کہیں پنچنگ کے نشانات موجود تھے ۔ عمران کمپیوٹرز کوڈ سے اچھی طرح واقف تھا ۔ اس لئے وہ بغور کارڈ کو دیکھتا رہا ۔

"یہ کمپیوٹر کونسے ماڈل کا ہے" ــــ عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا ۔

"ای ۔ ایم سکسٹی ـــ زیرو ۔ ون ۔ الیون آٹومیٹک" ــــ انچارج نے جواب دیا ۔

"ایک روز پہلے کا ریکارڈ دکھائیے" ــــ عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سپاٹ ہو گیا ۔

"کیوں ـــ اس کا کیا تعلق" ــــ انچارج نے جواب دیا ۔ اس کے

لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن تھی ۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کیجئے ـــ پہلے بھی آپ نے میرا بہت سا وقت ضائع کیا ہے" ــــ عمران کا لہجہ بدستور سپاٹ تھا ۔

"سوری ! ـــ یہ کانفیڈنشل ریکارڈ ہے ـــ میں نہیں دکھا سکتا" ــــ انچارج کو بھی شاید غصہ آگیا ۔ مگر دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے چوڑی ہوتی چلی گئیں جب اس نے عمران کے ہاتھ میں ریوالور دیکھا جس کا رخ اس کی طرف تھا ۔

"یہ ـــ یہ کیا ـــ کک ـــ کک کیا مطلب" ــــ انچارج کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا ۔

"ملک سے غداری کرنا آسان نہیں ہوتا مسٹر اسلم ! ـــ آپ کا خیال تھا کہ آپ غلط کارڈ دکھا کر مسئلے کو آسانی سے ٹال لیں گے ۔ جو کارڈ آپ نے دکھایا ہے وہ اس کمپیوٹر کا نہیں ہے ـــ بلکہ ایکس ۔ ڈی ۔ فائیو ۔ تھری ۔ سکس زیرو ۔ ون ۔ الیون آٹومیٹک کا ہے ـــ یہ وہ کمپیوٹر ہے جو سٹور ریکارڈ رکھتا ہے اور اس کارڈ میں بھی سٹور ریکارڈنگ درج ہے ۔ یعنی کل جو سامان سٹور سے نکلا اور داخل ہوا ـــ کیوں ـــ میں درست کہہ رہا ہوں ناں" ــــ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور انچارج کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں ۔ اس کا رنگ پہلے سے کہیں زیادہ زرد پڑ گیا ۔

"آپ ـــ آپ غلط کہہ رہے ہیں" ــــ انچارج نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا ۔

اسی لمحے عمران نے جھپٹ کر اس کے منہ پر ریوالور کی نال زور سے مارنا

چاہی مگر اسلم ضرب لگنے سے پہلے ہی پیچھے کو ایک جھٹکے سے ہٹا اور پھر اس کا جسم ایک بار زور سے لپکپایا۔ دوسرے لمحے اس کی گردن ڈھلکتی چلی گئی۔ اس کی باچھوں سے نیلے رنگ کے بلبلے سے باہر نکلے اور اس کے جسم کا رنگ تیزی سے بدلتا چلا گیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیکر ریوالور جیب میں رکھا اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اسلم کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کے کوٹ کی چھوٹی جیب سے ایک کارڈ برآمد کرنے میں کامیاب ہو گیا اس کارڈ پر ہوٹل شالیمار کا کمرہ نمبر ایک سو بارہ درج تھا اور ساتھ ہی مسٹر براؤن کے الفاظ بھی درج تھے۔

عمران نے کارڈ کو جیب میں رکھا اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے انچارج آفس کے بیرونی دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ باہر موجود عملے سے اس نے انچارج کے اچانک مر جانے کا ذکر کیا تو وہ سب اندر کی طرف دوڑے اور تھوڑی دیر بعد لیبارٹری کے اعلیٰ افسران بھی پہنچ گئے۔ عمران کارڈ جیب میں رکھ چکا تھا۔ اس لئے اس نے صرف یہی بتایا کہ انچارج باتیں کر رہا تھا کہ اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور پھر دوسرے لمحے وہ مر چکا تھا۔

انچارج کے اس طرح مرنے پر سب حیران تھے۔ ان کی نظریں بتا رہی تھیں کہ وہ عمران کی طرف سے مشکوک ہیں لیکن ظاہر ہے ایکسٹو کے نمائندے پر وہ کھل کر شک کا بھی اظہار نہ کر سکتے تھے۔

پھر عمران نے سٹور کمپیوٹر کا اس تاریخ کا ریکارڈ چیک کیا تو بات صاف ہو گئی۔ چار بڑے بڑے بند بکس جن میں خفیہ مشینری ظاہر کی گئی تھی لیبارٹری سے باہر گئے تھے۔ یہ بکس ایئر پورٹ پر بھیجے گئے تھے۔ وہاں سے کارگو

پر بک ہو کر انہوں نے مغربی جرمنی جانا تھا۔ لیکن عمران نے جب اسٹور کھلوا کر چیک کرایا تو وہ مشینری جو جانی تھی وہ بدستور اسٹور میں موجود تھی اب بات صاف ہو گئی تھی کہ اسٹور سے مشینری نہیں نکالی گئی۔ بلکہ خالی بکسوں میں سائنسدانوں کو لے جایا گیا ہے اور صرف کارڈ تبدیل کر کے بات کو سنبھال لیا گیا تھا۔

اگر عمران کمپیوٹر کوڈنگ کے متعلق اچھی طرح نہ جانتا ہوتا تو کبھی اس بات کی چیکنگ بھی نہ ہو سکتی تھی۔

"جس فرم کو یہ باکس بھیجے گئے ہیں ۔۔۔ وہاں سے پتہ کریں کہ باکس پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے لیبارٹری انچارج سجاد درانی سے مخاطب ہو کر کہا جو خود بھی ان باکس کی مشینری کو اسٹور میں دیکھ کر شدید پریشان تھا۔ پھر سجاد درانی نے جب فون پر اس فرم سے رابطہ قائم کیا تو وہی رپورٹ ملی جس کی توقع عمران کو پہلے سے تھی کہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ ان کو باکس بھیجے بھی گئے ہیں یا نہیں۔

"او کے! ۔۔۔ اب یہ مسئلہ تو حل ہو گیا کہ یہ سائنسدان یہاں سے گئے کیسے ۔۔۔ اب رہ گئی ان کی واپسی ۔۔۔ تو اب اس کو بھی دیکھتے ہیں"۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! ۔۔۔ یہ سب کیسے ممکن ہے ۔۔۔ باکس تو اتنے بڑے بھی نہیں ہیں کہ ان میں یہ لوگ سیدھے لیٹ سکیں۔ پھر وہ مکمل طور پر بند ہیں۔ بلکہ ان پر تو ایسی چادریں چڑھی ہوتی ہیں جن سے ہوا اندر نہیں جا سکتی"۔۔۔ سجاد درانی نے کہا۔

"سب کچھ ممکن ہے سجاد صاحب! ۔۔۔ یہ جدید ایجادات کا دور ہے

www.UrduFanz.com

"او۔کے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سپیشل کارڈ کی وجہ سے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے لیبارٹری سے باہر آ گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیزی سے ہوٹل شالیمار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ گو اُسے اب وہاں کسی کے ملنے کی کوئی امید تو نہ تھی۔ لیکن پھر بھی اس نے چیکنگ ضروری سمجھی۔

شالیمار ہوٹل کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ کی دائیں سمت بنی ہوئی پارکنگ میں عمران نے کار روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ تیزی سے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"معاف کیجئے ـــ آپ اندر نہیں جا سکتے" ـــ اچانک مین گیٹ پر کھڑے ہوئے باوردی دربان نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"معاف کیا ـــ اب تو اندر جا سکتا ہوں" ـــ عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور دوسرے لمحے وہ دربان کو ہاتھ سے ایک طرف دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو گیا۔

"ارے ارے ـــ رکو ـــ رکو" ـــ دربان چیختا ہوا اندر داخل ہوا لیکن عمران اس کی بات سنے بغیر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"آپ کیسے اندر آ گئے ـــ سپر وائزر" ـــ کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان نے عمران کو دیکھتے ہی انتہائی تلخ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے قریب کھڑے ایک ہٹے کٹے نوجوان کو زور سے پکارا۔

"میرا نام سپر وائزر نہیں ہے ـــ علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس سی۔ (آکسن) ہے" ـــ عمران نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری سر! ـــ مگر یہاں بغیر ٹائی لگائے آپ داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے پلیز" ـــ کاؤنٹر مین نے فوراً ہی لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔ شاید وہ عمران کی ڈگریوں سے مرعوب ہو گیا تھا۔

"لیکن اس ہوٹل کا نام تو شالیمار ہے ـــ ٹائی باندھ تو نہیں ہے" ـــ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔ دراصل لیبارٹری میں داخلے کے لئے قانون تھا کہ ٹائی اتارنی پڑتی تھی۔ کیونکہ بند گلے کے ساتھ اس میں داخلہ ممنوع تھا۔ کیونکہ کالر کے اندرونی حصے میں کوئی چیز رکھ کر لے جائی یا لے آئی جا سکتی تھی۔ اس لئے عمران کی ٹائی جیب میں پڑی ہوئی تھی۔ اور اس نے بغیر ٹائی کے سوٹ پہن رکھا تھا۔

"پلیز ـــ یا تو آپ ٹائی باندھ لیجئے ـــ یا پھر باہر تشریف لے جائیے" ـــ کاؤنٹر کلرک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر مجھے تو ٹائی باندھنی نہیں آتی ـــ اور کوئی جلاد مجھے راستے میں ملا نہیں" ـــ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"جلاد ـــ جلاد کا یہاں کیا مطلب" ـــ؟ کاؤنٹر مین نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کی صحیح ناٹ وہی باندھ سکتا ہے ـــ تاکہ پھانسی پر لٹکنے والا لیور کھینچتے ہی یقینی موت کا شکار ہو جائے اور میں نے سنا ہے کہ ٹائی کی بھی ناٹ ہوتی ہے ـــ ظاہر ہے ناٹ جلاد کے علاوہ اور کون باندھ سکتا ہے۔ اگر آپ یا آپ کے اجداد یہ کام کرتے رہے ہوں تو یہ لیجئے ٹائی ـــ اور باندھ دیجئے ناٹ" ـــ عمران نے جیب سے ٹائی نکال کر اسے کاؤنٹر مین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"اوہ! — آپ مذاق اچھا کر لیتے ہیں" — کاؤنٹر مین نے جھینپے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس کے ساتھ کھڑے سپروائزر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحب کو ٹائی باندھ دو"

"ایک لفظ سے آپ بھول گئے ہیں — ورنہ فقرہ درست ہو جاتا کہ صاحب کو ٹائی سے باندھ دو — صاحب ہوتے ہی اس قابل ہیں کہ ٹائی سے بندھے رہیں — جیسے بھینس کھونٹے سے بندھی قابو میں رہتی ہے" — عمران نے بڑے منطقی انداز میں جواب دیا اور اس بار کاؤنٹر مین کے ساتھ ساتھ سپروائزر بھی بے اختیار ہنس پڑا — اب وہ دونوں غصے کی بجائے عمران کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہے تھے۔ پھر سپروائزر نے بڑی پھرتی سے ٹائی عمران کے کالر سیدھے کر کے باندھی اور کالر ٹھیک کر دیئے۔ واقعی وہ ٹائی باندھنے میں ماہر تھا۔

"گڈ! — اب واقعی مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ میں بندھ گیا ہوں" — عمران نے ناٹ کو سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"جی — اب فرمایئے" — کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — ظاہر ہے ٹائی بندھنے کے بعد تو لفظ فرمانا ہی استعمال ہو گا اب میں صاحب جو ہو گیا ہوں — ویسے آپ اپنے ہوٹل کا نام بدل دیجئے شالیمار کا تصور تو مجھے یوں آتا ہے جیسے کوئی شخص قمیض شلوار پہنے کھڑا ہو — اس کا نام تو "لاٹ صاحب کا ہوٹل" ہونا چاہیئے — بہرحال مجھے ایک صاحب سے ملنا ہے جن کا نام بھورا ہے" — عمران نے کہا۔

"بھورا — یہ کیا نام ہوا" — ؟ کاؤنٹر مین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا — مجھے تو خیال ہی نہیں رہا کہ میں نے ٹائی باندھ رکھی

ہے اس لئے انگلش کے الفاظ بولنے چاہئیں — میرا مطلب تھا براؤن" — عمران نے کہا اور کاؤنٹر مین اور سپروائزر بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ واقعی دلچسپ آدمی ہیں — مسٹر براؤن کہیئے نا — کونسے کمرے میں رہائش پذیر ہیں" — کاؤنٹر مین نے قدرے جھینپتے ہوئے کہا۔

ہوٹل شالیمار ابھی حال ہی میں تعمیر ہوا تھا اور عمران چونکہ پہلی بار یہاں آیا تھا۔ اس لئے یہاں کا عملہ ابھی اسے پہچانتا نہ تھا۔ ورنہ ظاہر ہے عمران تو دارالحکومت کے ہوٹلوں میں شیطان کی طرح مشہور تھا۔ ویسے بھی ہال خالی پڑا ہوا تھا۔ اس لئے ویٹر بھی ہال میں موجود نہ تھے۔ ورنہ دوسرے ہوٹلوں سے آئے ہوئے ویٹروں میں سے کوئی نہ کوئی یقیناً عمران کو پہچان لیتا۔

"کمرہ یا کلر باکس — آپ کلر باکس کہاں رکھتے ہیں" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"اوہ گڈ! — آپ براؤن کی وجہ سے کلر باکس پوچھ رہے ہیں۔ بہرحال دیکھئے! — ہمارے ہوٹل میں آٹھ سو کمرے ہیں — اب جب تک آپ کمرہ نمبر نہ بتائیں گے ہم کیسے مسٹر براؤن کو ڈھونڈیں" — کاؤنٹر مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دکھائیں" — عمران نے بڑا مختصر سا جواب دیا۔

"کیا دکھائیں" — ؟ کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ شاید عمران کے لفظ کا سیاق و سباق سمجھ نہ آیا تھا۔

"آپ نے کہا ہے کہ دیکھئے! ہمارے ہوٹل میں آٹھ سو کمرے ہیں" — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور کاؤنٹر مین ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

www.UrduFanz.com

"عمران صاحب! ـــ آپ کام کیا کرتے ہیں ـــ سائنسدان تو نہیں ہو سکتے کیونکہ سائنسدان بہت خشک طبیعت کے ہوتے ہیں۔ حالانکہ جو ڈگریاں آپ نے بتائی ہیں وہ تو سائنس کی ہیں" ـــ کاؤنٹر مین نے پوچھا۔

"میری طبیعت میں آپ کو فوارے اُبلتے نظر آ رہے ہیں ـــ یا شاور چلتے محسوس ہو رہے ہیں ـــ ویسے میں لیموں نچوڑ ہوں" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیموں نچوڑ ـــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــ؟ کاؤنٹر مین نے حیرت سے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کبھی لیموں نچوڑا ہے" ـــ؟ عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"جی ہاں! ـــ کتنی بار سالن پر نچوڑا ہے" ـــ کاؤنٹر مین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے نچڑ جانے کے بعد باقی کیا رہ جاتا ہے" ـــ؟ عمران نے پوچھا

"باقی خالی لیموں رہ جاتا ہے" ـــ کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا جیسے کسی ملازمت کے لئے انٹرویو دے رہا ہو۔

"اُسے کیا کرتے ہیں" ـــ؟ عمران نے سوالات کا سلسلہ جاری رکھا

"اُسے پھینک دیتے ہیں" ـــ کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"بس میرا کام بھی وہی ہے کہ جہاں رس سے بھرا ہوا لیموں نظر آیا۔ اس کا رس نچوڑ لیا ـــ اور لیموں پھینک دیا" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں سمجھا نہیں عمران صاحب" ـــ کاؤنٹر مین کے چہرے کے

تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ واقعی عمران کی بات نہیں سمجھ سکا ہے۔

"میں محکمہ انکم ٹیکس میں ہوں" ـــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار کاؤنٹر مین ہنس نہ سکا۔ شاید محکمہ کے رعب کی وجہ سے ـــ ویسے وہ یوں زور زور سے سر ہلانے لگا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آ رہی ہو۔

"اور میں نے سنا ہے کہ آپ کا ہوٹل اس سے بھرا ہوا ہے" ـــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب! ـــ یہ تو مالکان ہی جانتے ہوں گے ـــ میں تو کاؤنٹر کلرک ہوں ـــ میں ان معاملات کو کیسے سمجھ سکتا ہوں" ـــ کاؤنٹر مین نے جواب دیا۔

"کیوں نہیں سمجھ سکتے ـــ آپ نے ابھی آٹھ سو کمروں کا انکشاف کیا ہے ـــ حالانکہ آپ کے مالکان نے صرف چار سو کمرے شو کئے ہوئے ہیں" ـــ عمران نے کہا اور کاؤنٹر مین کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔ اب ظاہر ہے وہ کیا جواب دے سکتا تھا۔ اُسے کیا معلوم تھا کہ اس طرح بھی ٹیکس بچایا جا سکتا ہے۔

"م ـــ م ـــ میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب" ـــ کاؤنٹر مین نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔ کیونکہ اُسے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ اگر مالکان نے انکم ٹیکس میں چار سو کمرے شو کئے ہوئے ہیں اور اس نے آٹھ سو بتا دیئے ہیں تو ظاہر ہے اُسے نوکری سے نکال دیا جائے گا۔

"اچھا چھوڑیں ـــ فی الحال مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے ـــ آپ مسٹر براؤن کا بتائیں۔ جو کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں رہائش پذیر ہیں" ـــ عمران

www.UrduFanz.com

نے کہا۔

"کمرہ نمبر ایک سو بارہ ---- اوہ! آپ کیمرفلاک کے متعلق پوچھ رہے ہیں وہ تو یہاں سے جا چکے ہیں" ---- کاؤنٹرمین نے جواب دیا۔

"کیمرفلاک ---- کیا مطلب ---- میں تو براؤن کے متعلق پوچھ رہا ہوں"۔ عمران نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"جناب! ---- آپ ایک وعدہ کریں تو میں آپ کو اصل حقیقت بتا دیتا ہوں ---- وعدہ یہ کہ آپ مالکان کو یہ نہ بتائیں گے کہ میں نے آپ کو آٹھ سو کمروں کے متعلق بتایا ہے ---- ورنہ میری نوکری چلی جائے گی" ---- کاؤنٹرمین نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا وعدہ! ---- بتاؤ لیکن سچ سچ ---- ورنہ ہو سکتا ہے کہ مجھے تمہارا سر بھی نچوڑنا پڑ جائے" ---- عمران نے جواب دیا۔

"جناب! ---- کمرہ نمبر ایک سو بارہ میں مسٹر کیمرفلاک رہائش پذیر تھے لیکن انہوں نے ہدایت کی تھی کہ جو شخص مسٹر براؤن کے نام سے آ کر پوچھے اُسے میرے کمرے میں بھجوا دیں ---- باقی کسی کو نہ بھیجیں۔ چنانچہ کل ایک نوجوان آئے تھے۔ انہوں نے مسٹر براؤن کہا تو میں نے انہیں وہاں بھجوا دیا" ---- کاؤنٹرمین نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے تو جب براؤن کہا تو تم نے کمرہ نمبر پوچھنا شروع کر دیا مجھے تو تم نے وہاں نہیں بھجوایا" ---- عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جناب! ---- نام کے ساتھ کمرہ نمبر بتانے کی بھی شرط تھی ---- اور پھر دوسری بات یہ کہ وہ آج ہی کمرہ چھوڑ گئے ہیں" ---- کاؤنٹرمین نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"کہاں گئے ہیں ---- کیا ملک سے باہر گئے ہیں" ---- عمران نے پوچھا

"آپ نے وعدہ کیا ہے نا جناب! ---- خیال رکھیئے گا ---- میں آپ کو بتا دیتا ہوں ---- مسٹر کیمرفلاک ملک سے باہر نہیں گئے۔ یہیں موجود ہیں اور ان کا اصل نام بھی کیمرفلاک نہیں ہے۔ اصل نام ڈونی مارش ہے۔ وہ زیر زمین دنیا کے ایک مشہور شخص ہیں ---- ٹارگٹ کلر کے نام سے مشہور ہیں۔ جوکی بار کے مالک ہیں ---- میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے مجھے انکی اصلیت کا پتہ ہے" ---- کاؤنٹرمین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ وہ ٹارگٹ کلر سے اچھی طرح واقف تھا۔

"گڈ ---- اب بے فکر رہو ---- چار سو نہیں بلکہ میرے خیال میں ایک بھی کمرہ اس ہوٹل میں نہیں ---- او۔ کے ---- تھینک یو" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دانستہ مذاق اور بے تکلفی کی فضا پیدا کی تھی تاکہ اصل صورتحال سامنے آجائے اور اس کا وقت بہرحال ضائع نہ ہوا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے شہر کے شمالی سمت واقع جوکی بار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹارگٹ کلر منشیات کے دھندے کا مشہور آدمی تھا۔ اور چونکہ یہ دھندہ عمران کے کام سے ہٹ کر تھا اس لئے عمران نے کبھی اس پر توجہ نہ دی تھی لیکن اب ظاہر ہے معاملہ منشیات کی بجائے کچھ اور تھا اس لئے اس نے ٹارگٹ کلر سے دو دو ہاتھ کر لینے کا فوری فیصلہ کر لیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کی کار جوکی بار کے سامنے جا کر رکی اور عمران کار سے اتر کر سیدھا بار کے بڑے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہوٹل شالیمار

www.UrduFanz.com

کے برعکس جو کہ بار گاہکوں سے پُر تھا۔

عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان کی نظریں جیسے ہی عمران پر پڑیں۔ وہ تقریباً اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے خوف کے تاثرات اُبھر آئے۔ کیونکہ وہ عمران سے اچھی طرح واقف تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ عمران بغیر کسی خاص مقصد کے کبھی بار میں نہیں آیا کرتا۔

"آیئے عمران صاحب! — آپ یہاں کیسے —؟ کیا پیش کروں"؟ کاؤنٹر کلرک نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹارگٹ کلر سے ملوا دو" ——— عمران نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا کیونکہ اب وہ وقت ضائع کرنے کا خواہشمند نہ تھا۔

"اوہ باس! — وہ اپنے دفتر میں موجود ہیں" ——— کاؤنٹر کلرک نے چونکتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ دفتر اوپر والی منزل پر ہے۔ اُسے معلوم تھا کہ کاؤنٹر کلرک یقیناً اُسے عمران کی آمد کے متعلق فون پر آگاہ کر دے گا لیکن اُسے اس کی پرواہ نہ تھی۔

چند لمحوں بعد وہ دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو اس نے میز کے پیچھے ڈونی مارشل کو بیٹھے دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات موجود تھے۔ ان تاثرات کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ فون ہو چکا ہے۔

"آیئے عمران صاحب! — آج آپ ادھر کیسے بھول پڑے" — ڈونی مارشل نے کرسی سے استقبالیہ انداز میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں کیمر فلاک عرف مسٹر براؤن سے ملنا چاہتا ہوں — مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم اُسے جانتے ہو" ——— عمران نے مصافحے کے لئے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ نظرانداز کر کے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیمر فلاک عرف مسٹر براؤن — یہ کون صاحب ہیں —؟ میں تو اُسے نہیں جانتا" ——— ڈونی مارشل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مزید حوالے کے لئے میں ہوٹل شالیمار کا نام لے سکتا ہوں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شالیمار — نہیں عمران صاحب — میں انہیں نہیں جانتا" ——— ڈونی مارشل نے اپنے آپ کو بدقت سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔

لیکن عمران اس کے چہرے پر ابھرنے والے تاثرات دیکھ چکا تھا۔ ویسے بھی اُسے یقین تھا کہ ہوٹل شالیمار کے کاؤنٹر مین نے جھوٹ نہیں بولا اور پھر اُسے جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی نہ تھی۔

"دیکھو ٹارگٹ کلر! — میں نے کبھی تمہارے مخصوص دھندے کی طرف توجہ نہیں دی۔ لیکن جس کام میں اب تم ملوث ہوئے ہو۔ وہ اور نوعیت کا کام ہے۔ یہ خصوصی طور پر میری لائن کا کام ہے — اور تم مجھے جانتے ہو کہ میں بال کی کھال جبراً بھی اتارنا جانتا ہوں۔ اس لئے اگر تم مجھے بتا دو کہ تم کس کے لئے کام کرتے رہے ہو — اس شخص کا صحیح اتا پتہ بتا دو تو تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سخت ہوتا چلا گیا۔

"آپ یقین کریں عمران صاحب! — آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ان صاحب کو نہیں جانتا" ——— ڈونی مارشل نے بھی لہجے کو سخت بناتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے! — اب تو میں چلتا ہوں — میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں اچھی طرح سوچ لو۔ اس کے بعد بھی اگر تمہاری یادداشت نے کام نہ کیا تو پھر" — عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

www.UrduFanz.com

اس نے جان بوجھ کر اپنے پیچھے دروازے کو زور سے بند کر دیا اور پھر دروازے کے ساتھ ہی راہداری میں کھڑے ہو کر اس نے یوں زور زور سے قدم پٹخنے جیسے وہ جھنجلائے ہوئے انداز میں دور چلا جا رہا ہو۔ لیکن وہ دروازے کے قریب ہی کھڑا تھا۔ دروازے کو زور سے بند کرنے میں ایک مصلحت یہ بھی تھی کہ اس طرح دروازہ جھٹکا کھانے سے یقیناً تھوڑا سا کھلا رہتا ہے۔ اور اندر کی آواز باہر آسانی سے سنائی دیتی ہے۔

جیسے ہی اس نے قدموں کو آہستہ کیا۔ اسے اندر ٹیلیفون کے نمبر تیزی سے گھومنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی راہداری سنسان پڑی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ اطمینان سے کھڑا تھا۔

"ہیلو ـــ ٹارگٹ کلر بول رہا ہوں ـــ جان فیلر سے بات کراؤ ـــ جلدی اِٹ اِز ایمرجنسی" ـــــ ڈونی مارش کی تیز آواز سنائی دی اور جان فیلر کا نام سن کر عمران نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ کیونکہ جان فیلر کو وہ اچھی طرح جانتا تھا وہ واقعی اسی لائن کا آدمی تھا

"ہیلو جان فیلر! ـــ میں ڈونی بول رہا ہوں ـــ ابھی ابھی علی عمران میرے پاس آیا تھا ـــ اسے پاور لینڈ کے مشن کے متعلق سب کچھ معلوم ہو گیا ہے۔ اس نے ہوٹل شالیمار اور کیپر فلاک کے بارے میں تفصیل سے بات کی ہے وہ مجھ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ میں کس کے لئے کام کر رہا تھا ـــ میرے انکار پر وہ مجھے الٹی میٹم دے گیا ہے ـــ یہ شخص انتہائی خطرناک ہے۔ اب کیا کرنا ہوگا" ـــ؟ ڈونی مارش نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــ بہر حال جتنا جلد ہو سکے اس کا خاتمہ کر دیں ورنہ اس نے مجھے کم از کم چین سے نہیں بیٹھنے دینا" ـــــ چند لمحوں کی خاموشی

کے بعد ڈونی مارش کی آواز سنائی دی۔ اس نے شاید دوسری طرف سے بات سننے کے بعد جواب دیا تھا۔

"او۔کے! ـــ میں ایک ہفتہ کے لئے زیر زمین چلا جاتا ہوں ـــ ٹھیک ہے۔ شکریہ!" ـــ ڈونی مارش کے لہجے میں اس بار اطمینان تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی اور عمران سر ہلاتا ہوا دبے قدموں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ اصل گر کے تک پہنچ گیا تھا اس لئے اسے ڈونی مارش کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیز رفتاری سے جان فیلر کے خفیہ جوئے خانے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

جان فیلر زیر زمین دنیا میں خاصا نامور تھا۔ ایک کیس میں عمران کا اس سے ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ لیکن اس کیس میں چونکہ وہ براہ راست ملوث نہ تھا اس لئے عمران اسے جان بوجھ کر طرح دے گیا تھا۔ لیکن اب تو ظاہر ہے اس سے تصادم ناگزیر تھا۔

عمران کی کار خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی تھوڑی دیر بعد جان فیلر کے اڈے کے قریب پہنچ گئی۔ عمران نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر اس نے کار کی سیٹ کے نیچے بنے ہوئے باکس کو کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ایمرجنسی میک اپ باکس نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے چہرے پر اور سر پر مختلف قسم کی کریمیں ملنے میں مصروف ہو گئے۔ باکس سے مختلف زخموں کے مصنوعی ٹیپ نکال کر اس نے چہرے پر مختلف جگہوں پر چپکائے اور بالوں کو مختلف انداز میں سیٹ کرنے کے بعد وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا ورنہ صرف اس کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا بلکہ خدوخال بھی مختلف ہو گئے

www.UrduFanz.com

تھے اور پھر زخموں کے مندمل نشانات نے اُسے خاصا سفاک بنا دیا تھا۔ بالوں کا رنگ بدل چکا تھا بلکہ سٹائل بھی بدل چکا تھا۔ اب اُسے دیکھ کر کوئی آسانی سے نہ پہچان سکتا تھا۔

عمران نے میک اَپ سے فارغ ہو کر سیٹ والے باکس سے ایک چھوٹا سا پستول نکال کر جیب میں ڈالا اور پھر کار سے نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اڈے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اڈے کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے مخصوص انداز میں تین بار دستک دی دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا روزن کھلا اور کسی کی سُرخ آنکھوں نے باہر جھانکا۔

"ٹیڈی بوائے سے کہو ہمیں بھی کبھی یاد کر لیا کرے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس اڈے کا مخصوص کوڈ دوھرایا۔

"مگر تم نئے ہو۔۔۔ کہاں سے آئے ہو"۔۔۔؟ اندر سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"دولت آباد سے۔۔۔ نیا نہیں، پرانا ہوں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلتا چلا گیا۔ دروازے کے ساتھ ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے کھڑا تھا۔

"اندر چلے جاؤ۔۔۔ لیکن یہاں رقم موٹی چلتی ہے"۔۔۔ اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"دس بارہ لاکھ سے کام چل جائے گا ناں۔۔۔ اتنا تو موجود ہے۔۔۔ اور کہو تو وہ بھی آسکتا ہے"۔۔۔ عمران نے اس کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے حیرت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران دروازے سے گزر کر تیزی سے راھداری کراس کرتا چلا گیا۔ راھداری کے آخر میں دروازہ موجود تھا۔ لیکن وہ بند نہ تھا۔

عمران جب دروازے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا تو اندر میزیں جوا کھیلنے والوں سے پُر تھیں۔ واقعی بڑی بڑی رقمیں داؤ پر لگی ہوئی تھیں۔ ہال نما کمرے کے چاروں طرف دس کے قریب غنڈے ہاتھوں میں مشین گنیں سنبھالے دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ ان کی نظریں کھیلنے والوں پر جمی ہوئی تھیں

ایک کونے میں ہارڈ بورڈ کا دروازہ تھا جس میں اندھا شیشہ لگا ہوا تھا یہ جان نیلر کا مخصوص دفتر تھا۔ اس دروازے کے باہر دو مشین گن بردار موجود تھے

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کو اپنی طرف آتا دیکھ کر دروازے کے باہر موجود دونوں دربان چوکنے ہو گئے۔ پھر جیسے ہی عمران ان کے قریب پہنچا، ان میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکتے ہوئے بڑے کرخت لہجے میں کہا۔

"رُک جاؤ۔۔۔ اِدھر آنا منع ہے۔۔۔ اُدھر جا کر جوا کھیلو"۔

"کیوں۔۔۔؟ اِدھر کوئی پردہ دار خاتون بیٹھی ہوئی ہے"۔۔۔ عمران نے مذاق اڑانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ واپس جاؤ۔۔۔ کیوں اپنی موت کو آواز دے رہے ہو"۔۔۔؟ بولنے والے نے اس بار دانت بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

مگر دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز سنائی دی اور بولنے والا عمران کا زوردار تھپڑ کھا کر تقریباً اڑتا ہوا سائیڈ کی میز پر جا گرا۔ اسی لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس کا دوسرا ساتھی بھی چیختا ہوا دوسری میز پر جا گرا۔ اور پورے ہال میں ایک شور سا مچ گیا۔ مگر عمران وار کرتے ہی بجلی کی سی تیزی

www.UrduFanz.com

سے دروازے کو دھکیلتے ہوئے اندر چلا گیا۔

اندر ایک بڑی سی میز کے پیچھے جان فیلر بیٹھا حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ وہ خاصے سڈول جسم اور لمبے قد کا آدمی تھا۔ چہرے پر سفاکی کے تمام آثار موجود تھے۔

عمران نے بڑے اطمینان سے اندر داخل ہوتے ہی چٹخنی لگا دی۔ اسی لمحے دروازے پر باہر سے زور پڑا۔ لیکن چٹخنی کی وجہ سے دروازہ نہ کھل سکا۔

"کون ہو تم ــــ؟ اور باہر چیخنے اور شور مچانے کی آوازیں کیسی ہیں" ــــ؟ جان فیلر نے حیرت سے پُر لیکن کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہارے بچے شور مچا رہے ہیں ــــ دولت آباد کے کوبرے کو روکنا ان کے بس کی بات نہیں ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تم کوبرا ہو ــــ دولت آباد کے" ــــ جان فیلر کوبرا کا نام سنتے ہی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اگر تمہیں شک ہو تو یقین دلا دوں" ــــ عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

اب باہر شور کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا۔ دروازے کو بھی بار بار زور زور سے دھکیلا جا رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ ــــ میں خود نپٹ لوں گا" ــــ جان فیلر نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی باہر موجود شور یکلخت تھم گیا۔

"گڈ! ــــ آدمی میں اتنی خود اعتمادی ہونی چاہیے" ــــ عمران نے بڑے پُرسکون لہجے میں کہا اور بڑے اطمینان سے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جان فیلر چند لمحے بغور عمران کو دیکھتا رہا۔ جیسے اُسے نظروں ہی نظروں

میں تول رہا ہو۔

"تم نے حرکت تو کوبرے والی ہی کی ہے ــــ ورنہ جان فیلر کے اڈے میں اس طرح گھس آنے کی ہمت بڑے بڑے نہیں کر سکتے" ــــ جان فیلر نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کی نظریں عمران پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"تم سے پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے جان فیلر! ــــ ورنہ تم ایسی بات نہ کرتے ــــ کوبرا ہر قسم کے حالات میں زندہ رہنا جانتا ہے" ــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا

کوبرے کا نام عمران نے از خود زیر زمین دنیا میں مشہور کیا ہوا تھا۔ اس لئے جہاں ضرورت پڑتی تھی وہ اس نام کو استعمال کر لیتا تھا۔ کیونکہ کوبرے کے متعلق مشہور تھا کہ وہ انتہائی دلیر ــــ زبردست لڑاکا ــــ اور انتہائی سفاک آدمی ہے اور کبھی ایک میک اپ میں نہیں رہتا بلکہ مسلسل شکلیں بدلتا رہتا ہے۔ اور جہاں چاہتا ہے پہنچ جاتا ہے۔

"سنا ہے کہ تم کبھی اصل شکل میں نہیں رہتے ــــ؟ کیا اب بھی تم میک اپ میں ہو" ــــ؟ جان فیلر نے کہا۔

"ظاہر ہے کوبرے کی اصل شکل دیکھنے کی کسی میں تاب ہی نہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے! ــــ ٹھیک ہے۔ اب بولو! ــــ کیسے آنا ہوا" ــــ جان فیلر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے پاس میرے مطلب کی پارٹی موجود ہے لمبا مال دینے والی ــــ اور مجھے آجکل مال کی اشد ضرورت ہے" ــــ عمران

www.UrduFanz.com

نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"میرے پاس پارٹی ــــ نہیں ــ میرے پاس تو کوئی پارٹی نہیں ہے ــ تمہیں کسی نے غلط بتایا ہے۔ میں تو بس اسی جوئے خانے تک ہی محدود ہوں"۔ جان فیلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ــ کوبرے کی معلومات غلط نہیں ہو سکتی ــــ آج تک اس سلسلے میں کوبرے کو کبھی چیلنج نہیں کیا گیا ــــ اور یہ میرا اصول ہے کہ میں دوسروں کی پارٹیوں کو توڑا نہیں کرتا۔ اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں۔ ورنہ میں چاہوں تو براہ راست بھی معاملہ کر کے تمہارا پتہ کاٹ سکتا ہوں" ــــ عمران نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کوبرے! ــ میری تمہارے ساتھ براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے میں مسلسل تمہیں برداشت کر رہا ہوں ــــ ورنہ جان فیلر کے سامنے اونچی آواز سے بات کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اٹھ کر یہاں سے چلے جاؤ اور اپنی جان بچ جانے پر شکرانے کے نفل ادا کرو" ــــ جان فیلر نے یکلخت انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ــــ سیدھی بات کرو ــ ورنہ میں کر لوں خود بات ــــ تمہیں کوئی اعتراض تو نہ ہوگا" ــــ عمران نے بھنچے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آخر تم کس پارٹی کی بات کر رہے ہو ــ کچھ پتہ بھی تو چلے" ــــ؟ جان فیلر نے چند لمحوں تک خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اگر وضاحت چاہتے ہو تو پھر نام بھی سن لو ــــ پاور لینڈ کی بات

کر رہا ہوں جس کے لیے تم نے ابھی حال ہی میں کام کیا ہے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور پاور لینڈ کا نام سنتے ہی جان فیلر یکلخت اچھل پڑا۔

"تم ــ تم پاور لینڈ کے متعلق کیا جانتے ہو ــــ؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" جان فیلر کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی آ گئی تھی۔

"اس بات کو چھوڑ دو ــ میں نے تمہیں بتایا تھا کہ کوبرے کی معلومات کو کبھی کسی نے چیلنج نہیں کیا بلکہ کسی کو کبھی جرأت ہی نہیں ہوئی ــــ یہ درست ہے کہ میں دارالحکومت سے دور دولت آباد میں رہتا ہوں۔ مگر مجھے پورے ملک میں ہونے والے اپنی لائن کے واقعات کا رتی رتی کا علم رہتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن پاور لینڈ کا کام تو مکمل ہو گیا اور ان کا مشن بھی ختم ہو گیا ہے ــ اب ان کا مجھ سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا" ــــ جان فیلر نے جواب دیا۔ لیکن اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت اور یقین نہ آنے والے تاثرات موجود تھے۔

"او کے! ــ پھر تو بات سیدھی ہو گئی ــ تم نے ان کا کام کر دیا۔ اب بقایا کام کے لئے میں خود ان سے بات کر لونگا۔ تمہیں تو ظاہر ہے اب کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا" ــــ عمران نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو! ــ اس طرح تم نہیں جا سکتے" ــــ اچانک جان فیلر نے انتہائی رعب دار لہجے میں کہا، اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمکنے لگا۔

"اوہ! ــ تم کوبرے کو ریوالور دکھا رہے ہو ــ شاید پاگل پن اسی کیفیت کا دوسرا نام ہے" ــــ عمران نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

www.UrduFanz.com

"سنو ! ___ زیادہ چالاکی نہ دکھاؤ ___ یہ میرا اڈہ ہے۔ یہاں سے تمہاری رُوح بھی میری مرضی کے بغیر نہیں جا سکتی۔ اس لئے خاموشی سے بیٹھ جاؤ اور میری بات سنو !" ___ جان فیلر کا لہجہ اور بھی زیادہ سخت ہوتا چلا گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک شمالی دیوار سرسر کی تیز آواز سے ایک طرف ہٹتی چلی گئی اور دوسرے لمحے چار مشین گنوں کی نالیں دیوار میں سے جھانکنے لگیں۔ یہ نالیں مسلسل دائیں بائیں ایک میکنزم کے انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔

عمران نے بڑے مطمئن انداز میں ان نالوں کی طرف دیکھا اور پھر دوبارہ کرسی پر یوں بیٹھ گیا جیسے اُسے ان لوگوں کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"جان فیلر ! ___ تم نے اپنی موت کو آواز تو دے ہی لی ہے۔ بہرحال میں پہلے تمہاری بات سننا چاہتا ہوں" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں اور طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی طنزیہ مسکراہٹ میں بھی سفاکی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"زیادہ اڑنے کی کوشش نہ کرو ___ یہ بتاؤ کہ تم ڈونی مارش کے پاس گئے تھے" ___ جان فیلر نے کہا۔ اب وہ براہِ راست عمران کی آنکھوں میں بغور دیکھ رہا تھا۔

"ڈونی مارش جیسے تھرڈ کلاس غنڈوں کے پاس کوبرا بھلا کیسے جا سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"پھر تمہیں پاور لینڈ کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ___ مجھے وہ ذریعہ بتاؤ"۔ جان فیلر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ایسی سنجیدگی تھی جیسے وہ عمران سے ہر قیمت پر اصل بات اُگلوانے کا تہیہ کر چکا ہو۔

"میں نے تمہیں پہلے کہا ہے کہ کوبرا ہر بات جانتا ہے ___ اور بس تمہارے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے" ___ عمران بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ انتہائی تیزی سے جھک گیا اور جان فیلر کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے سر کے اوپر سے گذر گیا۔ مگر جان فیلر کو ہاتھ چلانے کے بعد سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ عمران جھکتے ہی تیزی سے سیدھا ہوا۔ اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ جان فیلر کو اپنے سینے سے لگائے پچھلی دیوار کے ساتھ سمٹتا چلا گیا۔ اس کا ایک ہاتھ جان فیلر کی گردن کے گرد تھا جب کہ دوسرے ہاتھ میں جان فیلر کے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور پہنچ چکا تھا جان فیلر نے کرسی کے سامنے فرش پر لگے ہوئے بٹن کو دبانے کی کوشش کی لیکن عمران اُسے گھسیٹتا چلا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جان فیلر کی گردن کے گرد جمے ہوئے بازو کو جھٹکا دیا اور جان فیلر کے حلق سے کربناک سی گھٹی گھٹی چیخ نکل گئی۔ اس کا سانس رک گیا تھا۔ آنکھیں پھٹ کر باہر کو اُبل آئی تھیں اور چہرے کا رنگ یکلخت سیاہ پڑ گیا تھا۔ اس کا جسم مفلوج ہو جانے کے انداز میں لٹک گیا۔ اور عمران نے تیزی سے اپنی لات آگے بڑھا کر جان فیلر کی کرسی کے سامنے فرش پر لگے ہوئے بٹن کو پیر سے دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی دیوار ایک بار پھر سرسر کی تیز آواز نکالتی ہوئی بند ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے بازوؤں کو زور سے جھٹکا دیا اور جان فیلر ___ چیختا ہوا سامنے فرش پر منہ کے بل جا گرا۔

نیچے گرتے ہی جان فیلر گیند کی طرح اچھلا اور اس نے الٹی قلابازی لگا کر عمران کے پیٹ میں پوری قوت سے دونوں پیر مارنے چاہے۔ مگر عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے کمرہ جان فیلر کی کربناک

اور تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران کی لات پوری قوت سے جان فیلر کی پسلیوں پر پڑی تھی اور جس انداز اور قوت سے لات پڑی تھی اس سے عمران کو یقین تھا کہ اس کی دو چار پسلیاں اپنی جگہ چھوڑ گئی ہوں گی۔

عمران کی ضرب کھاتے ہی جان فیلر نے پٹخنی کھائی اور اس کے ہاتھ میں کرسی کا پایہ آگیا۔ اس نے چیختے ہوئے کرسی عمران پر مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر اچھل کر اس کی ناف پر بوٹ کی ٹو پوری قوت سے ماردی اور اس بار ضرب اتنی شدید تھی کہ جان فیلر کا جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ کرسی کا پایہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔ عمران نے جمپ لگایا اور دوسرے لمحے وہ اس کے سینے پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے اس کا سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر پوری قوت سے فرش پر دے مارا اور جان فیلر کے حلق سے اب چیخیں نکلنی ہی بند ہوگئیں۔

"مم — معاف کردو کوبرے — معاف کردو" — جان فیلر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اُسے شاید یقین ہوگیا تھا کہ وہ عمران سے لڑائی میں مقابلہ نہیں کرسکتا۔

"جلدی بتاؤ — کس کے کہنے پر پاور لینڈ کا کام کیا تھا — ؟ اور یہ پاور لینڈ کہاں ہے" — ؟ عمران نے اس کے سر کو ایک بار پھر فرش سے ٹکراتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مجھے نہیں معلوم پاور لینڈ کہاں ہے — میں نے تو بوتھم کے کہنے پر کام کیا تھا" — جان فیلر نے گھٹے گھٹے لہجے میں جواب دیا۔ اس کی آنکھیں اب دھندلی ہونی شروع ہوگئی تھیں اور آواز بھی ڈوبنے لگ گئی تھی۔

"بوتھم — کون بوتھم — ؟ جلدی بتاؤ" — عمران کے لئے چونکہ یہ نام نیا تھا اس لئے اس نے تفصیل پوچھی۔

"کک — کک — کاساکوشا" — جان فیلر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بیہوش ہوگیا۔

عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں پھیل گئیں۔ کاساکوشا کے متعلق وہ بہت کچھ جانتا تھا۔ کاساکوشا کا نام آتے ہی اس کے ذہن میں لیڈی ایشلے کا نام ابھر آیا۔ جرائم کی بین الاقوامی دنیا میں کاساکوشا کی سربراہ لیڈی ایشلے کا نام شیطان کی طرح مشہور تھا اس کے متعلق عجیب و غریب مافوق الفطرت کہانیاں بیان کی جاتی تھیں۔ لیکن چونکہ کاساکوشا کا دائرہ کار یورپ اور امریکہ تک ہی محدود تھا اس لئے عمران سے اس کا کبھی ٹکراؤ نہ ہوسکا تھا البتہ اس کے متعلق اس کے پاس معلومات موجود تھیں۔

عمران یہی سوچتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی نمایاں تھی۔ اس نے چٹخنی گرا کر دروازہ کھولا اور پھر باہر نکلتے ہی دروازہ ایک دھماکے سے بند کردیا۔

دروازے پر موجود وہی مشین گن بردار تھے جنہیں عمران ضربیں لگا کر اندر داخل ہوا تھا۔ عمران کے باہر نکلتے ہی وہ دونوں مشین گن بردار یکلخت چونکنے ہو گئے۔

"تمہارے باس کا پیغام ہے کہ آدھے گھنٹے تک اُسے ڈسٹرب نہ کیا جائے — میں اُسے ایک بہت بڑے خزانے کا نقشہ دے آیا ہوں۔ وہ اس پر غور کر رہا ہے" — عمران نے مطمئن لیکن کرخت لہجے میں

www.UrduFanz.com

ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا بیرونی دروازے تک بڑھتا چلا گیا۔ وہ چونکہ اپنے قدموں سے چل کر اور ٹھیک ٹھاک انداز میں دفتر سے باہر آگیا تھا اس لئے کسی نے بھی اس کی راہ میں رکاوٹ بننے کی کوشش نہ کی اور عمران بڑے اطمینان سے اڈے سے باہر آگیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اُڑی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں کاساکوشا اور لیڈی ایشلے کے نام بار بار چکرا رہے تھے۔

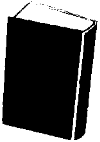

ہوٹل سلور سینڈ کے بڑے کمرے میں کرسیوں پر لیڈی ایشلے اور ایک خوبصورت اور سڈول جسم کا مالک نوجوان بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں رکھی ہوئی میز پر ٹیلیفون پڑا ہوا تھا۔ وہ دونوں خاموش بیٹھے تھے۔ یُوں لگتا تھا جیسے وہ دونوں گہری سوچوں میں غرق ہوں۔

"ترمذی! ——— میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ عمران آخر اتنی جلدی بوتھم اور کاساکوشا تک کیسے پہنچ گیا ——— ؟ وہ کوئی مافوق الفطرت آدمی ہے" ——— لیڈی ایشلے نے سامنے بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہنری مالکم کے بیان کے مطابق تو مافوق الفطرت ہی لگتا ہے ——— بہرحال ابھی بوتھم آجائے گا تو تفصیلات کا پتہ چل جائے گا" ——— نوجوان نے جسے ترمذی کے نام سے پکارا گیا تھا بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایشلے کوئی جواب دیتی، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لیڈی ایشلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ اے سپیکنگ" ——— لیڈی ایشلے نے کہا۔

"بوتھم بول رہا ہوں مادام! ——— میں نے تمام حالات کا پتہ چلا لیا ہے۔ جان فیلر تک پہنچنے والا عمران ہی تھا۔ وہ پہلے ہوٹل شالیمار گیا ——— وہاں سے اُسے ڈوڈی مارش کا پتہ چلا جس کے ذریعے جان فیلر نے مشن مکمل کیا تھا ڈوڈی مارش سے اس نے جان فیلر کا پتہ معلوم کیا اور پھر وہ جان فیلر کے جوئے خانے میں گھس گیا اور اس نے وہاں سے میرا اور کاساکوشا کا پتہ چلا لیا ——— اس کے بعد اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے کاساکوشا کے متعلق تفصیلات معلوم کیں۔ اور وہاں سے یہیں بھی علم ہوگیا اور جان فیلر نے بھی مجھے بتا دیا کہ دولت آباد کا کوبرا معلومات حاصل کرتا پھر رہا تھا ——— لیکن میں نے تحقیقات کر لی ہے کہ دولت آباد کا کوبرا کوئی حقیقی شخص نہیں ہے ——— یہ عمران کا ہی ایک روپ ہے اس لئے عمران ہی اصل آدمی ہے۔ اس کا فلیٹ نمبر دو سو کنگ روڈ ہے اور وہ وہاں اکیلا اپنے ایک باورچی جس کا نام سلیمان ہے، کے ساتھ رہتا ہے بظاہر انتہائی احمق اور بے ضرر سا شخص دکھائی دیتا ہے ——— مسخروں جیسی حرکتیں کرتا ہے" ——— بوتھم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— تم کنگ روڈ کے اس فلیٹ کے سامنے رکو ——— ہم وہیں پہنچ رہے ہیں۔ میں فوراً اس شخص کا خاتمہ چاہتی ہوں" ——— لیڈی ایشلے

www.UrduFanz.com

نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا پروگرام ہے ایشلے ـــــ؟ تم شاید اس عمران کے کیس کو بے حد سنجیدگی سے لے رہی ہو" ـــــ ترمذی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ یہ بات نہیں ترمذی ڈیئر! ـــ میں نے تو آج تک بڑے سے بڑے جاسوسوں کی پرواہ نہیں کی ـــ یہ احمق آدمی تو کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتا لیکن ہمارے ہی ساتھی ہنری مالکم کے مطابق یہ شخص بڑی بڑی تنظیموں سے بھی زیادہ خطرناک ہے ـــ اس لئے میں سنجیدگی سے اسے لے رہی ہوں اور یہی وجہ ہے کہ بوتھم کی کال ملتے ہی میں تمہیں لے کر فوری طور پر یہاں پہنچی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چلو ٹھیک ہے ـــ یہ ایشائی ملک پہلے میں نے بھی نہ دیکھا تھا۔ اسی بہانے یہاں کی سیر ہو جائے گی ـــ اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ـــ ترمذی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ڈائریکٹ ایکشن کیا جائے اور اس فلیٹ میں جا کر اطمینان سے اس شخص کو گولی مار دی جائے" ـــــ لیڈی ایشلے نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"خوب! ـــ پلاننگ تو بڑی واضح اور صاف ہے ـــ لیکن اس کے لئے ہمیں وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے ـــ بوتھم کو کال کر کے کہہ دو ـــ وہ اُسے گولی مار دے گا" ـــــ ترمذی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تم شاید بور ہو رہے ہو" ـــــ لیڈی ایشلے نے چونک کر کہا۔

"ہاں ڈیئر! ـــ میں واقعی بور ہو رہا ہوں ـــ اب تم خود سوچو! ـــ بھلا پاور لینڈ کے ڈائریکٹر کی حیثیت یہی رہ گئی ہے کہ وہ ایک احمق سے آدمی کو

اپنے ہاتھوں قتل کرنے کے لئے دوڑتے پھریں ـــ جن کی انگلی کے ایک اشارے سے حکومتوں کے تختے الٹ جائیں۔ وہ ایک آدمی کو قتل کرنے کے لئے مارے مارے پھریں" ـــــ ترمذی نے اس بار واضح انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب واضح طور پر بے زاری کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"ایسی بات تھی تو تم وہیں انکار کر دیتے ـــ یہاں میرے ساتھ کیوں چلے آئے" ـــــ لیڈی ایشلے نے روٹھنے والے انداز میں جواب دیا۔

"اوہ ڈیئر! ـــ جس موقع پر تم نے ساتھ چلنے کے لئے کہا تھا۔ وہ موقع ایسا تھا کہ میں انکار ہی نہ کر سکتا تھا ـــ تم تو جانتی ہو کہ اس موقع پر ہی تم مجھ سے ہر بات منوا لیتی ہو" ـــــ ترمذی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی ایشلے کے چہرے پر سُرخی سی پھیل گئی۔

"تم اب مجھے تنگ کرنے لگے ہو ـــ بہرحال ٹھیک ہے۔ تمہاری بات میری سمجھ میں آ گئی ہے ـــ واقعی میں ضرورت سے زیادہ اس شخص کو اہمیت دے رہی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈیئر! ـــ اب تم اپنے اصل روپ میں آئی ہو ـــ بوتھم کو کہہ دو کہ وہ اس عمران سے نپٹ لے ـــ اور ہم یہاں سیر کرتے ہیں۔ گھومتے پھرتے ہیں ـــ مجھے یہ ملک اچھا محسوس ہو رہا ہے" ـــــ ترمذی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لیڈی ایشلے مسکراتے ہوئے اٹھی اور اس نے الماری کھول کر ایک بڑا سا بریف کیس باہر نکالا۔ بریف کیس کو اس نے میز پر رکھا اور پھر بریف کیس کے ایک کونے پر لگے ہوئے چمڑے ـــــ پر اس نے اپنی انگلی رکھی اور دوسرے ہاتھ کی انگلی دوسرے کونے پر رکھ کر اس نے دونوں

www.UrduFanz.com

انگلیوں کو مخالف سمتوں میں گھما دیا۔ انگلیوں کے گھومتے ہی پہلے کونے میں سے ایک چھوٹی سی راڈ ایریل کی طرح باہر نکل آئی۔ لیڈی ایشلے نے راڈ کو اور زیادہ کھینچا اور پھر اس کی جڑ کو دونوں انگلیوں سے پکڑ کر پیچ کی طرح گھمایا۔ دوسرے لمحے راڈ کھل کر اس کے ہاتھ میں آگئی۔ اس نے الٹا کر کے اُسے دوبارہ فٹ کیا تو اس راڈ سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"یس۔ بوتھم سپیکنگ۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد بوتھم کی آواز راڈ کے سرے سے یُوں برآمد ہوئی جیسے ریڈیو سے نکل رہی ہو۔

"اے بول رہی ہوں ــــ اس آدمی سے خود تم نپٹ لو ــــ اسے فلیٹ کر دو۔ اور پھر مجھے رپورٹ دو" ــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس میڈیم! ــــ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے بوتھم کی آواز سنائی دی اور لیڈی ایشلے نے ایک بار پھر راڈ کھولا۔ اُسے الٹا کر فٹ کیا اور پھر اُسے واپس بریف کیس کے کونے میں دھکیل دیا۔ اس کے بعد اس نے بریف کیس اٹھا کر دوبارہ الماری میں رکھ دیا۔

"لو اب تو خوش ہو ــــ اب بولو کیا پروگرام ہے" ــــ؟ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے ترمذی سے پوچھا۔

"اب تیاری شروع کرو ــــ مجھے پتہ چلا ہے کہ آج رات ہوٹل ایکریمیا میں سپیشل فنکشن ہے" ــــ ترمذی نے کہا۔

"اوہ اچھا! ــــ میں سپیشل فنکشن کو اچھی طرح سمجھتی ہوں ــــ ٹھیک ہے میں تیار ہو جاتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اٹھلاتے ہوئے انداز میں ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران اپنے فلیٹ کے ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھا گہری سوچ میں غرق تھا۔ اس نے کراس ورلڈ آرگنائزیشن سے کاساکوشا اور لیڈی ایشلے کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں لیکن وہ لوگ پاور لینڈ کے متعلق کچھ نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ آجکل لیڈی ایشلے کے ساتھ بین الاقوامی مجرم تنظیم "پوشایاک" کا ایرانی النسل سربراہ ترمذی اور منشیات کی بین الاقوامی تنظیم کاٹابوم" کا سربراہ ہنری مالکم بھی اکثر دیکھے جا رہے ہیں اور زیر زمین دنیا میں یہ خواہ انتہائی تیزی سے گرم ہے کہ یہ تینوں مل کر کوئی بہت بڑی تنظیم بنانے کے چکر میں ہیں۔ شاید اسی تنظیم کا نام انہوں نے پاور لینڈ رکھا ہو۔

عمران ہنری مالکم سے تو براہ راست واقف تھا۔ ایک دو بار اس سے ٹکرا بھی چکا تھا۔ ہنری مالکم خاصا ذہین اور طاقتور مجرم تھا۔ ترمذی کا نام بھی اس کے کانوں تک پہنچا تھا لیکن اس سے براہ راست کبھی ٹکراؤ نہ ہوا تھا۔ کراس ورلڈ آرگنائزیشن ایسی تنظیم ہے جو دنیا بھر کے بڑے بڑے مجرموں کی کارکردگی کا خفیہ

www.UrduFanz.com

ریکارڈ کرتی تھی اور گرانقدر معاوضے پر ان کے بارے میں معلومات فروخت کرتی تھی۔ اس کا ریکارڈ سیکرٹری آرنلڈ عمران کا ذاتی دوست تھا اس لئے اس نے آف دی ریکارڈ ٹرنڈی اور ہنری مالکم والی باتیں بھی عمران کو بتا دی تھیں اور عمران کو یقین تھا کہ آرنلڈ کی معلومات غلط نہیں ہو سکتیں۔ یقیناً یہ تینوں بڑے مجرم مل کر کوئی بڑی تنظیم بنا رہے ہیں اور یقیناً اسی کا نام پاور لینڈ ہو گا۔ اور پھر پاور لینڈ کے لئے سائنسدانوں کے اغوا سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پاور لینڈ صرف مجرمانہ حرکتوں میں ہی ملوث نہیں بلکہ ان کے ارادے کہیں زیادہ بلند ہیں۔ وہ یقیناً خوفناک ہتھیاروں کی تیاری میں ملوث ہیں ورنہ انہیں اس طرح سائنسدانوں کے اغوا کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ سائنسدانوں کو اغوا کر کے وہ کسی سے ان کا سودا نہ کر سکتے تھے اس طرح ان سائنسدانوں کو اغوا کرانے والا ملک پوری دنیا میں بدنام ہو جاتا۔ چنانچہ عمران کو یہ سلسلہ سوچ سے بھی زیادہ پھیلا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے آرنلڈ سے اس بارے میں بھی پوچھا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر کا اتہ پتہ معلوم ہو جائے لیکن اس بارے میں آرنلڈ واقعی لاعلم تھا۔ اس نے تو پاور لینڈ کا نام بھی پہلی بار عمران کے منہ سے ہی سنا تھا
اب عمران صوفے پر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کسی طرح بوتھم کو ٹریس کرے۔ اسی سے آگے کلو مل سکتا ہے۔ لیکن بوتھم کو کہاں ٹریس کیا جائے آرنلڈ بھی بوتھم کے بارے میں کچھ بتانے سے معذور تھا۔

عمران بیٹھا اسی ادھیڑ بن میں گم تھا کہ اچانک کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ سلیمان اس وقت فلیٹ میں موجود نہ تھا وہ مارکیٹ گیا ہوا تھا۔ اس لئے عمران یہی سمجھا کہ وہی واپس آیا ہو گا چنانچہ وہ اطمینان سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر اس نے چٹخنی

گرا کر دروازہ کھول دیا۔

مگر دروازے کھولتے ہی عمران چونک پڑا کیونکہ دروازے پر ایک غیر ملکی کھڑا تھا۔ اس غیر ملکی کا ایک ہاتھ جیب میں تھا اور اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔

"آپ کا نام علی عمران ہے ___؟" غیر ملکی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"آپ کا ___ یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ تو غیر ملکی ہیں ___ پھر غیر ملکیوں کا نام مقامی کیسے ہو سکتا ہے" ___ عمران نے حیرت بھرے انداز میں ناک سکیڑتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں مذاق کرنے نہیں آیا ___ مجھے عمران صاحب کو ایک ضروری پیغام دینا ہے" ___ غیر ملکی نے سخت لہجے میں کہا۔

"آیئے ___ اندر تشریف لے آیئے ___ دروازے پر کھڑے ہو کر پیغام دینا شریفوں کا شیوہ نہیں ہے" ___ عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور غیر ملکی ایک لمحے کے لئے ہچکچایا دوسرے لمحے وہ کندھے جھٹکتا ہوا آگے بڑھا اور پھر عمران اُسے لئے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔

"ہاں ___ اب اطمینان سے تشریف رکھئے ___ اپنا تعارف تفصیل سے کرایئے اور ضروری پیغام گفٹ پیپر میں لپیٹ کر دیجئے ___ مجھے دراصل گفٹ پیپر بے حد پسند ہے۔ کیونکہ اس میں بند مال عموماً گفٹ ہوتا ہے اور اس کا بل ادا نہیں کرنا پڑتا" ___ عمران نے لہجے کو زبردستی سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا نام ہی علی عمران ہے ___ کیونکہ مجھے بتا دیا گیا ہے کہ علی عمران مسخروں جیسی باتیں کرنے کا عادی ہے" ___ غیر ملکی نے صوفے پر بیٹھتے ہی

www.UrduFanz.com

بجائے اسی طرح کھڑے پوچھا۔ اس کا ایک ہاتھ ابھی تک کوٹ کی جیب میں تھا اور عمران کی تیز نظروں سے کوٹ کا مخصوص ابھار بھلا کیسے چھپ سکتا تھا۔

"جناب! ــــ خادم ہی کو علی عمران ایم ایس سی، ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں ــــ" عمران نے جاپانیوں کے سے انداز میں ایک ہاتھ سینے پر رکھا اور سر کو نیچے جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ــــ پھر گڈ بائی" ــــ غیر ملکی نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور دھماکے کے ساتھ ہی عمران کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور وہ کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ غیر ملکی نے کوٹ کی جیب کے اندر سے عمران پر گولی چلا دی تھی۔

عمران کے نیچے گرتے ہی غیر ملکی نے انتہائی پھرتی سے ریوالور باہر نکالا اس کی کوٹ کی جیب میں سامنے سے رخ سوراخ ہو گیا تھا جس میں سے ہلکا ہلکا دھواں نکل رہا تھا۔ وہ شاید نیچے گرے ہوئے عمران پر دوسرا فائر کرنا چاہتا تھا کہ اچانک عمران کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے غیر ملکی کی دونوں ٹانگیں ایک جھٹکے سے کھینچ لیں اور غیر ملکی دھڑام سے صوفے پر پشت کے بل گرا۔

عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی اچھل کر اس کے پیٹ میں ٹکر مارنی چاہی۔ لیکن غیر ملکی بھی خاصا تیز واقع ہوا تھا۔ وہ انتہائی پھرتی سے قلابازی کھا گیا اور عمران کا سر صوفے کی پشت سے جا ٹکرایا۔ جب کہ غیر ملکی قلابازی کھا کر جیسے ہی سیدھا ہوا اس نے پوری قوت سے لات عمران کی پشت پر ماری اور عمران صوفے سمیت ایک دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ غیر ملکی

نے انتہائی پھرتی سے پنڈلی کے ساتھ بندھا ہوا خنجر کھینچا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ خنجر عمران کی پشت یا پہلو میں مارتا عمران کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئیں اور سنٹر ٹیبل کے ساتھ پڑی ہوئی چھوٹی تپائی گولی کی سی رفتار سے اڑتی ہوئی غیر ملکی کے چہرے سے ٹکرائی اور غیر ملکی چیخ مار کر پشت کے بل قالین پر گرا۔ عمران نے قلابازی کھائی اور پھر وہ جیسے ہی سیدھا ہوا غیر ملکی بھی اسی لمحے اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔

"تو یہ تھا ضروری پیغام" ــــ عمران کے لہجے میں اطمینان کے ساتھ ساتھ ہلکا سا طنز بھی تھا

عمران کا اطمینان دیکھ کر غیر ملکی کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے۔ مگر دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے خنجر کو انتہائی مہارت سے حرکت دی اور عمران انتہائی تیزی سے بائیں طرف کو جھکا مگر پھر اس نے اپنے جسم کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں بائیں طرف موڑ دیا اور اس طرح وہ غیر ملکی کے ہاتھ سے نکلنے والے خنجر سے بال بال بچا۔ دراصل عمران نے جان بوجھ کر یہ داؤ کھیلا تھا۔ گو یہ داؤ بذات خود انتہائی خطرناک تھا کیونکہ اس میں بچ نکلنے کے چانسز انتہائی کم تھے۔ لیکن اس طرح اس نے غیر ملکی کے ہاتھ سے خنجر نکلوا لیا تھا اور غیر ملکی عمران کی اس بے پناہ پھرتی پر حیرت سے بت بنا کھڑا تھا۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ کوئی انسان اس قدر پھرتی سے بھی کام لے سکتا ہے۔

خنجر جیسے ہی غیر ملکی کے ہاتھ سے نکلا عمران توپ سے نکلنے ہوئے گولے کی طرح اڑتا ہوا پوری قوت سے غیر ملکی سے جا ٹکرایا اور غیر ملکی کے منہ سے

www.UrduFanz.com

پہلی بار کراہ نکلی اور وہ پچھلے صوفے سے ٹکرا کر دیوار سے جا لگا۔ اس نے نیچے گرتے ہی پلٹ کر اٹھنا چاہا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا۔ عمران کا دایاں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پھر کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب پلٹ کر اٹھتے ہوئے غیر ملکی ریڑھ کی ہڈی کے عین درمیان میں پڑی اور اس بار غیر ملکی کے حلق سے نہ صرف چیخ نکل گئی بلکہ ضرب لگتے ہی کٹک کی آواز ابھری اور غیر ملکی یوں بے حس و حرکت ہو گیا جیسے اس کے پورے جسم پر فالج گر گیا ہو۔ البتہ اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور منہ کھلا ہوا تھا۔

"اب تم کینچوے کی طرح بے ضرر ہو گئے ہو دوست"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا اور صوفے سے گھسیٹ کر درمیانی فرش پر جہاں قالین بچھا ہوا تھا لٹا دیا۔ عمران نے غیر ملکی کی ریڑھ کی ہڈی کے مخصوص جوڑ پر اس طرح ضرب لگائی تھی کہ اس کا تمام اعصابی نظام مفلوج ہو گیا تھا اور اب عمران جانتا تھا کہ جب تک کھسک جانے والے مہرے کو دوبارہ ایڈجسٹ نہ کیا جائے گا اس وقت تک غیر ملکی حرکت بھی نہ کر سکے گا۔ البتہ اس کی زبان اور آنکھیں حرکت کر سکتی تھیں کیونکہ ان کا تعلق کھسک جانے والے مہرے سے اوپر والے حصے سے تھا۔

"اب بتاؤ دوست!۔۔۔۔ وہ ضروری پیغام کیا تھا"۔۔۔۔؟ عمران نے غیر ملکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ لیکن غیر ملکی نے جواب دینے کی بجائے بڑے نفرت انگیز انداز میں آنکھیں سکیڑیں اور دانت بھینچ لئے۔

عمران چند لمحے خاموش کھڑا غیر ملکی کو دیکھتا رہا۔ وہ اس کی ٹائپ کو سمجھ گیا تھا کہ یہ لوگ مر تو سکتے ہیں لیکن اپنی مرضی کے بغیر کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ لیکن عمران ایسے لوگوں کے حلق سے بھی اپنی مرضی کی بات اگلوانا جانتا

تھا۔

"سنو! ۔۔۔ تمہاری یہ حالت مستقل بھی ہو سکتی ہے ۔۔۔ اور اس بات کا یقین کر لو کہ اور ضرب مخصوص انداز میں لگنے کے بعد دنیا کا ماہر سے ماہر سرجن بھی تمہارا اعصابی نظام درست نہیں کر سکے گا اور تمہیں بقیہ پوری عمر اسی طرح بے حس و حرکت پڑے رہ کر گذارنا پڑے گی ۔۔۔۔ البتہ اگر تم میرے سوالوں کے جواب دے دو تو میں تمہیں درست کر سکتا ہوں۔ یہ میرا وعدہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے غیر ملکی سے گہری ہمدردی پیدا ہو گئی ہو۔

"تم مجھے قتل تو کر سکتے ہو ۔۔۔ لیکن مجھ سے کچھ حاصل نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ غیر ملکی نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی ضد کا کتنا پکا ہے۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں قتل کر کے پھانسی پر چڑھنے کی ۔۔۔۔ میں ابھی تمہیں کسی محتاج خانے میں بھجوا دیتا ہوں ۔۔۔۔ وہاں لوگوں کا پیشہ ہی ایسا ہے ۔۔۔ وہ تمہارا چہرہ مسخ کر دیں گے۔ تم میں کوڑھ کے جراثیم انجکٹ کر دیں گے تاکہ تمہیں کوڑھ کی بیماری پوری طرح لگ جائے اور تمہارے جسم کے کئی حصے اس بیماری کی شدت کی وجہ سے گل سڑ جائیں اور تمہارا رنگ روپ بگڑ جائے۔ حرکت تم ویسے ہی نہیں کر سکتے ۔۔۔۔ چنانچہ تمہیں وہ کسی فٹ پاتھ پر روزانہ ڈال دیا کریں گے اور ساتھ تمہارے ایک بڑا سا برتن رکھ دیں گے۔ لوگ تم پر رحم کھا کر اس برتن میں پیسے ڈالیں گے اور شام کو وہ رقم وہ لوگ اکٹھی کر لیں گے اور اس کے بدلے تمہارے منہ میں دودھ کے چند قطرے ٹپکا دیا کریں گے تاکہ تم زندہ رہو اور ان کے لئے بھیک اکٹھی کرتے رہو"۔۔۔۔ عمران نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا اور اس نے پہلی بار غیر ملکی کے

www.UrduFanz.com

چہرے اور آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھرتے ہوئے دیکھے۔

"یہ تو ظلم ہے ۔۔۔ جرم ہے ۔۔۔ تم ایسا نہیں کر سکتے" ۔۔۔ غیر ملکی نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو تم بھی ظلم اور جرم کے معنی جانتے ہو ۔۔۔ کسی آدمی کے گھر میں گھس کر بغیر اسے ہوشیار کئے کوٹ کی جیب کے اندر سے گولی مار دینا ۔۔۔ خنجر سے اس کا دل چھید دینا ۔۔۔ یہ تو رحم دلی اور پارسائی کی اعلیٰ دلیل اور ارفع مقام ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر وہ ٹیلیفون سیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"دیکھو! ۔۔۔ میری ایک کال کے بعد تم ان پیشہ ور لوگوں کے ہاتھوں میں ہمیشہ کے لئے کھلونا بن جاؤ گے ۔۔۔ اور تم ہر سانس کے ساتھ موت مانگو گے لیکن تمہیں موت نہیں ملے گی۔ تمہاری زبان ۔۔۔ چہرہ ۔۔۔ اور جسم کے دوسرے اعضا گل سڑ جائیں گے ۔۔۔ تم حرکت کرنے اور بولنے سے بھی معذور ہو جاؤ گے ۔۔۔ تمہارے جسم پر مکھیاں بھنبھنائیں گی اور لوگ ناک پر رومال رکھ کر تمہارے پاس سے گزریں گے اور جن لوگوں کی خاطر تم اپنی جان پر کھیلنے پر آمادہ ہو۔ ان لوگوں کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ تم نے ان کے لئے کبھی قربانی دی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

اور اس کی انگلی نمبروں کی طرف بڑھی۔

"ٹھہرو ۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔ میں بتاتا ہوں ۔۔۔ لیکن وعدہ کرو کہ مجھے ٹھیک کر دو گے" ۔۔۔ غیر ملکی بول پڑا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس کے نفسیاتی داؤ نے آخر کار اس پتھر کو بھی بولنے پر مجبور کر ہی دیا۔

"وعدہ تو میں پہلے ہی کر چکا ہوں ۔۔۔ اور میں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔

یہ میرا زندگی بھر کا ریکارڈ ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو سنو! ۔۔۔ میرا نام بوتھم ہے اور میرا تعلق پاور لینڈ سے ہے ۔۔۔ مجھے حکم ملا تھا کہ تمہیں قتل کر دوں ۔۔۔ بس مجھ سے غلطی صرف اتنی ہوئی کہ تمہیں دیکھتے ہی میں نے گولی نہیں ماری اور کنفرمیشن کے چکر میں پڑ گیا" ۔۔۔ غیر ملکی نے سپاٹ لہجے میں خود ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ لیکن میرے متعلق معلومات تمہیں کس نے مہیا کی ہیں ۔۔۔؟ اور پھر میرا پاور لینڈ سے کیا تعلق کہ پاور لینڈ مجھے قتل کرانے کے درپے ہو گیا"؟ عمران نے بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھا۔

"تم ڈوبنی مارش کے پاس پہنچے۔ تم نے وہاں ایسی گفتگو کی جس کی وجہ سے پتہ چل گیا کہ تم لیبارٹری سے اغوا کئے جانے والے سائنسدانوں کے بارے میں تفتیش کر رہے ہو۔ اور تمہاری لائن آف ایکشن درست ہے ۔۔۔ پھر تم کوبرے کے روپ میں جان فیلر سے ٹکرائے اور وہاں تم نے کھل کر پاور لینڈ کا نام لیا ۔۔۔ چنانچہ جان فیلر نے پاور لینڈ کو اس بارے میں اطلاع دی جس پر میں نے یہاں پہنچ کر تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کوبرا صرف نام ہے اور تم اکثر یہ نام استعمال کرتے ہو ۔۔۔ اس طرح یہ ساری کڑیاں خود بخود جڑتی چلی گئیں اور تم چونکہ پاور لینڈ کے لئے خطرناک ثابت ہو رہے تھے۔ اس لئے تمہارے قتل کا حکم مل گیا" ۔۔۔ بوتھم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ایسے مجرموں کی نفسیات ہی یہی ہوتی ہیں کہ نہ بولنا چاہیں تو جسم کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دو۔ ایک لفظ نہیں بولیں گے ۔۔۔ لیکن جب بولنے پر آجائیں تو پھر خود ہی تمام تفصیل بتا دیتے ہیں۔

www.UrduFanz.com

"تمہیں میرے قتل کا حکم لیڈی الیشلے نے دیا تھا یا ترمذی نے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا اور اس بار بوتھم بُری طرح چونکا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار اُبھر آئے تھے۔

"تمہیں ان کے متعلق کیسے معلوم ہوا" ـــــ؟ بوتھم کے لہجے سے حیرت ٹپک رہی تھی۔

"میں نجوم جانتا ہوں ـــــ اس لئے زائچہ بنا کر ماضی حال مستقبل سب کچھ دیکھ لیتا ہوں۔ تم اس بات کو چھوڑو۔ یہ میرا ذاتی فن ہے۔ تم میرے سوال کا جواب دو" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"لیڈی الیشلے نے ـــــ وہ میری براہ راست باس ہے ـــــ پہلے شاید مادام کا ارادہ یہ تھا کہ وہ خود تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گی لیکن پھر نجانے کیوں ارادہ بدل دیا اور مجھے حکم دے دیا گیا" ـــــ بوتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ا ـــــ یہ تو اس نے بڑی غلطی کی ہے ـــــ میرے زائچہ میں لکھا ہے کہ میں صرف اور صرف نازک ہاتھوں سے ہی قتل ہو سکتا ہوں ـــــ اور یقین کرو اب تک ہزاروں بار قتل ہو چکا ہوں ـــــ کاش! لیڈی الیشلے اس نیک کام کے لئے خود آجاتی" ـــــ عمران نے بڑے عاشقانہ لہجے میں کہا۔

لیکن بوتھم خاموش رہا۔ اس نے عمران کی بات پر کوئی تبصرہ نہ کیا۔

"اچھا اب آخری سوال کا جواب دے دو۔ اس کے بعد میں تمہیں ٹھیک کر دوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"پوچھو" ـــــ بوتھم نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ـــــ؟ اور ہمارے سائنسدانوں کو

یہاں سے اغوا کر کے کہاں لے جایا گیا ہے ـــــ اور چونکہ میں نے آخری سوال کہہ دیا ہے اس لئے ساتھ ہی یہ بھی بتا دو کہ لیڈی الیشلے کون سے ہوٹل میں کس نام سے موجود ہے" ـــــ؟ عمران نے کہا۔

"مجھے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ اور نہ ہی مجھے بتایا گیا ہے ـــــ اور نہ ہی لیڈی الیشلے یہاں موجود ہے۔ اس نے مجھے ٹرانسمیٹر کال پر حکم دیا تھا" ـــــ بوتھم نے جواب دیا۔

"تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو دوست ـــــ ٹھیک ہے تمہاری مرضی ـــــ اگر تم باقی زندگی کوڑھی بن کر کسی فٹ پاتھ پہ گذارنا چاہتے ہو تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ـــــ ہر شخص اپنے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے میں آزاد ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ریوالور اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر جزائر فن لینڈ کے شمال مشرق میں ہے ـــــ اور سائنسدانوں کو بھی وہیں ایک خصوصی لیبارٹری میں پہنچایا گیا ہے۔ اور ان کے ذہن تبدیل کر دیئے گئے ہیں ـــــ اب وہ ذہنی طور پر پاور لینڈ کے مکمل طاعت گذار شہری ہیں اور تمام عمر رہیں گے۔ اس لئے ان کا خیال چھوڑ دو لیڈی الیشلے اور مسٹر ترمذی ہوٹل سورسینڈ میں رہائش پذیر ہیں۔ مجھے ان کے نئے ناموں کا علم نہیں ہے" ـــــ بوتھم نے سچ بولتے ہوئے کہا۔

"اوکے ا ـــــ اس بار تم نے واقعی سچ بولا ہے۔ اس لئے اب وعدہ ضرور پورا ہوگا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر بوتھم کے جسم کو پلٹ دیا اور بوتھم کی پشت اوپر کی طرف کر کے اس نے اپنی ایک لات اس کی گردن کی پشت پر رکھی اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کی

www.UrduFanz.com

دونوں ٹانگیں پکڑ کر انہیں گردن کی طرف موڑ دیا۔

جیسے جیسے ٹانگیں گردن کی طرف کھنچتی چلی گئیں۔ بوتھم کی کمر کمان کی طرح مڑتی چلی گئیں۔ اور پھر ایک مخصوص زاویے پر پہنچ کر عمران نے پوری قوت سے ایک مخصوص انداز میں اس کی ٹانگوں کو جھٹکا دیا اور کلک کی آواز کے ساتھ ہی بوتھم کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی اور عمران اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا اب بوتھم کا جسم حرکت میں آگیا تھا۔ اس نے ایک دو لمحوں کے لئے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھیلایا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"تھینک یو مسٹر عمران! ___ تم نے واقعی اپنا وعدہ پورا کیا ہے" ___ بوتھم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑا۔ عمران خاموش کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

بوتھم نے مڑنے کے بعد ایک ہی قدم اٹھایا تھا کہ وہ اچانک کسی لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے اس کی لات نیم دائرے کی صورت میں گھومتی ہوئی عمران کے پہلو کی طرف آئی۔ لیکن عمران اس کی لات کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنی جگہ چھوڑ گیا تھا اور وار خالی جاتے ہی بوتھم پوری طرح گھومنے پر مجبور ہو گیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے جسم کی حرکت رکتی، عمران کی لات پوری قوت سے گھومی اور بوتھم چیختا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس کے بعد تو جیسے عمران پر وحشت کا دورہ پڑ گیا۔ اس کی دونوں ٹانگیں کسی مشین کی طرح چلنے لگیں اور بوتھم کے حلق سے چیخیں نکلتی چلی گئیں۔

بوتھم نے اپنے طور پر عمران کی ٹانگ پکڑ کر اُسے گرانے کی بیحد کوشش کی لیکن عمران تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اس کی مسلسل ضربیں بوتھم کو ہلکان کئے جا رہی تھیں اور پھر بوتھم کی حرکات آہستہ آہستہ سست پڑنے لگ گئیں وہ بیہوش

ہو چکا تھا

"تم نے اپنی موت کو خود ہی آواز دے لی بوتھم! ___ ورنہ میں نے تو اپنا وعدہ پورا کر ہی دیا تھا" ___ عمران نے اس کے بیہوش ہوتے ہی بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا اور پھر وہ ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس خاور سپیکنگ" ___ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ جواب میں خاور کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی ___

"خاور! ___ تمہارا فلیٹ ہوٹل سلور سینڈ کے قریب ہے ___ تم فوراً ہوٹل سلور سینڈ پہنچو ___ وہاں ایک جرمن نژاد عورت اور ایک ایرانی النسل مرد رہ رہے ہیں ___ اصل نام لیڈی ایلشے اور ترمذی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہوٹل میں فرضی ناموں سے کمرے بک کرائے ہوں۔ تم انہیں چیک کرو اور ان کی سختی سے نگرانی کرو" ___ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں ھدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ___ خاور نے جواب دیا۔

"انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا ہے ___ یہ دونوں دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ اس لئے انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے" ___ عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔

خاور کا فلیٹ چونکہ ہوٹل سلور سینڈ کے قریب تھا اور عمران کو معلوم تھا کہ خاور کی زیادہ تر نشست اسی ہوٹل میں ہوتی ہے اس لئے وہ آسانی

www.UrduFanz.com

سے ان دونوں کا پتہ چلالے گا۔ اس لئے اس نے اُسے ہی ہدایات دے دی تھیں۔

کریڈل دبا کر عمران نے دوبارہ نمبر ڈائل کئے۔

"ایکسٹو" ـــ دوسرے لمحے بلیک زیرو کی آواز ابھری۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر! ـــ میں نے لیڈی ایشلے اور ترمذی کی نگرانی کے احکامات خاور کو دیئے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ کوئی رپورٹ کرے۔ تم خیال رکھنا" ـــ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب! ـــ مگر وہ دونوں کون ہیں" ـــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہی پاور لینڈ والا قصہ ہے۔ یہ دونوں پاور لینڈ کے سربراہ ہیں۔ اور سنو! ـــ میرے فلیٹ میں ایک غیر ملکی بیہوش پڑا ہے۔ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیج کر اُسے دانش منزل منگوا لو۔ اُسے گیسٹ روم میں رکھنا اور اس کی خاص نگرانی کرنا ـــ وہ انتہائی خطرناک شخص ہے۔"

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ آپ فلیٹ میں موجود ہوں گے" ـــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں ـــ میں خود خاور کی نگرانی میں جا رہا ہوں" ـــ عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے آنے سے قبل میک اپ کر کے فلیٹ سے جا سکے۔

ہوٹل اکریمیا کے انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے ہال کے شمالی کونے میں مادام ایشلے اور ترمذی بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے میز پر غیر ملکی شراب کی بوتل موجود تھی اور وہ دونوں ہال کی خواب آگیں اور رومان پرور فضا کو پوری دلچسپی سے محسوس کر رہے تھے۔ سامنے سٹیج پر ایک انتہائی خوبصورت غیر ملکی لڑکی بیلے ڈانس میں مصروف تھی۔ وہ اپنے فن میں اتنی ماہر تھی کہ مادام ایشلے اور ترمذی دونوں کے چہروں پر تحسین کے تاثرات موجود تھے۔ ہال میں کبھی کبھی ہلکی سی سسکی کی آواز گونج جاتی کبھی کوئی نسوانی مترنم ہنسی کا جلترنگ بج اٹھتا ورنہ سب لوگ سانس روکے اس خوبصورت ناچ میں محو تھے۔

ڈانس کا آئیٹم ختم ہوتے ہی سٹیج پر پردہ کھینچ دیا گیا اور ساتھ ہی فنکشن کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ مادام ایشلے اور ترمذی دونوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکلا۔

www.UrduFanz.com

"خوبصورت فنکشن تھا ـــــ اس پس ماندہ ملک میں بھی ایسے خوبصورت فنکشن دیکھنے کو مل جاتے ہیں۔ یہ البتہ حیرت کی بات ہے" ـــــ مادام ایشلے نے کہا۔

"ہاں! ـــ واقعی یہ حیرت کی بات ہے ـــ اب ہوٹل واپس چلنا چاہیئے" ـــ ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مادام ایشلے کوئی جواب دیتی۔ ویٹر سنہرے رنگ کا ٹیلیفون اٹھائے تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آپ کی کال ہے مادام" ـــــ ویٹر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹیلیفون میز پر رکھ کر رسیور لیڈی ایشلے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میری کال" ـــــ لیڈی ایشلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں" ـــــ ویٹر نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے مڑ گیا۔ ترمذی کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یس" ـــــ لیڈی ایشلے نے حیرت بھرے انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ان کی یہاں کال آنا تقریباً ناممکن تھا۔ کیونکہ وہ کسی کو بتا کر ہی نہ آئے تھے۔

"ہیلو! ـــ میڈم اے بول رہی ہیں" ـــــ؟ دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور لیڈی ایشلے کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گئی۔ وہ آواز پہچان گئی تھی۔ یہ ڈومنکن کی بھرائی ہوئی اور بلغم زدہ آواز تھی۔ ڈومنکن مادام ایشلے کا ذاتی محافظ تھا اور اس بار بھی میڈم اسے ساتھ لے آئی تھی۔ وہ میڈم کے ساتھ والے کمرے میں رہائش پذیر تھا۔ تاکہ میڈم کی نگرانی کرنے والوں کو چیک کر سکے۔

"کیا بات ہے ڈوم" ـــــ؟ لیڈی ایشلے نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میڈم! ـــ ایک نوجوان آپ کے متعلق انکوائری کرتا پھر رہا تھا۔ مجھے اتفاقاً ہی ایک بیرے سے ہونے والی اس کی بات چیت کانوں میں پڑ گئی میں نے اس کی نگرانی کی تو اس نے ایک مخصوص نمبر پر کسی ایکسٹو سے بات کی ہے اور اُسے بتایا ہے کہ آپ ہوٹل کے کمرہ نمبر سولہ میں رہائش پذیر ہیں اور مسٹر ترمذی کا کمرہ نمبر سترہ ہے ـــ اس نے اپنا نام خاور بتایا ہے۔ اب وہ آپ دونوں کے کمروں کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے ـــ میں نے پہلے آپ کو فون کرنے کی کوشش کی۔ لیکن ہوٹل کی انتظامیہ نے فنکشن کی وجہ سے آپ کو ڈسٹرب کرنے سے معذوری کا اظہار کیا تھا" ـــــ ڈومنکن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ کیا وہ اکیلا ہے" ـــــ؟ لیڈی ایشلے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس میڈم! ـــ میں نے اچھی طرح چیک کیا ہے۔ وہ اکیلا ہے" ـــ ڈومنکن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اُسے اغوا کر کے جان فیلر والی کوٹھی میں پہنچا سکتے ہو ـــ وہ کوٹھی تم نے دیکھی ہوئی ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"یس میڈم! ـــ میں پہنچا دوں گا" ـــــ ڈومنکن نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"او کے! ـــ ہم یہیں موجود رہیں گے ـــ کوٹھی پہنچ کر مجھے فون کرنا ـــ میں منتظر رہوں گی" ـــــ لیڈی ایشلے نے ہدایت دی اور اس

www.UrduFanz.com

کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ کیا چکر ہے؟" ترمذی نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"چکر کچھ گہرا ہی ہوتا جارہا ہے۔ بوتھم کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ نہیں ملی اور یہ لوگ براہ راست ہم تک پہنچ گئے" لیڈی ایشلے نے بھی پریشان لہجے میں کہا۔

"بات کچھ پُراسرار سی ہے۔ ہماری یہاں موجودگی اور خاص طور پر سلور سینڈ میں موجودگی کے بارے میں ہمارے علاوہ صرف دو افراد کو علم ہے ایک ڈومنکن اور دوسرا بوتھم۔ ڈومنکن تو ہوٹل میں موجود ہے۔ ظاہر ہے وہ کسی کو بتا نہیں سکتا۔ اس لئے بوتھم ہی ایک ایسا آدمی رہ جاتا ہے" ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بوتھم تو ایک ایسا پتھر ہے جو چٹخ تو سکتا ہے۔ ریزہ ریزہ ہو سکتا ہے۔ لیکن بول نہیں سکتا۔ پھر وہ تو عمران کو قتل کرنے گیا تھا۔ پھر یہ ایکسٹو اور خاور کہاں سے کود پڑے؟" لیڈی ایشلے نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"مجھے زبردست خطرے کی بو آرہی ہے مادام! میرا خیال ہے کہ ہمیں فوراً یہاں سے چلے جانا چاہیئے۔ ہم اپنے ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ ٹیم بھیج کر بھی یہاں کے حالات کو کنٹرول کر سکتے ہیں" ترمذی نے کہا۔

"تم خوامخواہ گھبرا جاتے ہو ترمذی۔ تمہاری بس یہی ایک عادت مجھے اچھی نہیں لگتی۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ پھر گھبرانے اور بھاگنے کی کیا ضرورت ہے" لیڈی ایشلے نے اس

بہ سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن یہاں ہمارے رُکنے کا فائدہ ہی کیا ہے۔ ہمارا مشن مکمل ہوچکا ہے۔ اگر وہ عمران نامی شخص کچھ معلومات بھی حاصل کر لے گا تو ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ ساری دنیا میں ٹکریں مارتا پھرے گا" ترمذی نے جواب دیا۔

"نہیں۔ جو کچھ تم سوچ رہے ہو۔ اگر واقعی وہ درست ہے کہ بوتھم نے ہمارے متعلق ان لوگوں کو کچھ بتایا ہے تو پھر یہ لوگ ہمارے لئے انتہائی کام کے ہیں۔ اس قدر صلاحیتوں کے مالک لوگوں کو تو پاور لینڈ کا شہری ہونا چاہیئے" لیڈی ایشلے نے کہا۔

"تو تم اس لائن پر سوچ رہی ہو۔ یہ آئیڈیا بھی اچھا ہے" ترمذی نے اس بار قدرے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں! میں سوچ رہی ہوں کہ کیوں ان لوگوں کو ضائع کیا جائے"۔ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"لیکن ڈیئر! ایک مسئلہ اور ہے۔ ایسے لوگ ہمارے لئے خطرناک بھی تو ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے لئے کوئی پریشانی پیدا کر دیں" ترمذی نے جواب دیا۔

"تمہاری پریشانی بجا ہے۔ لیکن میں احمق نہیں ہوں۔ میں اس بارے میں پوری چھان بین کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوں" لیڈی ایشلے نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ ترمذی کوئی جواب دیتا، ویٹر نے ایک بار پھر ٹیلیفون سیٹ لا کر میز پر رکھ دیا۔

"آپ کی کال ہے میڈم" ویٹر نے ادب سے کہا اور رسیور لیڈی

www.UrduFanz.com

ایشلے کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تھینک یو" ____ لیڈی ایشلے نے کہا اور پھر رسیور کان سے لگالیا۔

"یس" ____ لیڈی ایشلے نے کہا۔

"ڈومنکن بول رہا ہوں میڈم! ____ کام ہو گیا ہے ____ میں کوٹھی سے بات کر رہا ہوں" ____ ڈومنکن کی آواز سنائی دی۔

"کوئی پریشانی" ____ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

"نہیں میڈم! ____ سب ٹھیک ٹھاک ہے ____ میں نے خاص طور پر احتیاط کی تھی" ____ ڈومنکن نے جواب دیا۔

"او کے! ____ تم وہیں رہو ____ ہم وہاں خود پہنچ رہے ہیں۔ اس وقت تک اس آدمی کا خاص طور پر خیال رکھنا" ____ لیڈی ایشلے نے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"آؤ ترندی دیکھیں ____ یہ آدمی کیا چیز ہے" ____ لیڈی ایشلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور ترندی بھی ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

عمران نے میک اپ میں اپنے فلیٹ سے نکلا اور سیدھا سلور سینڈ ہوٹل پہنچ گیا۔ ہوٹل کا خوبصورت ہال اعلیٰ طبقے کے افراد سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مردوں سے زیادہ تعداد عورتوں کی تھی۔ مترنم ہنسی کی جلترنگ پورے ہال میں بج رہی تھی۔

عمران جیسے ہی اندر داخل ہوا ایک ویٹر تیر کی طرح اس کی طرف لپکا۔

"آیئے سر! ____ آپ کی میز ریزرو ہے" ____؟ ویٹر نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"اچھا خوب! ____ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آج مجھے میز کی بجائے کرسی پر بیٹھنا پڑے گا" ____ عمران نے بڑے پُر مسرت انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا کارڈ" ____؟ ویٹر نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے پوچھا۔

اور عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک کارڈ نکال کر ویٹر کے ہاتھ

www.UrduFanz.com

پر رکھ دیا۔

ویٹر کی نظریں جیسے ہی کارڈ پر پڑیں وہ بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ سر! ___ آئیے سر! تشریف لائیے ___ یہ ہوٹل تو آپ کا اپنا ہے" ___ ویٹر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیر کی طرح بھاگتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عمران کے لبوں پر دلفریب سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اُسے معلوم تھا کہ فارکونگ ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل کا کارڈ دیکھنے کے بعد ہوٹل والوں کے ہوش تو اڑنے ہی ہیں لیکن وہ ویٹر کے پیچھے جانے کی بجائے قریبی ایک خالی میز کی طرف بڑھا۔ اس پر ریزرویشن کا کارڈ موجود تھا۔

عمران بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اور ریزرویشن کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگا۔ کارڈ پر مسٹر اینڈ مسز جوکم مارکلے لکھا ہوا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کارڈ واپس رکھ دیا۔

اُسی لمحے وہی ویٹر ایک اور نوجوان سمیت واپس آیا۔ نوجوان نے بیحد قیمتی اور بہترین تراش کا سوٹ پہن رکھا تھا لیکن اس کے خوبصورت چہرے پر اس وقت ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"سر! ___ میں ہوٹل کا منیجر ہوں ___ میرا نام صفدر ہے" ___ نوجوان نے قریب آکر بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں اپنا تعارف کراتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا اپنا اپائنٹمنٹ لیٹر دکھایئے" ___ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اپائنٹمنٹ لیٹر ___ جناب مجھے چار سال ہو گئے ہیں" ___ منیجر اور زیادہ

بوکھلا گیا۔

"تو چار سالوں میں آپ کو تقرری کا لیٹر ہی نہیں ملا ___ ویری سوری۔ اس ملک کا سُرخ فیتہ اب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سُرخ ہوتا جا رہا ہے" ___ عمران نے بڑے تاسف بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اُسے منیجر سے دلی ہمدردی ہو۔

"اوہ سر! ___ میرا مطلب ہے کہ آپ کے لئے بالکونی میں خصوصی انتظام کر دیا گیا ہے ___ ہم اپنے معزز مہمانوں کو سپیشل سہولیات مہیا کرتے ہیں" ___ منیجر نے بے اختیار ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ایک گلاس سادہ پانی بھجوا دیجئے اور سپیشل سہولیات معزز مہمانوں کے لئے ہی رکھئے ___ ہاں! اگر یہ مسٹر اینڈ مسز جوکم آ جائیں تو انہیں بالکونی میں لے جایئے ___ ویسے ایک بات بتایئے کہ یہ جوڑا بوڑھا ہے یا جوان ہے" ___ عمران نے فقرے کے آخر میں پہنچتے ہوئے بڑے راز دارانہ انداز میں منیجر اور ویٹر دونوں کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب! ___ یہ دونوں کیا چیز ہیں ___ آپ حکم فرمائیں آپ کے سامنے دنیا کا بہترین حسن پیش کر دیا جائے گا" ___ منیجر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو ___ فضول باتیں مت کرو"۔ عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"سر! ___ اگر آپ یہاں تشریف رکھنا چاہتے ہیں تو ضرور رکھئے۔ یہ دونوں ہوٹل ایکریمیا گئے ہوئے ہیں ___ وہاں ایک خوبصورت فنکشن ہے۔ میں نے خود ان کا پروگرام بنتے ہوئے سنا ہے" ___ ویٹر نے

www.UrduFanz.com

مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"پروگرام بنتے وقت تم ان کے پاس کیسے بیٹھے تھے ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ یہ دونوں ہمیں مطلوب ہیں" ـــــ عمران نے دوسری لائن اختیار کرتے ہوئے کہا۔ وہ بس ویسے ہی گفتگو بڑھانے کے لئے یہ بات کر رہا تھا ورنہ اس کی تیز نظریں ہال میں خاور کو تلاش کر رہی تھیں۔

"اوہ صاحب! ـــ یہ دونوں دو روز قبل تشریف لائے ہیں ـــ مسٹر جونکم مارکلے تو ایرانی النسل لگتے ہیں البتہ نام ان کا ایرانی نہیں ہے۔ جب کہ ان کی مسز یورپین ہے" ـــــ مینجر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ـــ یہ دونوں کون سے کمرے میں رہائش پذیر ہیں" ـــ عمران ان کا حلیہ سنتے ہی چونک پڑا کیونکہ یہ تو وہی تھے جن کی تلاش اسے تھی۔

"روم نمبر سولہ۔ سترہ ـــ تیسری منزل جناب" ـــــ مینجر نے کہا۔

"اوکے ـــ ٹھیک ہے ـــ اب تم جاؤ اور مجھے سادہ پانی بھجوا دو" ـــــ عمران نے یوں سر ہلایا جیسے اس کا مسئلہ حل ہو گیا ہو۔

مینجر چند لمحے تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا اور پھر کندھے اچکاتا ہوا واپس چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ویٹر ایک خوبصورت طشتری میں پانی کا گلاس رکھے آیا اور اس نے بڑے ادب سے گلاس عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"سنو! ـــ ان کے اور کتنے ساتھی یہاں موجود ہیں" ـــــ عمران نے جیب سے ہاتھ نکالا اور پھر اس کی مٹھی میں دبا ہوا پچاس کا نوٹ ویٹر کے ہاتھ میں پلک جھپکنے میں منتقل ہو گیا۔

"صاحب! ـــ ان کا ایک ساتھی کمرہ نمبر اکیس میں ہے۔ وہ ان کمروں

کے بالکل سامنے ہے ـــــ یہ سب اکٹھے آئے تھے۔ اس کا نام ڈومنکن ہے وہ اس وقت ہال میں موجود ہے ـــــ بائیں طرف چوتھی میز پر" ـــــ ویٹر نے دبے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے سر ہلاتے ہی ویٹر تیزی سے واپس چلا گیا۔

عمران کی نظریں سرسری انداز میں ہال کا جائزہ لیتی ہوئی بائیں طرف کی چوتھی میز پر پہنچ گئیں۔ وہاں ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے اور آنکھوں سے بھی شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے وہ کسی معاملے میں شدید بے چینی محسوس کر رہا ہو۔ شراب کا گلاس اس کے سامنے رکھا ہوا تھا۔

عمران نے اس پر سے نظریں ہٹائیں اور پھر پانی کا گلاس اٹھا لیا۔ اُسے خاور البتہ کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ میک اپ میں بھی ہوتا تب بھی عمران کی تیز نظروں سے چھپا نہ رہتا۔ خاور کی عدم موجودگی کی وجہ سے عمران بھی کچھ الجھن محسوس کرنے لگا تھا۔

ابھی عمران نے پانی کا گلاس ختم کیا ہی تھا کہ ایک ویٹر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ڈومنکن کی طرف بڑھا اور اس نے اس سے کوئی بات کی تو ڈومنکن ایک جھٹکے سے اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کے ساتھ بنے ہوئے پرائیویٹ فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس فون بوتھ کا کنکشن تو کاؤنٹر کے ساتھ ہی تھا۔ لیکن اسے اس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی بات چیت دوسروں کے کانوں سے پنہاں رکھنا چاہتا ہو تو وہ بوتھ میں سے فون کرے۔ بوتھ شیشے کا بنا ہوا تھا۔ اس لئے ڈومنکن اندر کسی کو فون کرتا ہوا عمران کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔ یہ تو اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ لیڈی الشلے

www.UrduFanz.com

اور ترمذی ہوٹل میں موجود نہیں ہیں اور ویٹر کے کہنے کے مطابق ہوٹل ایکریمیا میں ہونے والے خصوصی فنکشن کو دیکھنے گئے ہوئے ہیں۔ ایک بار تو اس کا ارادہ ہوا کہ وہ ہوٹل ایکریمیا چلا جائے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر رک گیا کہ وہ انہیں تو سرے سے پہچانتا ہی نہیں۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہوں۔ اس لئے اس نے یہی پروگرام بنایا کہ ان کی واپسی تک یہیں انتظار کیا جائے۔

اتنے میں ڈومنکن فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات کچھ اور گہرے ہو گئے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جب لفٹ اوپر چلی گئی تو عمران اپنی جگہ سے اٹھا اور دوسری طرف دوسری لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈومنکن تیسری منزل پر گیا ہوگا۔ دوسری لفٹ سے جب وہ تیسری منزل پر اترا تو اس نے گیلری کو خالی دیکھا۔ وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور کمرہ نمبر الیس کے سامنے سے گزرا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ اس نے کمرے کے اندر کسی کو کراہتے ہوئے سنا تھا۔ اور ساتھ ہی ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی کے سر پر چوٹ لگائی گئی ہو۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور کمرے سے چند قدم کے فاصلے پر موجود ایک بڑے سے ڈرم جس میں ایک خوبصورت پھولوں والا پودا لگایا ہوا تھا کے پیچھے ہو گیا۔ اس کی چھٹی حس جاگ پڑی تھی۔

اسی لمحے کمرہ نمبر الیس کا دروازہ کھلا اور ڈومنکن تیزی سے باہر نکلا۔ اس نے بڑی تیز نظروں سے ادھر اُدھر دیکھا اور ایک بار پھر اندر گھس گیا۔

چند لمحوں بعد وہ دوبارہ باہر آیا تو عمران کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے کاندھے پر چادر لدا ہوا تھا۔ چادر کی کنپٹی پر ایک گومڑ سا ابھرا ہوا تھا اور وہ بیہوش تھا۔

ڈومنکن لفٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے تیزی سے بیک ڈور کی طرف بڑھا جس طرف فائر بریگیڈ کے لئے ایمرجنسی سیڑھیاں نصب تھیں۔ ڈومنکن دروازہ کھول کر اندر غائب ہوا تو عمران تیزی سے نکلا اور پھر وہ لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ یہ سیڑھیاں ہوٹل کے عقب میں ایک تنگ سی گلی میں اترتی ہیں۔ لفٹ کے ذریعے وہ ہال میں پہنچا اور پھر مین گیٹ سے نکل کر تقریباً بھاگتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس کی کار بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے باہر نکلی اور پچھلی گلی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ابھی عمران کی کار گلی کے سرے تک نہ پہنچی تھی کہ سفید رنگ کی ٹویوٹا اس گلی سے باہر نکلی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈومنکن موجود تھا۔ عمران نے منہ پھیر لیا اور کار کی رفتار آہستہ کر لی تاکہ ڈومنکن اسے پہچان نہ سکے۔ ڈومنکن کی کار بائیں طرف مڑ کر تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران بڑی احتیاط سے اس کا تعاقب کر رہا تھا۔ اس نے راستے میں ہی نقلی مونچھیں ہونٹوں پر لگا لی تھیں اور بالوں پر ہاتھ پھیر کر ان کا انداز بدل دیا تھا۔ اب ڈومنکن سرسری نظروں سے اسے نہ پہچان سکتا تھا۔ ڈومنکن جس انداز میں کار چلا رہا تھا اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ تعاقب کی طرف سے پوری طرح ہوشیار ہے۔ وہ خواہ مخواہ مختلف گلیوں اور سڑکوں پہ چکر کاٹتا پھر رہا تھا لیکن چونکہ یہ شہر عمران کا اپنا تھا اس لئے عمران بجائے گلیوں میں اس کے پیچھے گھسنے کے ساتھ

www.UrduFanz.com

والی گلیوں سے ہوتا ہوا اس کے تعاقب میں چلتا رہا۔

اور پھر ڈومنکن کی کار مہربان کالونی کے مین روڈ کی طرف مڑ گئی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ منزل مقصود آگئی ہے کیونکہ مہربان کالونی شہر کی اختتامی کالونی تھی اور اس کے بعد سڑک اور آگے نہ جاتی تھی۔

مہربان کالونی میں خاصی ٹریفک موجود تھی اس لئے عمران کو کوئی فکر نہ تھی۔ وہ احتیاط سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ویسے جس آسانی سے خاور ڈومنکن کے پیچھے چڑھ گیا تھا اس پر عمران کو بے حد افسوس ہوا تھا اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ خاور کو اس نااہلی کی ایسی سزا دے گا کہ آئندہ کسی کو اس طرح کی نااہلی کی جرأت نہ ہو سکے گی۔

ڈومنکن کی کار ایک سفید ماربل کی کوٹھی کے گیٹ پر رکی اور پھر جب عمران اس کے قریب پہنچا تو اس وقت گیٹ کھلا اور کار اندر بڑھتی چلی گئی عمران کار آگے بڑھائے لئے گیا۔ اور پھر کافی آگے جا کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور نیچے اتر آیا۔ کار کا دروازہ لاک کر کے وہ واپس مڑا اور پھر سائیڈ کی گلی سے ہوتا ہوا اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا۔ کوٹھی کی پشت پر دیوار خاصی اونچی تھی۔ اور اس پر بجلی کی تاریں نصب تھیں اس طرح باقاعدہ حفاظت کا انتظام کیا گیا تھا۔

عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظریں ملحقہ کوٹھی کی دیوار پر جم گئیں۔ ملحقہ کوٹھی کی دیوار چھوٹی تھی اور وہاں سے آسانی سے اس کوٹھی میں کودا جا سکتا تھا۔ عمران آگے بڑھا اور پھر ایک ہی جمپ میں وہ ملحقہ کوٹھی کی دیوار پر چڑھ گیا۔ یہ کوٹھی زیر تعمیر تھی۔ اور اس وقت اس کی تعمیر رکی ہوئی

تھی اس لئے وہاں کوئی فرد موجود نہ تھا۔

عمران اس دیوار سے ہوتا ہوا دونوں کوٹھیوں کے درمیان کی دیوار پر آگیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اندر پیروں کے بل چھلانگ لگا دی بلکا سا دھماکا ہوا اور عمران باڑ کے پیچھے دبک گیا۔ لیکن چند لمحوں تک جب کوئی ردعمل نہ ہوا تو عمران آہستہ سے آگے بڑھا اور پھر عمارت کی پشت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت میں خاموشی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہاں کوئی فرد موجود نہ ہو لیکن ڈومنکن کی کار عمران کے سامنے اس کوٹھی میں داخل ہوئی تھی۔ عمران سائیڈ میں سے ہوتا ہوا عمارت کے فرنٹ کی طرف بڑھا تو پورچ میں اسے ڈومنکن کی کار کھڑی نظر آگئی۔ پورچ میں اسے کسی کی آہٹ سی سنائی دی اور عمران چوکنا ہو گیا۔ اس نے بڑی احتیاط سے قدم آگے بڑھایا اور ایک ذیلی ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ برآمدے میں ایک لمبا تڑنگا نوجوان ہاتھوں میں سٹین گن اٹھائے کھڑا تھا۔ وہ پوری طرح چوکنا اور ہوشیار نظر آرہا تھا۔

"ہیلو ساتھی! ــــ میں نے میڈم اور سر کو فون کر دیا ہے ــــ وہ ابھی یہاں پہنچنے والے ہیں" ــــ اچانک ڈومنکن نے برآمدے سے نکل کر برآمدے میں کھڑے ہوئے نوجوان سے کہا۔

"بہتر جناب! ــــ میں پھاٹک کھول دوں گا ــــ لیکن کوڈ تو پوچھنا ہی ہوگا" ــــ نوجوان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ضرور ــــ یہ تو لازمی ہے" ــــ ڈومنکن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا۔

عمران الٹے قدموں واپس مڑا اور پھر دوبارہ عمارت کی پشت پر آگیا دوسرے لمحے وہ پانی کے موٹے پائپ پر چڑھتا ہوا چھت پر پہنچ گیا۔ چھت سے نیچے

جانے والی سیڑھیوں کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران سیڑھیاں اترتا ہوا درمیانی منزل میں آیا اور پھر درمیانی بالکونی میں داخل ہوگیا۔ اس نے بالکونی میں موجود ہر کھڑکی سے نیچے جھانکا اور پھر وہ ایک کھڑکی کے پاس رُک گیا۔ یہ کھڑکی ایک بڑے سے کمرے میں کھلتی تھی اور کمرے کے درمیان میں ایک کاؤچ نما بیڈ پر خاور لیٹا ہوا تھا اور اس کا جسم رسیوں سے باندھ دیا گیا تھا۔ ساتھ ہی ایک کرسی پر ڈومنکن بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور وہ خاموش بیٹھا خاور کو دیکھ رہا تھا۔

عمران وہیں کھڑکی کے پاس جم گیا اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے اپنا ریوالور نکالا اور پھر کھڑکی کے پٹ کو آہستہ سے دھکیلا۔ پٹ تھوڑا سا کھلتا چلا گیا۔ اب عمران کمرے میں ہونے والی گفتگو بھی آسانی سے سن سکتا تھا اور اندر موجود کسی بھی شخص کا نشانہ بھی لے سکتا تھا۔

لیڈی ایشلے اور ترندی کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ڈومنکن بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ وہ دونوں کمرے میں داخل ہوتے ہی خاور کے کاؤچ کے پاس جا کر رک گئے۔

"خاصا صحت مند نوجوان ہے ــــ اسے بیہوش کرنے میں تو خاصی پریشانی ہوئی ہوگی تمہیں" ــــ لیڈی ایشلے نے ڈومنکن سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں میڈم! ــــ یہ تو بالکل ہی بودا نکلا ہے ــــ یہ راہداری میں ٹہل رہا تھا کہ میں کمرے کے اندر گیا اور پھر دروازے کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہوگیا ــــ جیسے ہی یہ دروازے کے سامنے آیا۔ میں نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے اندر گھسیٹ لیا اور پھر دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا دستہ اس کی کنپٹی پر مار دیا اور یہ بودا تو پہلے ہی وار میں ٹیں ہوگیا" ــــ ڈومنکن نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"بہت خوب ۔۔۔ اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اس سے پوچھیں کہ یہ کس کا کارندہ ہے ۔۔۔ ؟ اور یہ ایکسٹو کون ہے" ۔۔۔ ترمذی نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

ڈومنگن ادب سے سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے خاور کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ خاور نے خود بخود ہی آنکھیں کھول دیں اور ڈومنگن کا ہاتھ فضا میں ہی اٹھا رہ گیا۔

"خوب ۔۔۔ بڑے موقع پر ہوش آیا اسے" ۔۔۔ لیڈی اینشلے نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈومنگن بھی ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

خاور بڑی حیرت بھری نظروں سے لیڈی اینشلے، ترمذی اور ڈومنگن کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یہ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کن لوگوں میں پہنچ گیا ہے پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسیوں کی وجہ سے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

"آرام کرو مسٹر خاور ۔۔۔ ہم نہیں چاہتے کہ تمہیں زیادہ تکلیف ہو۔ اتنا بتا دو کہ یہ ایکسٹو کون ہے ۔۔۔ ؟ اور اس کا حدود اربعہ کیا ہے ؟" لیڈی اینشلے نے مسکراتے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایکسٹو ۔۔۔ یہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔ خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"یہی تو ہم تم سے پوچھنا چاہتے ہیں اور سنو ۔۔۔ ہمارے سامنے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ ہم سچ اگلوانا بھی جانتے ہیں" لیڈی اینشلے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ایکسٹو مقامی سیکرٹ سروس کا سربراہ ہے ۔۔۔ اور میں سیکرٹ سروس

کا ممبر ہوں" ۔۔۔ خاور نے یوں جواب دیا جیسے وہ کسی کو انٹرویو دے رہا ہو۔ اور کھڑکی کے اوپر بیٹھے ہوئے عمران کی آنکھوں میں یکلخت غصے کے چراغ جل اٹھے۔ اسے خاور سے اتنا گر جانے کی کبھی بھی توقع نہ تھی۔

"اوہ ۔۔۔ تو تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو ۔۔۔ تمہیں ہماری نگرانی کے لئے ایکسٹو نے بھیجا تھا" ۔۔۔ ؟ لیڈی اینشلے نے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار تھے۔

"ہاں! ۔۔۔ اسی نے بھیجا ہے ۔۔۔ وہ تمہاری تمام نقل و حرکت سے بخوبی آگاہ ہے ۔۔۔ اور یہ بھی سن لو کہ اس سے کچھ چھپا نہیں رہ سکتا" ۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر ایکسٹو نے تمہیں کیا حکم دیا تھا" ۔۔۔ ؟ ترمذی نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو نے کہا تھا کہ میں تم دونوں کی مختلف تو ملیتی جوڑی کو جلد از جلد اپنے ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ۔۔۔ ؟ ترمذی نے پوچھا۔

"اگر تم لوگ میرے ساتھ چلنے کا وعدہ کرو تو میں تمہیں وہاں پہنچا سکتا ہوں" ۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

"نہیں ۔۔۔ تم اس کا پتہ بتاؤ ۔۔۔ ہم خود وہاں پہنچ جائیں گے" ۔ لیڈی اینشلے نے کہا۔

"سوری! ۔۔۔ اس کا مجھے حکم نہیں ہے" ۔۔۔ خاور نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"اوہ تمہاری یہ جرأت ــــ کہ تم ہمارے سامنے انکار کرو ــــ تم ہمیں نہیں جانتے ــــ ہمارا تو نام سنتے ہی لوگوں کی زبانیں گنگ ہو جاتی ہیں"۔ لیڈی ایشلے نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہو جاتی ہوں گی" ــــ خاور نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔

"ڈومنکن" ــــ لیڈی ایشلے نے تیز لہجے میں مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے ڈومنکن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم" ــــ ڈومنکن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اسے بتاؤ کہ ہم کون ہیں" ــــ لیڈی ایشلے نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"یس میڈم" ــــ ڈومنکن نے جواب دیا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور بڑی پھرتی سے جیب میں رکھا اور دوسری جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ وہ خنجر ہاتھ میں پکڑے خاور کی طرف بڑھنے لگا۔ خاور اسی طرح اطمینان سے کاؤچ پر لیٹا ہوا اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ ڈومنکن کاؤچ کے قریب پہنچ کر رکا اور دوسرے لمحے اس کا خنجر والا ہاتھ تیزی سے اٹھا۔ خنجر کی نوک کا رُخ خاور کی دائیں آنکھ کی طرف تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ خنجر نیچے آتا، خاور کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ کاؤچ سمیت بائیں طرف گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی کاؤچ اُڑتا ہوا دوسری طرف کھڑے ڈومنکن سے پوری قوت سے ٹکرایا اور ڈومنکن کاؤچ کی ضرب کھا کر چیختا ہوا پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ لیڈی ایشلے اور ترمذی ابھی حیرت کے جھٹکے سے سنبھلے بھی نہ تھے کہ خاور جو رسیوں

سے آزاد ہو چکا تھا اُڑتا ہوا ان دونوں سے بیک وقت ٹکرایا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے پچھلی دیوار سے جا ٹکرائے۔

خاور نے بڑی پھرتی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے فرش سے اٹھتے ہوئے ڈومنکن پر جا گرا۔ اس نے ڈومنکن کا بازو پکڑ کر اُسے یوں فضا میں اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھا لیتے ہیں اور پھر ڈومنکن چیختا ہوا اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے لیڈی ایشلے اور ترمذی دونوں سے جا ٹکرایا اور وہ تینوں ایک بار پھر فرش پر جا گرے۔ اسی لمحے خاور نے انتہائی پھرتی سے اپنے پیر کو زور سے فرش پر مارا تو اس کے بوٹ کی ٹو سے ایک تیز چھری باہر نکل آئی۔ ڈومنکن نے اس بار جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر خاور کی لات پوری قوت سے حرکت میں آئی اور ڈومنکن کی زبردست چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ خاور کے بوٹ کی ٹو میں موجود چھری پوری قوت سے ڈومنکن کی شہ رگ میں گھستی چلی گئی تھی۔

خاور نے ایک جھٹکے سے لات واپس کھینچی مگر اسی لمحے اس کا ستارہ بھی گردش میں آ گیا۔ کیونکہ ترمذی نے فرش سے ہی اچھل کر چھلانگ لگائی اور خاور جو اپنی ٹانگ کھینچ رہا تھا اس کی زد میں آ کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ ترمذی عین اس کے اوپر گرا اور ساتھ ہی ترمذی نے پوری قوت سے خاور کی ناک پر ٹکر ماری۔ لیکن خاور نے دوسرے لمحے اُسے واپس اچھال دیا۔ لیکن اس کی ناک سے خون بہہ نکلا۔

ترمذی کو اچھالتے ہی خاور بجلی کی سی تیزی سے اٹھا۔ مگر اسی لمحے لیڈی ایشلے نے جیب سے چھوٹا سا ریوالور نکال لیا تھا۔ اس نے خاور پر گولی چلا دی۔ لیکن خاور ایک لمحہ پہلے اپنی جگہ سے ہٹ چکا تھا۔ اور

www.UrduFanz.Com

گولی بالکل اس کے قریب سے ہو کر نکل گئی۔

پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایشلے دوسری گولی چلاتی، خاور نے اُلٹی قلابازی کھائی اور اس کا جسم ہوا میں اڑتا ہوا لیڈی ایشلے کی طرف بڑھا لیڈی ایشلے نے پھرتی سے ریوالور کا رُخ بدلا۔ وہ شائد اُسے فضا میں ہی مار گرانا چاہتی تھی لیکن خاور تو اس وقت اپنے عروج پر تھا اس کا جسم فضا میں ہی رُخ بدل گیا اور اس بار بھی نشانہ خطا گیا اور خاور کے دونوں پیر فرش سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے ترمذی کے سینے پر اس زاویے سے پڑے کہ خاور کا باقی جسم بائیں طرف مڑ گیا جبکہ اس کے پیروں کا رُخ دائیں طرف کو ہو گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترمذی سینے پر ضرب کھا کر لیڈی ایشلے سے یوں ٹکرایا جیسے گیند دیوار سے ٹکراتی ہے اور دونوں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں۔ لیڈی ایشلے کے سر کی پشت پوری قوت سے پچھلی دیوار سے جا ٹکرائی اور اس کا جسم بے حس و حرکت ہوتا چلا گیا جبکہ ترمذی منہ کے بل فرش پر گرا۔ اور خاور نے ضرب لگا کر دونوں ہاتھ فرش پر رکھے اور ایک بار پھر اس کا جسم قلابازی کھا کر فضا میں لوٹن کبوتر کی طرح پلٹا اور اس کے دونوں پیر پوری قوت سے منہ کے بل فرش پر پڑے ترمذی کی پشت پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی خاور کا جسم سیدھا کھڑا ہوتا چلا گیا۔

ترمذی کے منہ سے زبردست چیخ نکلی اور وہ تڑپ کر سیدھا ہوا اُسی لمحے خاور نے ایک اور جمپ لگایا اور اس بار اس کے دونوں پیر ترمذی کے سینے پر پڑے اور ترمذی کی چیخ کے ساتھ ساتھ سانس بھی گھٹتا چلا گیا۔ اس کا جسم خود بخود سیدھا ہوتا گیا اس کے منہ کے کنارے سے خون کی لکیر سی بہہ

نکلی۔ اب خاور ایک طرف کھڑا زور زور سے سانس لے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر فتحمندی کے آثار موجود تھے۔ ڈومنکن ہلاک ہو چکا تھا جب کہ لیڈی ایشلے بیہوش پڑی تھی اور شائد ترمذی بھی ختم ہو چکا تھا۔

"ویل ڈن خاور ویل ڈن ـــــ تم نے سارا گلہ شکوہ دُور کر دیا" ـــــ اچانک کھڑکی میں سے عمران کی آواز سنائی دی اور خاور عمران کی آواز سنتے ہی بُری طرح اچھلا۔ اس کی نظریں فوراً ہی کھڑکی کی طرف اٹھیں لیکن کھڑکی میں کوئی موجود نہ تھا۔ خاور حیرت سے دوسری کھڑکیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے عمران کی آواز واضح طور پر سنی تھی لیکن عمران کی شکل اُسے نظر نہ آئی تھی۔ وہ یوں سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جیسے اُسے اپنی دماغی صحت پر شک ہونے لگ گیا ہو۔ اس نے یہی سمجھا کہ مسلسل اُٹھک بیٹھک کی وجہ سے اس کے کان بجنے لگے ہوں۔ چنانچہ وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ اور پھر پہلی بار اُسے دروازہ دیکھ کر احساس ہوا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اور اس نے ایک طویل سانس لیا۔ اب اُسے خیال آ رہا تھا کہ آخر کسی اور نے مداخلت کیوں نہیں کی۔

خاور تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے لیڈی ایشلے والا ریوالور اٹھایا اور پھر دوبارہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے کا ہینڈل دبا کر اُسے کھینچا تو بھاری دروازہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا اور وہ باہر گیلری میں آگیا۔ یہ گیلری آگے جا کر مڑ گئی تھی۔ خاور ریوالور ہاتھ میں پکڑے آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا لیکن ابھی وہ موڑ تک نہ پہنچا تھا کہ اچانک باہر سائلنسر لگے ریوالور کے ہلکے سے کھٹکے کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک انسانی چیخ بھی اُبھری اور پھر ایسا دھماکا ہوا جیسے کوئی نیچے گرا ہو۔ خاور اچھل کر

www.UrduFanz.com

آگے بڑھا اور پھر موڑ مڑتے ہی وہ ٹھٹھک گیا۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ سامنے ہاتھ میں سٹین گن سنبھالے عمران کھڑا مسکرا رہا تھا۔

" اوہ تو آپ کی اصلی آواز تھی ـــــ میں سمجھا کہ میرے کان بجنے لگے ہیں۔ لیکن آپ یہاں کیسے پہنچ گئے" ـــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں دراصل تمہاری کارکردگی دیکھنے آیا تھا ـــــ اور یقین کرو جو کام تم نے دکھایا ہے اس نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ میری محنت تم پر رائیگاں نہیں گئی ورنہ جس طرح تم آسانی سے اغوا ہو کر آئے تھے میرا دل چاہتا تھا کہ تمہیں الٹا لٹکا کر گرم پانی میں ڈبکیاں دوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب! ـــ ہمارا باس تو ہم سے کام نہیں لیتا ـــــ ورنہ ہم بھی ہیں آدمی کام کے" ـــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس لئے تو کام نہیں لیتا ہوگا ـــــ کام کے آدمی سے کام لینا تو بہادری نہیں ـــ ہم جیسے اناڑیوں سے کام لینا ہی اصل بہادری ہے" ـــ عمران نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس دیا۔

" اوہ! ـــ آپ نے تو سارا فلسفہ ہی الٹ دیا" ـــــ خاور نے کہا۔

" باہر صرف ایک آدمی تھا اُسے میں نے گرا دیا ہے ـــــ میں نے سوچا کہ خاور تھک گیا ہوگا ـــ اب اس سے زیادہ کام نہ لیا جائے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا اس کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا جس میں لیڈی ایشلے، ترمذی اور ڈومنکن پڑے ہوئے تھے۔

دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے کو دھکیلا اور پھر سٹین گن لئے اندر پہنچ گیا۔ خاور اس کے پیچھے تھا۔ مگر اندر داخل ہوتے ہی ان دونوں کی آنکھیں

حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ بند کمرے میں صرف ڈومنکن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ لیڈی ایشلے اور ترمذی دونوں غائب تھے۔ عمران بے اختیار اپنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ بات واقعی اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی سے بالاتر تھی۔ کمرے میں صرف اس دروازے کے علاوہ اور کوئی دروازہ نہ تھا کھڑکیاں اتنی اونچی تھیں کہ وہاں تک بغیر کسی مضبوط سہارے کے کوئی پہنچ نہ سکتا تھا۔ پھر یہ دونوں کہاں غائب ہو گئے۔

" یہ کیا ہوا ـــ ؟ یہ لوگ کہاں گئے" ـــــ خاور کی اٹکتی ہوئی اور حیرت سے لڑکھڑاتی دبی آواز نکلی

" زمین نکل گئی ہوگی ـــــ یا پھر تم جنّوں سے لڑتے رہے ہو" ـــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور خاور دونوں نے کمرے کے فرش اور دیواروں کے ایک ایک چپے کو ٹھونک بجا کر دیکھا کہ شاید کوئی تہہ خانہ یا چور دروازہ ہو۔ کیونکہ اس کے سوا اور تو کوئی صورت ہی نہ تھی لیکن ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے باوجود وہ سوئی برابر بھی رخنہ کہیں تلاش نہ کر سکے۔

" میرا خیال ہے کہ اب ہمیں جاسوسی چھوڑ کر علم ارواح سیکھ لینا چاہیئے ورنہ یہ مجرم اگر اسی طرح روح بن کر نکل جاتے رہے تو ایک دن ہماری روح کو بھی ساتھ لے جائیں گے" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" لیکن عمران صاحب! ـــ آخر یہ ہوا کیسے ـــــ ؟ یہ کہاں گئے۔ ؟ ہمیں زیادہ سے زیادہ واپس آنے میں چند منٹ لگے ہوں گے" ـــ خاور نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ علم الارواح سیکھ لیں ـــ پھر پتہ چلے گا۔ آؤ

www.UrduFanz.com

اب بغلیں بجاتے ہوئے فی الحال واپس جائیں" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن میں ایکسٹو کو کیا جواب دوں گا" ——— اس نے تو کبھی یقین نہیں کرنا" ——— خاور نے کہا۔

"مجھے گواہی میں رکھ لینا ——— میں حلف لے کر گواہی دوں گا۔ اتنا تو میں کر سکتا ہوں ——— آگے ماننے یا نہ ماننے ——— یہ ایکسٹو کی مرضی" ——— عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں الجھن کے شدید ترین تاثرات موجود تھے۔

"یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب! ——— کہ وہ دونوں اس طرح بند کمرے سے غائب ہو جائیں" ——— ؟ بلیک زیرو نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔ لہجے میں حیرت کا عنصر بھی تھا۔

"اگر کہو تو باقاعدہ حلف اٹھا کر گواہی دوں" ——— عمران نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ سوری سر! ——— میرا مقصد آپ کو جھٹلانا نہیں تھا ——— بلکہ میں تو حیرت کا اظہار کر رہا تھا" ——— بلیک زیرو نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"تم سے زیادہ حیرت میں پہلے ہی خرچ کر چکا ہوں ——— بہرحال وہ آدمی کہاں ہے جسے میرے فلیٹ سے لایا گیا تھا" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گیسٹ روم میں موجود ہے" ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"گیسٹ روم کی سکرین آن کرو ——— میں اسے چیک کرنا چاہتا ہوں" ———

www.UrduFanz.com

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو خاموشی سے اٹھ کر دیوار پر لگے ہوئے ایک سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں لگے ہوئے ایک بٹن کو دبایا تو سوئچ بورڈ کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا اندر دوسرے رنگوں اور مختلف انداز کے سوئچ لگے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو نے ایک سوئچ کو آن کیا اور ڈھکن دوبارہ برابر کر دیا۔ پھر وہ دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس بار اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن آن کیا تو سامنے دیوار پر بیس انچ چوڑی ایک سکرین روشن ہو گئی۔

سکرین پر چند لمحوں تک جھماکے سے ہوتے رہے۔ پھر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ کمرے کے درمیان بوتھم فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے اب تک ہوش نہیں آیا" ـــــ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے اسے ٹی۔ ایس کی ڈبل ڈوز دے دی تھی تاکہ یہ ہوش میں آ کر ہنگامہ نہ کرے" ـــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ـــ چلو اسی طرح سہی ـــ اسے آپریشن روم میں اٹھا لاؤ ـــ ٹی۔ ایس کی ڈبل ڈوز کے بعد کام آسان ہو جائے گا" ـــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"سکرین آف کر دوں" ـــ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں ـــ آف کر دو" ـــ عمران نے کہا اور پھر وہ خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ بے حد الجھا الجھا دکھائی دے رہا تھا۔ شاید لیڈی ایشلے اور ترمذی کے اس طرح غائب ہو جانے سے وہ ذہنی طور پر الجھ گیا تھا۔

بلیک زیرو جب دروازے سے باہر نکل کر گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا تو عمران تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس کے کاندھوں پر بوتھم لدا ہوا تھا۔ عمران کے اشارے پر اس نے اسے ایک بڑی مشین کے ساتھ منسلک کاؤچ پر لٹا دیا اور عمران کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ اس نے مشین کے ساتھ منسلک ایک کنٹوپ نما سا نکالا اور اسے بوتھم کے سر اور چہرے کے گرد فٹ کر دیا۔ اس کے بعد باقی تاریں بھی اس نے بوتھم کے مختلف اعضا کے ساتھ لگا دیں۔ اس کے بعد وہ مشین کے ساتھ دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے انجکشن سیٹ نکالا۔ ایک سبز رنگ کے محلول سے پُر شیشی الماری کے ایک خفیہ خانے سے نکال کر اس نے اسے سرنج میں بھرا اور پھر اسے بوتھم کے بازو میں انجکٹ کر دیا۔ محلول اور انجکشن سیٹ واپس الماری میں رکھنے کے بعد وہ کاؤچ کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے مشین کا آپریشن سوئچ آن کر دیا۔

سوئچ آن ہوتے ہی مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور بہت سے چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کرنے لگیں اور مشین کے اوپر نصب ایک بڑی سی سکرین تیز جھماکے کے ساتھ روشن ہو گئی اور اس پر آڑھی ترچھی لہریں سی دوڑنے لگیں۔ عمران کی نظریں اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر تھیں۔ بلیک زیرو عمران کے پیچھے خاموش کھڑا تھا۔ وہ اس مشین کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا اس مشین کی مدد سے ٹارگٹ کے لاشعور کو بڑے اطمینان سے کھنگالا جا سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر ایک اور بٹن آن کر دیا۔ اس بٹن کے آن ہوتے ہی مشین میں ہلکی سی گونج پیدا ہوئی اور اس کے

www.UrduFanz.com

ساتھ ہی بوتھم کے جسم کو جھٹکا سا لگا۔ عمران نے مشین کے ایک ہک میں پھنسا ہوا ایریل ٹائپ مائیک اتارا اور اُسے ہاتھ میں اٹھا کر اس نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"تمہارا نام" ـــــ؟ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے سکرین پر انگریزی میں بوتھم اینڈریو کے الفاظ اُبھر آئے۔ بوتھم کا شعور سو چکا تھا اور عمران کا رابطہ اب براہ راست اس کے لاشعور سے ہو گیا تھا۔

"قومیت" ـــــ؟ عمران نے سوال کیا۔

"پرتگش" ـــــ جواب ملا۔

"کس تنظیم سے متعلق ہو" ـــــ؟ عمران مسلسل سوال کئے جا رہا تھا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں بوتھم کا لاشعور جواب دے رہا تھا۔

"پاور لینڈ" ـــــ جواب دیا گیا۔

"کب سے پاور لینڈ سے متعلق ہو" ـــــ؟

"چھ سال سے ـــ جب سے پاور لینڈ قائم ہوئی ہے"۔

"پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ـــــ؟

"جزائر فن لینڈ کے شمال مشرق میں" ـــــ بوتھم نے جواب دیا۔

"پاور لینڈ کے منصوبے کیا ہیں" ـــــ؟ عمران نے زور دیکر پوچھا۔

"پوری دنیا پر حکومت ـــ ایسی حکومت جس میں زوال نہ ہو" ـــــ جواب دیا گیا اور عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اُسے پہلے سے ہی اس جواب کی توقع ہو۔

"اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے" ـــــ؟ عمران نے

سوال کیا۔

"سائنسی برتری کی مدد سے پاور لینڈ کی جدید ترین لیبارٹریوں میں ایسے ہتھیار بنائے جا رہے ہیں جو دنیا کو پاور لینڈ کے قدموں میں گرنے پر مجبور کر دیں گے ـــ انتہائی خوفناک اور جدید ترین ہتھیار ـــ جن کا تصوّر بھی عام دنیا کے سائنسدان نہیں کر سکتے" ـــــ بوتھم نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی سائنسدانوں کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا گیا ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"پاور لینڈ میں" ـــــ بوتھم نے مختصر سا جواب دیا۔

"ان سے کیا کام لیا جائے گا" ـــــ؟ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سوال کیا۔

"ایک نیا ہتھیار بنایا جا رہا ہے ـــــ جسے ای بم کہا جا رہا ہے۔ اس بم کے تیار ہونے کے بعد پاور لینڈ ایک لمحے میں پوری دنیا کے افراد کے ذہن اپنے حق میں تبدیل کر سکتا ہے ـــــ پوری دنیا اس بم کے استعمال کے بعد پاور لینڈ کی ذہنی غلام بن جائے گی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے" ـــــ بوتھم نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پاور لینڈ کا مکمل حدود اربعہ ـــ اس تک پہنچنے کے راستے ـــ اور اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات بتاؤ" ـــــ؟ عمران نے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"پاور لینڈ جزائر فن لینڈ کے شمال مشرق میں ہے ـــــ اس تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ـــ اور یہ ناقابل تسخیر ہے" ـــــ بوتھم نے جواب دیا۔

www.UrduFanz.com

"تفصیل بتاؤ" ___ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تفصیل صرف ڈائریکٹران کو معلوم ہے اور بس" ___ بوتھم نے جواب دیا۔

"تم وہاں کیسے آتے جاتے ہو ___ ؟" عمران نے اب دوسرے رخ سے سوال کیا۔

"مجھے نہیں معلوم ___ مجھے تو بس بوتھ میں داخل ہونا ہوتا ہے اور پھر پاورلینڈ آجاتا ہے" ___ بوتھم نے جواب دیا۔

"بوتھ میں داخل ہونا ہوتا ہے ___ کیا مطلب ___ ؟" عمران نے الجھ کر پوچھا۔

"فن لینڈ میں بڑے فون بوتھ موجود ہیں ___ جہاں ٹیلیفون کے لئے داخل ہونے کے بعد پاورلینڈ کا آدمی پاورلینڈ کا نام منہ سے ادا کرتا ہے اور اس کے بعد وہ پاورلینڈ میں موجود ہوتا ہے" ___ بوتھم نے جواب دیا۔

"پاورلینڈ کا آدمی ___ کیا مطلب ___ ؟" عمران نے تعجب بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پاورلینڈ کا شہری ___ صرف وہی ٹرانسمٹ ہو سکتا ہے اس کے جسم میں ایسی ریز ڈال دی جاتی ہیں ___ دوسرا آدمی ٹرانسمٹ نہیں ہو سکتا" ___ بوتھم نے جواب دیا۔

"تو کیا انسان بھی ٹرانسمٹ ہو سکتے ہیں ___ ؟" عمران کے چہرے پر حیرت کے واضح آثار موجود تھے۔

"ہاں ___ یہ پاورلینڈ کی خصوصی ایجاد ہے ___ جس طرح آواز ٹرانسمٹ ہو کر ریڈیو اور دوسرے آلات پر سنائی دیتی ہے اور تصویر ٹرانسمٹ ہو کر ٹیلی ویژن پر دکھائی دیتی ہے۔ اس طرح انسان بھی بجلی کی لہروں میں تبدیل

ہو کر وہاں پہنچ جاتا ہے" ___ بوتھم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران یوں سر ہلانے لگا جیسے اب اصل بات اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

"کیا ان بوتھ سے ہٹ کر بھی ٹرانسمشن ہو سکتی ہے ___ ؟" عمران نے چند لمحوں تک سوچنے کے بعد پوچھا۔

"ڈائریکٹران اپنے آپ کو خود بغیر کسی آلے کے ٹرانسمٹ کر سکتے ہیں۔ باقی کے لئے وہ جب چاہیں انہیں ٹرانسمٹ کر سکتے ہیں" ___ بوتھم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ___ سوئی ڈینجر تک پہنچ چکی ہے" ___ اچانک پیچھے کھڑے بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ اچھا ___ بند کرو ___ ایسا نہ ہو کہ اس کا دماغ ہی پھٹ جائے" ___ عمران نے مائیک آف کرتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو تیزی سے مشین کی طرف بڑھا اور پھر اس نے مشین بند کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک مشین میں ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور مشین خود بخود بند ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور بلیک زیرو یہ دیکھ کر حیرت سے اچھل پڑے کہ اچانک کاؤچ پر پڑا ہوا بوتھم غائب ہو گیا تھا۔ اس کے سر پر موجود کنٹوپ اب کاؤچ پر پڑا تھا اور جسم کے دوسرے حصوں سے لپٹی ہوئی تاریں کاؤچ سے نیچے لٹک رہی تھیں۔

"اوہ ___ یہ کہاں گیا ___ ؟" بلیک زیرو کی تعجب بھری آواز سنائی دی۔

"ٹرانسمٹ ہو گیا ہے ___ یار! طریقہ تو خوب نکالا ہے انہوں نے۔ نہ ریل کے سفر کی تکلیف ___ نہ ہوائی جہاز کے ایئر لاک کے دھکے ___ نہ بسوں کے دھکے ___ بس بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے ٹرانسمٹ ہو جاؤ۔ واہ مزہ

www.UrduFanz.com

آگیا"۔۔۔ عمران نے چہکتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ عمران کے الجھے اور سنجیدہ چہرے پر ایک بار پھر وہی ازلی شگفتگی اور زندہ دلی لوٹ آئی تھی۔ شاید ترمذی اور لیڈی ایشلے کے غائب ہونے سے جو بوجھ اس کے ذہن پر پڑا تھا اب اس کی وجہ پتہ چل جانے کے بعد وہ بوجھ اتر گیا تھا۔

"ویسے ہے تو حیرت انگیز۔۔۔ اس کا مطلب تو ہے کہ آپریشن روم تک وہ آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بات نہیں۔۔۔ بوتھم نے بتایا تھا کہ پاور لینڈ کے ہر شہری کے جسم میں وہ ریز داخل کر دیتے ہیں اس لئے جب چاہیں وہ انہیں ٹرانسمٹ کر سکتے ہیں۔" عمران نے واپس میٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو اچھا ہوا کہ بڑی دیر بعد انہیں ٹرانسمٹ کرنے کا خیال آیا۔ ورنہ یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ وہ گیسٹ روم سے ہی ٹرانسمٹ ہو جاتا اور آپ میری گردن پکڑ لیتے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری گردن سے تو مجھے معلومات نہ مل سکتی تھیں۔۔۔ کم از کم بنیادی معلومات تو مل ہی گئی ہیں۔ ویسے بھی بوتھم اب ہمارے لئے بیکار تھا۔ خوامخواہ ہلاک کرنا پڑتا۔ خود ہی دفع ہو گیا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"۔۔۔؟ میٹنگ روم میں پہنچنے کے بعد بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تو میں سونا چاہتا ہوں۔ شاید خواب میں پاور لینڈ کا محل وقوع نظر آجائے۔ دعا کرنا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا رہ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران ابھی کچھ بتانا نہ چاہتا ہے۔

انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے کے درمیان بیڈ پر ترمذی پڑا ہوا تھا۔ اس کا پورا جسم پٹیوں سے لپٹا ہوا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں اور چہرہ کھلا ہوا تھا۔ اور وہ ہوش میں تھا۔

لیڈی ایشلے کمرے میں بھوکی شیرنی کے سے انداز میں بڑی بے چینی سے ٹہل رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ کی شدت سے مسخ ہو چکا تھا۔

"میں پورے ملک کو بموں سے اڑا دوں گی۔۔۔ میں پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے انتہائی غصیلے انداز میں دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تم نے پہلے بھی حماقت کی تھی۔۔۔ اور اب بھی حماقت کرو گی"۔۔۔ ترمذی نے کمزور سی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے حماقت کی ہے۔۔۔ وہ کیسے"۔۔۔؟ لیڈی ایشلے نے غصیلے انداز میں کہا اور بیڈ کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

www.UrduFanz.com

"دیکھو ڈیئر! ــــ یہ حماقت نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک آدمی کے لئے پاور لینڈ کے دو ڈائریکٹرز بغیر کسی تیاری کے وہاں پہنچ گئے ــــ ہماری تنظیم اتنی بڑی ہے کہ ہمارے ایک اشارے پر حکومتوں کے تختے الٹ سکتے ہیں۔ پھر کیا ضرورت تھی کہ ہم دونوں وہاں بھاگے چلے جاتے" ــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے ترمذی! ــــ واقعی مجھ سے حماقت ہوئی ہے۔ میں تو دراصل ہنری مالکم کے کہنے پر چلی گئی تھی ــــ ہنری مالکم نے کہا تھا۔ یہ شخص عمران دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا۔

"اور ہے بھی ایسا ہی ــــ اب تم خود اندازہ کرو کہ ایک آدمی جو وہاں کی سیکرٹ سروس کا ممبر ہے، بندھا ہوا ہمارے سامنے پڑا ہے ــــ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں ہے ــــ لیکن جب وہ حرکت میں آتا ہے تو ڈومنگن قتل ہو جاتا ہے ــــ میں سر کے قریب پہنچ جاتا ہوں ــــ تم ریوالور رکھنے کے باوجود ناکارہ ہو جاتی ہو ــــ یہ صرف ایک آدمی کی کارکردگی ہے جو صرف سیکرٹ سروس کا عام سا ممبر ہے ــــ اور اب تم خود اندازہ کرو۔ اگر تمہیں اچانک ہوش نہ آ جاتا اور تم اپنے آپ کو اور مجھے ٹرانسمٹ کر کے یہاں نہ لے آتیں تو ہمارا کیا حشر ہوتا ــــ پاور لینڈ جو دنیا پر حکومت کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس کے عام سے ممبر کے ہاتھوں ختم ہو چکا ہوتا" ــــ ترمذی نے بڑبڑانے کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ واقعی یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ــــ انتہائی خطرناک ــــ

میرے تصور سے بھی کہیں زیادہ خطرناک ــــ ہنری مالکم سچ کہتا ہے۔ اب مجھے ہنری کی باتوں پر یقین آ گیا ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے ڈھیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اب تم غصے میں آ کر ایک اور حماقت کرنے چلی ہو ــــ تم پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتی ہو ــــ اس سے کیا ہو گا۔ ہم ایک فضول مشن میں الجھ جائیں گے ــــ ہمارے اصل منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں گے ــــ ہمیں کیا ضرورت ہے ان سے اُلجھنے کی ــــ جو سائنسدان ہمیں چاہئے تھے وہ ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں ــــ اور یہ لوگ چاہے کتنے ہی ذہین ہوں پاور لینڈ میں داخل ہو نہیں سکتے تو پھر" ــــ ترمذی نے جواب دیا۔ وہ دراصل فطرتاً انتہائی ٹھنڈے مزاج کا آدمی تھا۔ اور چونکہ بنیادی طور پر کاروباری آدمی تھا۔ اس لئے ہر معاملے کو دو جمع دو چار کے انداز میں سوچنے کا عادی تھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کیا ہم انتقام نہ لیں ــــ پاکیشیا کو بھول جائیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ــــ یہ میری فطرت کے خلاف ہے ــــ میں تو ان کی بوٹیاں کتوں سے نچوانا چاہتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے بھڑک کر جواب دیا۔

"لے لو انتقام ــــ کسی پارٹی کو اشارہ کر دو۔ وہ ہماری طرف سے انتقام لے لے گی ــــ پاور لینڈ کے پاس ہزاروں کی تعداد میں نامی گرامی مجرم، پیشہ ور قاتل پل رہے ہیں ــــ آخر وہ کب کام آئیں گے" ــــ ترمذی نے جواب دیا۔

پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایشلے کوئی جواب دیتی۔ ایک لمبا تڑنگا اور قوی ہیکل جسم والا آدمی کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے کاؤ بوائے انداز کا لباس

www.UrduFanz.com

پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خشونت کے آثار واضح تھے۔

"کیا ہوا ہنری! ــــ بوتھم کا پتہ چلا" ــــ ؟ لیڈی ایشلے نے آنے والے کو دیکھتے ہی چونک کر کہا۔

"ہاں! ــــ نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ میں نے اُسے ٹرانسمٹ بھی کرا لیا ہے۔ ابھی وہ قرنطینہ میں پڑا ہے ــــ تھوڑی دیر بعد یہاں پہنچ جائے گا" ــــ ہنری نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہارا کیا حال ہے ترمذی! ــــ تمہاری قسمت اچھی تھی کہ تم بچ نکلے ورنہ جس حالت میں تم پہنچے تھے۔ تمہاری زندگی محال تھی" ــــ ہنری نے بیڈ پر پڑے ہوئے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واقعی ہنری! ــــ میں خود حیران ہوں کہ میں آخر بچ کیسے گیا ہوں۔ بہرحال شکریہ" ــــ ترمذی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ لیڈی ایشلے کا ادا کرو ــــ جو بروقت تمہیں لے آئی" ــــ ہنری نے ہنستے ہوئے کہا اور ترمذی بھی ہنس پڑا۔

"اب یہ محترمہ تو خار کھائے بیٹھی ہیں ــــ کہتی ہیں کہ میں پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گی ــــ پورے پاکیشیا کو بموں سے اڑا دوں گی۔ اور میں اسے سمجھا رہا ہوں کہ ہمیں براہ راست ان جھگڑوں میں ملوث ہونے کی ضرورت نہیں ہے ــــ ہمارے آدمی سب کام سنبھال لیں گے" ــــ ترمذی نے کہا۔

"میں مادام کے جذبات اچھی طرح سمجھتا ہوں ــــ میرا بھی یہی حشر ہوا تھا۔ جی چاہتا تھا کہ یا عمران کی بوٹیاں نوچ ڈالوں ــــ یا خودکشی کر لوں ــــ

بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ کو سنبھالا تھا" ــــ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران کی بات مت کرو ــــ اُسے تو بوتھم نے ختم کر دیا ہوگا۔ ہمیں تو اس کی سیکرٹ سروس نے پریشان کر دیا ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کی بھول ہے مادام! ــــ عمران اگر بوتھم جیسے آدمیوں کے بس کا ہوتا تو اب تک کروڑوں بار مر چکا ہوتا۔ بوتھم کی تو حیثیت ہی کچھ نہیں ہے بڑے بڑے نامور مجرم اس کا بال بیکا نہیں کر سکے ــــ اور رہی پاکیشیا کی سیکرٹ سروس ــــ تو وہ پوری دنیا میں سب سے خطرناک تنظیم سمجھی جاتی ہے اور آپ کو علم ہونا چاہئے کہ اس کا روحِ رواں بھی عمران ہے کیونکہ سیکرٹ سروس کا سربراہ ایکسٹو کبھی کسی کے سامنے نہیں آیا ــــ اور نہ ہی وہ کبھی فیلڈ میں کام کرتا ہے" ــــ ہنری مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہم آخر انتقام کیسے لے سکتے ہیں ــــ ؟ کیا پاور لینڈ ایک پسماندہ ملک کی سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہو کر دبک کر بیٹھ جائے" ــــ لیڈی ایشلے نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"بہتر تو یہی ہے کہ ہم انہیں نہ چھیڑتے ــــ لیکن اب صورت حال بدل چکی ہے ــــ اب یقیناً سیکرٹ سروس اور عمران پاور لینڈ کی راہ پر لگ چکا ہوگا۔ اب آپ خاموش بھی ہو جائیں تو وہ خاموش نہیں بیٹھے گا ــــ وہ اب پاور لینڈ کا تہہ تک پیچھا کرے گا۔ یہ اس کی فطرت ہے" ہنری مالکم نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو ہنری! ــــ تم پاور لینڈ کے ڈائریکٹر ہو کر ایسی باتیں

www.UrduFanz.com

کر رہے ہو ـــ پاور لینڈ کی توہین کر رہے ہو" ـــ لیڈی ایشلے اسی پر چڑھ دوڑی۔

"حقیقت بیان کر رہا ہوں مادام! ـــ جذبات میں آنے کی ضرورت نہیں ہے ـــ ایسا نہ ہو کہ جذبات میں آ کر ہم اپنا سب کیا کرایا ختم کر بیٹھیں ہمیں اب سنجیدگی سے اس مسئلے سے نمٹنا ہو گا کوئی خاص منصوبہ اور پلاننگ بنا کر" ـــ ہنری نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہنری درست کہہ رہا ہے ڈیئر! ـــ ہمیں ان چھوٹے چھوٹے مسائل میں الجھنے کی بجائے بڑے مشن پر نظر رکھنی چاہیئے" ـــ ترمذی نے ہنری کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب چین نہیں آ سکتا جب تک میں انتقام نہ لے لوں۔ بھرپور اور خوفناک انتقام ـــ اس کے لئے طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے۔ اس سے مجھے غرض نہیں ـــ لیکن بغیر انتقام لئے میں نہیں رہ سکتی۔ مجھے ایک لمحہ بھی چین نہیں آئے گا" ـــ لیڈی ایشلے نے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"مادام! ـــ انتقام والی بات آپ مجھ پر چھوڑ دیں ـــ میرا بھی پرانا حساب عمران کے ساتھ موجود ہے ـــ میں خود اس کا منصوبہ بنا لوں گا" ـــ ہنری نے اُسے ٹالنے کے لئے کہا۔

"نہیں! ـــ مجھے پتہ ہونا چاہیئے کہ کیا ہو رہا ہے تاکہ مجھے تسکین ہوتی رہے" ـــ لیڈی ایشلے نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"ہنری! ـــ اب یہ باز نہیں آئے گی ـــ بہتر یہی ہے کہ اس کا کام کر ہی دو ـــ کوئی ایسا منصوبہ بناؤ کہ اس کا انتقام بھرپور انداز میں پورا ہو سکے" ـــ ترمذی نے ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ واقعی اب یہ ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ مادام کو چین نہیں آئے گا" ـــ ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایشلے اس کی بات کا جواب دیتی، دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"یس کم اِن" ـــ ہنری نے اونچی آواز میں کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور بوتھم سر جھکائے اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم سے تمام خون نچوڑ لیا گیا ہو۔

"تمہارے ساتھ کیا ہوا بوتھم ـــ ؟ کیا عمران قتل ہو گیا ہے" ـــ لیڈی ایشلے نے بوتھم کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"سوری مادام! ـــ مجھ سے صرف اتنی غلطی ہوئی کہ میں نے دروازہ کھلتے ہی اُسے گولی نہیں مار دی۔ بلکہ تصدیق کرنے لگا ـــ اور پھر میرے ستارے گردش میں آ گئے ـــ وہ مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہے مادام ـــ اس نے مجھ پر قابو پا لیا" ـــ بوتھم نے سر جھکاتے ہوئے کمزور سے لہجے میں کہا۔

"اس نے تم سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہو گی" ـــ ہنری نے سخت لہجے میں کہا۔

"اُسے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی ـــ اُسے مادام اور مسٹر ترمذی کے متعلق پوری معلومات حاصل تھیں ـــ اُسے معلوم تھا کہ پاور لینڈ کیا ہے ـــ اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ مادام اور مسٹر ترمذی ہوٹل سورسینڈ میں موجود ہیں۔ وہ صرف پاور لینڈ کا حدود اربعہ جاننا چاہتا تھا" ـــ بوتھم نے جواب دیا۔

"اُسے وہاں ہماری موجودگی کا علم تھا ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ ؟"

www.UrduFanz.com

لیڈی ایشلے کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جس کا نام عمران ہے مادام!۔۔۔ اس کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ اس کے اشارے پر سیکرٹ سروس آپ کے پیچھے لگی ہو گی اور اگر آپ ٹرانسمٹ نہ ہو جاتے تو یقیناً وہ آپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جاتا۔ اور پھر مسٹر ترمذی کے میک اپ میں وہ پاور لینڈ پہنچ جاتا۔ اور سیکرٹ سروس کی کوئی رکن مادام کے میک اپ میں یہاں پہنچ جاتی۔۔۔ بوتھم کے میک اپ میں بھی ان کا ایک آدمی ہوتا۔۔۔ باقی آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ ان کی یہاں موجودگی کے بعد پاور لینڈ کے ساتھ کیا ہوتا"۔۔۔ ہنری نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ واقعی یہ تو بڑا بھیانک منصوبہ ہوتا۔۔۔ پاور لینڈ تو تباہ ہو جاتا۔۔۔ لیکن تم جانتے ہو کہ ٹرانسمٹ ہوئے بغیر پاور لینڈ میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اور ٹرانسمٹ صرف پاور لینڈ کے شہری ہی ہو سکتے ہیں"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"میں نے تو ایک بات بتائی ہے۔۔۔ عمران کے کام کرنے کا ایک طریقہ کار بتایا ہے۔۔۔ بہرحال یہ اچھا ہوا کہ اس کے پنجے سے سب نکل آئے ہیں۔ اب اس کے خلاف زیادہ بھرپور انداز میں کام کیا جا سکتا ہے"۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"بوتھم تم مشن میں ناکام رہے ہو۔۔۔ اور تمہیں پتہ ہے کہ پاور لینڈ کے اصولوں کے مطابق ناکامی کی کیا سزا ہے"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے انتہائی کرخت لہجے میں براہ راست بوتھم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم!۔۔۔ مجھے اپنی غلطی کا اعتراف ہے اور میں اس کی سزا

بھگتنے کے لئے تیار ہوں"۔۔۔ بوتھم نے سر جھکاتے ہوئے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"میڈم!۔۔۔ اس ناکامی میں بوتھم کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ اگر اس کی جگہ میں بھی ہوتا تب بھی شاید ناکام رہ جاتا۔ اس لئے اسے ایک بار معافی دی جا سکتی ہے"۔۔۔ ہنری مالکم نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈیئر!۔۔۔ بوتھم ہمارا قیمتی آدمی ہے۔ اسے ایک بار معافی دی جا سکتی ہے۔۔۔ میں ہنری کی تائید کرتا ہوں"۔۔۔ بیڈ پر پڑے ہوئے ترمذی نے فوراً ہی ہنری کی تائید کرتے ہوئے کہا اور دو ڈائریکٹران کا فیصلہ اپنے حق میں پا کر بوتھم کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا کیونکہ پاور لینڈ کے قوانین کے مطابق دو ڈائریکٹران کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ چونکہ دو ڈائریکٹران نے تمہارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اس لئے تمہیں معافی دی جا رہی ہے لیکن یہ قانون بھی تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ دوسری بار غلطی پر تین ڈائریکٹران مل کر بھی تمہیں نہیں بچا سکتے"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔

"میں آپ کا مشکور ہوں مادام!۔۔۔ مسٹر ترمذی اور مسٹر ہنری میں آئندہ آپ کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا"۔۔۔ بوتھم نے تشکر کے انداز میں رکوع کے بل جھکتے ہوئے جواب دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو اور سپیشل لیبارٹری میں اپنا عہدہ واپس سنبھال لو۔ اب تم نے بغیر اجازت پاور لینڈ سے باہر نہیں جانا"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے دوسرا حکم دیتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی مادام"۔۔۔ بوتھم نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر

www.UrduFanz.com

جلدی جلدی قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اب مزید کیا پروگرام ہے ــــ میں پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور عمران کو جلد از جلد اپنے قدموں میں دیکھنا چاہتی ہوں" ــــ بوتھم کے جاتے ہی لیڈی ایشلے نے کہا۔

"تو بہ ــ صبر بھی کرو ــــ تم تو ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گئی ہو" ــــ ترمذی نے اکتا ہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ترمذی! ــ یہ میری فطرت ہے کہ میں دشمن کو اس دنیا میں زیادہ سانس لینے کی مہلت دینا اپنی توہین سمجھتی ہوں ــ اگر تم دونوں اس معاملے میں میرا ساتھ نہیں دینا چاہتے تو میں اپنے طور پر اقدامات کروں گی۔ بہرحال میں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گی جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو تہس نہس نہ کر دوں ــــ ان کی لاشوں کی بوٹیاں نہ اُڑا دوں" ــــ لیڈی ایشلے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ بھوکی شیرنی کی طرح غضبناک ہو گیا تھا۔ آنکھوں میں درندگی اتر آئی تھی۔

"ٹھیک ہے مادام! ــ میں آپ کے جذبات سمجھتا ہوں ــ ہم ابھی ایک خصوصی ٹیم تشکیل دے کر پاکیشیا بھیج دیتے ہیں۔ وہ اپنا مشن مکمل کر کے آ جائے گی" ــــ ہنری نے اس کی کیفیت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ــ میں ساتھ جاؤں گی ــــ میں صرف چیک کروں گی۔ میں ایک ایک لمحے کی رپورٹ خود سننا چاہتی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے حتمی لہجے میں کہا۔

"تو پھر ہنری بھی تمہارے ساتھ جائے گا ــــ کیونکہ اُسے ان لوگوں سے واقفیت ہے ــــ میں بھی جاتا لیکن میرا حال تم دیکھ رہی ہو" ــــ

ترمذی نے فوراً ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تمہارا جانا نہیں ہو سکتا ــــ ہنری! ــ کیا تم تیار ہو" ــــ؟ لیڈی ایشلے نے ہنری کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری مادام! ــــ میں پاور لینڈ کے ای بم کے منصوبے میں اس طرح پھنسا ہوا ہوں کہ میری وہاں سے غیر حاضری پاور لینڈ کو زبردست نقصان پہنچا سکتی ہے ــــ البتہ میری نمائندگی میرا نمبر ٹو ولسن کرے گا۔ وہ انتہائی منجھا ہوا آدمی ہے اور وہ بھی میرے ساتھ پاکیشیا کی مہم میں شامل تھا" ــــ ہنری نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"او کے! ــ میں خود بھی یہی چاہتی تھی کہ میں خود آزادی سے کام کروں" لیڈی ایشلے نے انتہائی مطمئن اور پُر مسرت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ چاہتی ہی یہی تھی کہ پاکیشیا کے خلاف آزادی سے کام کر سکے۔

"ہنری! ــ اگر تم چلے جاتے تو بہتر تھا۔ مجھے فکر نہ رہتی" ــــ ترمذی نے دبے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈیئر! ــ تم مجھے کیا سمجھتے ہو ــ میں نے ایسے کھیل ہزاروں بار کھیلے ہوتے ہیں۔ تم دیکھنا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس عمران کا کیا حشر کرتی ہوں ــ انہیں زمین پر پناہ نہیں ملے گی ــ وہ بلبلائیں گے ــــ فریاد کریں گے لیکن انہیں موت نہیں آئے گی" ــــ لیڈی ایشلے نے بڑے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ترمذی نے یہ کہہ کر اس کی توہین کی ہو۔

"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو ــــ بہرحال اپنی کارکردگی سے

www.UrduFanz.com

ہمیں مطلع کرتے رہنا" ____ ترمذی نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے" ___ لیڈی ایشلے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہنری بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"مادام! ___ کیا میں آپ کو کوئی ٹیم دوں ____ یا اپنے طور پر آپ ٹیم بنائیں گی ___ بہرحال کچھ بھی کریں میری درخواست ہے کہ ولسن کو اپنے ماتحت کے طور پر ضرور ساتھ لے جائیں۔ وہ آپ کے لئے انتہائی مفید رہے گا۔" ہنری نے کہا۔

"تم خود ٹیم بناؤ ____ ولسن کو اس کا سربراہ بنا دو ___ میں تو صرف منصوبہ بندی اور چیکنگ کروں گی ___ ضرورت پڑی تو براہ راست ملوث ہوں گی ورنہ نہیں" ____ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"او کے! ___ میں ایسی ٹیم بھیجوں گا کہ آپ اس کی کارکردگی دیکھ کر حیران رہ جائیں گی" ____ ہنری نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

عمران سرسلطان کے دفتر میں میز پر دنیا کا تفصیلی نقشہ پھیلائے بیٹھا ہوا تھا۔ سرسلطان بھی نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی پنسل تھی۔ اس نے پنسل سے جزائر فن لینڈ کے گرد دائرہ سا لگایا اور اس کے بعد وہ اس کے شمال مشرق کی طرف سرخ رنگ کی لکیر کھینچتا چلا گیا۔

"اس طرف تو انتہائی دشوار گذار پہاڑی سلسلہ ہے جہاں سرے سے کوئی آبادی نہیں ہے" ____ سرسلطان نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو یہاں دنیا کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی خوفناک ہتھیار تیار ہو رہے ہیں ____ اب آپ خود سوچیں کہ اگر واقعی ای۔ بم والا آئیڈیا درست ہے۔ اس میں سے نکلنے والی مخصوص لہریں پوری دنیا کے انسانوں کے ذہن پلٹ سکتی ہیں تو پھر اس کے بعد کیا ہوگا ___ پوری دنیا پر مجرموں کی بلا شرکت غیرے حکومت ہوگی اور وہ تا ابد کھل کھیلیں گے" ____ عمران

www.UrduFanz.com

نے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے عمران ــــ میں تمہارے جذبات کو سمجھتا ہوں لیکن صدر مملکت اس بات کو یوں نہیں لیتے ــــ ان کا فرمانا ہے کہ جب دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں خاموش ہیں تو ہم ان بھڑوں کے چھتے کو کیوں چھیڑیں ــــ جب یہ لوگ پر پرزے نکالیں گے تو پھر دیکھا جائے گا" ــــ سر سلطان نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہوں ــــ لیکن وہ ہمارے سائنسدان ــــ ان کا کیا ہو گا" ــــ عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"وہ چاہتے ہیں کہ یہ سائنسدان واپس آ جائیں لیکن وہ اس کے لئے اتنے بڑے آپریشن کی اجازت دینے پر تیار نہیں ہیں جس کی جوابی کارروائی میں ملک کی سلامتی خطرے میں پڑ جائے۔ کیونکہ پاور لینڈ اگر واقعی اتنی طاقتور تنظیم ہے تو پھر اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا بھی بن سکتا ہے" سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

عمران نے سر سلطان کو تمام تفصیل بتانے کے بعد ان سے درخواست کی تھی کہ وہ صدر مملکت سے پاور لینڈ کے خلاف آپریشن کرنے کی رسمی اجازت لے لیں کیونکہ بہرحال سیکرٹ سروس کے لئے بھی کچھ قانونی تقاضے موجود تھے۔ وہ ملک سے باہر کسی بڑے آپریشن پر جانے سے پہلے سر سلطان اور صدر مملکت کی متفقہ منظوری کے پابند تھے۔ اور صدر مملکت نے اب سرکاری طور پر پاور لینڈ کے خلاف آپریشن کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا ظاہر ہے سر سلطان نے انہیں بے حد سمجھایا ہو گا لیکن صدر مملکت کی نظر میں پورے ملک کی سلامتی تھی۔ وہ جذباتی اقدامات کے

قائل نہ تھے۔

"تو ٹھیک ہے۔ میں اپنے طور پر اس مہم پر چلا جاتا ہوں ــــ ذاتی طور پر" ــــ عمران نے نقشے کو لپیٹتے ہوئے کہا۔

"اس کی میں تمہیں اجازت نہیں دوں گا ــــ تم ایک فرد آزاد آدمی ہو۔ اگر تم نے قانونی تقاضوں کی خلاف ورزی کی تو یہ تمہارے وقار کے خلاف ہو گا" ــــ سر سلطان نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ شاید خود بھی لاشعوری طور پر پاور لینڈ سے خوفزدہ تھے۔

"ایکسٹو تو نہیں رہے گا ــــ عمران جائے گا اور ٹیم بھی یہیں رہے گی ــــ میں ٹائیگر۔ جوانا۔ جوزف اور سلیمان کو ساتھ لے جاؤں گا۔ ہم پاور لینڈ کے لئے اتنے ہی کافی ہیں ــــ آپ بے فکر رہیں بہرحال پاور لینڈ میرے پنجے میں آ کر نکل گئی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ عمران کے نقطہ نظر سے یہ اس کی توہین ہے" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"سنو ــــ ایک دو روز رک جاؤ ــــ میں ایک بار پھر کوشش کروں گا ہو سکتا ہے کہ میں صدر مملکت کو منوا لوں پھر تم پوری ٹیم لے کر چلے جانا ــــ ورنہ تمہاری مرضی۔ تم جس طرح مناسب سمجھنا کرنا" ــــ سر سلطان نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ ایک دو روز کی بات کر رہے ہیں ــــ مجھے تمام انتظامات کرنے میں ایک ہفتہ لگے گا۔ اس لئے ایک ہفتے تک آپ کو کھلی چھٹی ہے۔ اگر صدر مملکت مان جائیں تو مجھے فون کر دینا۔ میں اپنا پروگرام بدل لوں گا۔ ورنہ دوسری صورت میں ایک ہفتے بعد میں مشن پر چلا جاؤں گا" ــــ عمران نے کہا۔ اور

www.UrduFanz.com

سرسلطان نے اطمینان سے سر ہلا دیا۔ ایک ہفتے تک ان کے لئے خاصی مہلت تھی اور انہیں یقین تھا کہ وہ صدر مملکت کو اس مشن کی اجازت دینے پر آمادہ کرلیں گے۔

عمران نقشہ جیب میں ڈالے سرسلطان کو خدا حافظ کہہ کر تیزی سے مڑا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ صدر مملکت اس مشن کی اجازت نہ دیں گے اس لئے اسے اپنے طور پر اس قدر بڑے مشن کے انتظامات کرنے پڑیں گے۔

دانش منزل پہنچ کر اس نے کار روکی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میں آپ کو فون کرنے ہی والا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے استقبال کے لئے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"کیوں ـ کیا ہوا" ـــــ؟ عمران نے بلیک زیرو کے چہرے پر سنجیدگی دیکھتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"آپ کے فلیٹ پر حملہ کیا گیا ہے ـــــ کھلے عام بم پھینکے گئے ہیں۔ پورا فلیٹ تباہ ہوگیا ہے ـــــ ساتھ والے دو فلیٹ بھی بری طرح تباہ ہوگئے ہیں سلیمان شدید زخمی ہوگیا ہے۔ اسے فائر بریگیڈ والوں نے ملبے سے نکالا ہے میں نے اسے جنرل ہسپتال سے سپیشل ہسپتال منتقل کر دیا ہے اور اس کی حالت اب خطرے سے باہر ہے" ـــــ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـ اس فلیٹ کی قسمت میں ہی تباہی لکھی ہوئی ہے۔ ہر دوسرے ہفتے تباہ ہو جاتا ہے اور پھر مجھے بنانا پڑتا ہے" ـــــ عمران نے یوں جواب

دیا جیسے اسے فلیٹ کی تباہی کی خبر سن کر کچھ زیادہ حیرت نہ ہوئی ہو۔ وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں کس نے اطلاع دی ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"صفدر نے ـــــ وہ اتفاقاً وہاں سے گذرا تھا۔ اس نے موقع پر سرسری سی تحقیقات بھی کی ہے ـــــ حملہ آور غیر ملکی تھے اور نیلے رنگ کی ڈاٹسن کار میں آئے اور ان کی تعداد چار تھی ـــــ ان کے پاس بم گنیں موجود تھیں انہوں نے باقاعدہ اور مسلسل گنوں کی مدد سے فلیٹ پر بم پھینکے اور پھر کار پر بیٹھ کر نکل گئے ـــــ کار پر کوئی نمبر پلیٹ نہ تھی۔ بالکل نیا ماڈل تھا" ـــــ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تمام ممبرز کو حکم دے دو کہ شہر میں نئے ماڈل کی جتنی بھی نیلی ڈاٹسن ہوں ان کی چیکنگ کر کے رپورٹ دیں" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں نے آپ سے پہلے یہ حکم دے دیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"گڈ ـ لیکن یہ حملہ آور کونسی پارٹی ہوگی ـــــ؟ خیر معلوم ہو جائے گا" عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا۔ میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صدیقی سپیکنگ سر ـــــ نیلے رنگ کی ڈاٹسن ریگن روڈ پر کھڑی ہے اسے بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ کوئی چشم دید گواہ موجود نہ ہے۔ البتہ میں نے خود اپنے طور پر انکوائری کی ہے تو قدموں کے نشانات کلبری جنگل کی طرف

www.UrduFanz.com

جلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ آگے جاکر ختم ہو گئے ہیں" ـــــ صدیقی نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

عمران جو صدیقی کی آواز ماسٹر فون پر آسانی سے سن رہا تھا ہاتھ بڑھا کر رسیور بلیک زیرو سے لے لیا۔

"صدیقی تم وہیں ٹھہرو ـــ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں وہ خود چیک کر لے گا" ـــــ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب! ـــ میں انتظار کر رہا ہوں" ـــ صدیقی نے جواب دیا۔

"تم نے فون کہاں سے کیا ہے" ـــ عمران نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"جنگل سے آگے کیفے رباط ہے وہاں سے فون کر رہا ہوں جناب!" صدیقی نے جواب دیا۔

"اوکے! ـــ تم وہیں کیفے پر ہی رکو ـــ عمران وہیں تم سے ملے گا" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اوکے! ـــ میں چلتا ہوں۔ پتہ تو چلے کہ یہ کونسی پارٹی ہے" ـــ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

نیلے رنگ کی ٹوالٹس انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار میں چار افراد سوار تھے۔ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے آدمی نے دانت بھینچ رکھے تھے۔ چہرے پر انتہائی گہری سنجیدگی طاری تھی۔ باقی تین افراد بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے گھٹنوں پر مشین گنیں رکھی ہوئی تھیں وہ ابھی ابھی عمران کے فلیٹ کو بموں سے اڑا کر آ رہے تھے۔

کار مختلف سڑکوں پر سے دوڑتی ہوئی جلد ہی ایک سنسان سی سڑک پر آ گئی۔ اس سڑک کے دونوں اطراف میں گھنا جنگل تھا۔ اس جنگل کو کلیری جنگل کہا جاتا تھا۔

ڈرائیور نے کار سڑک پر ایک طرف کر کے روک دی۔ اور دوسرے لمحے وہ چاروں نیچے اتر آئے۔

"ٹیری اور ٹسکی! ـــ تم دونوں جنگل کے خاتمے کے بعد کیفے رباط میں پہنچ جاؤ ـــ میں اور والکر یہیں رہیں گے۔ بی الیون پر رابطہ رہے گا۔ باقی

www.UrduFanz.com

سب کام منصوبے کے تحت ہوگا" ۔۔۔ ڈرائیور نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیس باس" ۔۔۔ تینوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد انتہائی تیزی سے آگے کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ جلد ہی وہ دونوں نظروں سے غائب ہوگئے۔

"آؤ والکر" ۔۔۔ ڈرائیور نے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی سے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے دائیں طرف جنگل کے اندر گھستے چلے گئے۔ ذرا دور جانے کے بعد ڈرائیور رکا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بیضوی سائز بم نکالا۔ اسے گن کے میگزین میں فٹ کر کے اس نے گن کا رخ کار کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکا ہوا اور دوسرے لمحے وہ بم گن سے نکل کر کار کی باڈی سے ٹکرایا اور خوفناک دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اور اس دھماکے کے ساتھ ہی کار ٹیڑھی میڑھی سی ہو کر رہ گئی۔ اور وہ دونوں تیزی سے کچھ اور آگے بڑھے اور پھر ڈرائیور نے ایک گھنے درخت کی طرف اشارہ کیا اور والکر سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ڈرائیور بھی اوپر چڑھ آیا۔ ان دونوں نے بیٹھنے کے لئے ایسی شاخوں کا انتخاب کیا جہاں سے وہ کار اور اردگرد کے علاقے کو اچھی طرح دیکھ سکتے تھے کار اسی طرح ٹیڑھی میڑھی ہوئی کھڑی تھی۔ اس بم کی خاصیت تھی کہ اس کے پھٹنے سے آگ نہ نکلتی تھی اس لئے کار کا رنگ روپ نہ بگڑتا تھا صرف اس کی باڈی ٹیڑھی میڑھی ہو کر رہ جاتی تھی۔

"ہو سکتا ہے کوئی ادھر نہ آئے ۔۔۔ یہ جگہ تو بے حد سنسان ہے" ۔۔۔ والکر نے چند لمحوں بعد ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ اس کار کو پورے شہر میں تلاش کریں گے اور لازماً ادھر بھی آئیں گے

صرف انتظار کا مسئلہ ہے" ۔۔۔ ڈرائیور نے یوں یقین بھرے لہجے میں جواب دیا جیسے اس کے بنائے ہوئے منصوبے پر عمل ہونا لازمی بات ہو۔

پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ دونوں چونک پڑے جب کار کے قریب ایک موٹر سائیکل آکر رکا اور ایک لمبا تڑنگا سا نوجوان تیزی سے نیچے اترا اس نے موٹر سائیکل سٹینڈ کیا اور پھر کار کو ادھر ادھر سے غور سے دیکھنے لگا۔

"اس کے جسم کی بناوٹ بتا رہی ہے کہ یہ ہمارے پیشے کا آدمی ہے" ڈرائیور نے بغور آنے والے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آنے والا چند لمحوں تک کار کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگیں اور ڈرائیور نے اسے چونکتے ہوئے دیکھا۔ وہ زمین پر جھکا ہوا بغور کسی چیز کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے بعد وہ تیزی سے اس طرف بڑھنے لگا جدھر وہ دونوں درخت پر موجود تھے۔

ڈرائیور نے خاموشی سے والکر کو ٹھوکا دیا اور اس نے سر ہلا دیا۔ ان دونوں نے جیبوں سے چھوٹی نال کے پستول نکال لئے تھے۔ آنے والا زمین اور اردگرد کے علاقے کا جائزہ لیتا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا۔ اور وہ دونوں خاموش بیٹھے اسے آتا دیکھتے رہے۔

آنے والا بالکل اسی درخت کے نیچے آکر رک گیا جس پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کے اعصاب تن گئے۔ ٹریگروں پر ان کی انگلیاں تن سی گئیں۔ آنکھوں کے گوشے کھنچ گئے۔ آنے والا چند لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر اس کی نظریں بلند ہوئیں اور اس نے درختوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ وہ ہر درخت کا بغور جائزہ لے رہا تھا۔ اس نے اس درخت پر بھی نظریں دوڑائیں جس پر وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ لیکن اسی لمحے سڑک کی

www.UrduFanz.com

طرف سے کھٹکا سا ہوا اور آنے والا چونک کر مڑا اور سڑک کی طرف دیکھنے لگا اور پھر وہ تیزی سے واپس سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

جس درخت پر وہ دونوں موجود تھے وہ چونکہ خاصا گھنا تھا اس لئے سرسری نظروں سے انہیں چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے آنے والے کے واپس جانے پر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا اور جب آنے والا سڑک پر پہنچ گیا تو ڈرائیور نے والکر کی کہنی پکڑ کر ہلکا سا جھٹکا دیا اور والکر نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور جیب میں رکھا اور پھر اس نے جیب میں سے ایک چھوٹا سا بکس نما ڈبہ نکال کر ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔ ڈرائیور بھی اپنا ریوالور واپس جیب میں رکھ چکا تھا۔ اس نے باکس والکر کے ہاتھ سے لے لیا۔

آنے والا ایک بار پھر چند لمحوں تک کار کو دیکھتا، پھر اس نے موٹر سائیکل سنبھالی اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل کا انجن جاگ اٹھا اور آنے والا ایک جھٹکے سے موٹر سائیکل دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

ڈرائیور نے ڈبے کے کونے میں لگا ہوا ایریل اونچا کیا اور پھر اس کے دوسرے سرے پر لگا ہوا ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں، چند لمحوں بعد اس میں سے ایک آواز ابھری۔

"یس ٹسکی سپیکنگ۔ اوور" ۔۔۔ بولنے والا وہی تھا جو کار سے اتر کر گیا تھا۔

"ولسن بول رہا ہوں ۔۔۔ تم اس وقت کہاں موجود ہو ۔۔۔ اور ٹیری کہاں ہے۔ اوور" ۔۔۔؟ ڈرائیور نے سخت لہجے میں کہا۔

"ٹیری کیفے کے اندر ہے ۔۔۔ میں ذرا ہٹ کر علیحدہ جگہ پر نگرانی کر رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ ٹسکی نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ ابھی ایک ہیوی موٹر سائیکل پر ایک لمبا تڑنگا نوجوان نامذ وہاں پہنچے۔ نیا ہیوی ڈیوٹی موٹر سائیکل ہے ۔۔۔ نوجوان نے بادامی رنگ کا سوٹ پہن رکھا ہے ۔۔۔ اگر وہ کیفے پر رکے تو اسے پوری طرح کور کرنا ۔۔۔ ٹسکی کو اشارہ کر دو کہ وہ منصوبے کے مطابق چیکنگ کرے۔ اوور" ۔۔۔ ولسن نے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے باس، اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی سی چھا گئی۔ لیکن ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلتی رہیں۔ کیونکہ رابطہ بہرحال قائم رہا تھا۔

پانچ منٹ بعد ہی آواز ایک بار پھر بلند ہوئی۔

"ہیلو ٹیری سپیکنگ ۔۔۔ نوجوان کیفے کے سامنے رک گیا ہے اور وہ ٹیلیفون کرنے کے لئے کاؤنٹر کی طرف بڑھ رہا ہے جہاں ٹسکی پہلے ہی موجود ہے۔ میں نے اسے اشارہ کر دیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ ٹیری کی آواز سنائی دی۔

"اوکے ۔۔۔ تم بھی ہوشیار رہنا۔ اوور" ۔۔۔ ولسن نے جواب دیا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی۔ ساتھ بیٹھے ہوئے والکر کے چہرے پر البتہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

تقریباً پانچ منٹ تک ڈبے سے کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔ پھر ٹیری کی آواز ابھری۔

"ہیلو ٹیری بول رہا ہوں۔ اوور"

"ٹیری تم اندر سے آگئے۔ اوور" ۔۔۔؟ ولسن نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ اب میری جگہ ٹسکی نے لے لی ہے ۔۔۔ میں آپ کو رپورٹ

Www.UrduFanz.com

دینے آیا ہوں ___ نوجوان کا نام صدیقی ہے ___ اس نے کہیں فون کیا ہے نمبر چیک نہیں کیا جا سکا۔ کیونکہ فون کرتے وقت اس نے جسم کی آڑ میں ٹیلیفون کر لیا تھا۔ اوور" ___ ٹیری نے کہا۔

"اوہ اچھا! ___ چلو بات چیت دوہراؤ ___ اور سنو! پوری تفصیل سے یہ اہم ہے۔ اوور" ___ ولسن نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر! ___ مجھے چونکہ ٹسکی نے اشارہ کر دیا تھا اس لیے میں نے تھرٹی سکس ریکارڈر آن کر دیا تھا۔ اس طرح ہر بات اس میں ریکارڈ ہو گئی ہے ___ وہ میں آپ کو سنا دیتا ہوں۔ اوور" ___ دوسری طرف سے ٹیری نے جواب دیا۔

"ویری گڈ! ___ یہ تو تم نے بڑی ذہانت سے کام لیا ہے۔ گڈ شو ___ سناؤ۔ اوور" ___ ولسن نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"سنیئے جناب۔ اوور" ___ ٹیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک آواز ڈبے پر ابھری۔

"صدیقی سپیکنگ سر! ___ نیلے رنگ کی ڈاٹسن ریگن روڈ پر کھڑی ہے۔ اسے بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے ___ کوئی چشم دید گواہ موجود نہ ہے۔ البتہ میں نے خود اپنے طور پر انکوائری کی ہے تو قدموں کے نشانات کلیری جنگل کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ___ آگے جا کر ختم ہو گئے ہیں ___"

"صدیقی! ___ تم وہیں ٹھہرو ___ میں عمران کو بھیج رہا ہوں۔ وہ خود چیک کر لے گا" ___ ایک دوسری بھاری کرخت اور سپاٹ سی آواز سنائی دی۔

"بہتر جناب! ___ میں انتظار کر رہا ہوں" ___ صدیقی کی آواز آئی

"تم نے فون کہاں سے کیا ہے" ___؟ پوچھا گیا۔

"جنگل سے آگے کیفے رباط ہے۔ وہاں سے جناب فون کر رہا ہوں" ___ صدیقی کی طرف سے جواب دیا گیا۔

"او کے! ___ تم وہیں کیفے پر ہی رکو ___ عمران وہیں تم سے ملے گا" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہی گفتگو ہوئی ہے جناب! ___ اب وہ صدیقی کیفے میں موجود ہے۔ اوور" ___ ٹیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ تم دونوں وہیں رکو ___ جب یہ عمران وہاں پہنچ جائے تو تم نے ان کی نگرانی کرنی ہے ___ انتہائی ہوشیاری سے ___ اگر یہ دونوں یہاں موقع پر آئیں تو تم نے ان کے پیچھے یہاں آنا ہے۔ اس کے بعد باقی منصوبے پر عمل ہو گا ___ اوور اینڈ آل" ___ ولسن نے جواب دیا اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"حیرت ہے باس! ___ آپ کا اندازہ سو فیصد درست رہا" ___ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی والکر نے ولسن سے مخاطب ہو کر کہا

"نفسیات پر بنائے ہوئے منصوبے کبھی غلط نہیں ہوتے ___ آؤ اب نیچے اتریں ___ اب اصل کام شروع ہونا ہے ان دونوں کے خاتمے کا" ___ ولسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے درخت سے نیچے اتر گئے۔

"سڑک کراس کر کے دوسری طرف ہمیں چھپنا ہے ___ کیونکہ وہ ہمیں ادھر ہی تلاش کریں گے" ___ ولسن نے کہا اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے واپس سڑک پر آئے اور اسے کراس کر کے دوسری طرف کے جنگل میں پہنچ

www.UrduFanz.com

گئے ۔ ولسن نے چھپنے کے لئے باقاعدہ مناسب جگہ کا انتخاب کیا۔

ابھی انہیں اس جگہ پر بیٹھے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ والکر کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر میں سے ٹیں ٹیں کی آوازیں بلند ہوئیں اور والکر نے جلدی سے ڈبہ نکال کر ولسن کے ہاتھ میں دے دیا۔

" ولسن سپیکنگ ۔ اوور" ___ ولسن نے بٹن دباتے ہوئے کہا۔

" مادام ایشلے ۔ اوور" ___ دوسری طرف سے لیڈی ایشلے کی کرخت آواز سنائی دی۔

" یس میڈم ۔ اوور" ___ ولسن کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

" کیا رپورٹ ہے ۔ اوور" ___ ؟ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

" ہمارا منصوبہ کامیاب ہو رہا ہے میڈم ! ___ میں نے عمران کے فلیٹ کو بموں سے اڑا دیا ہے اور پھر وہ کار یہاں رنگین روڈ پر لا کر تباہ کر دی۔ اور خود چھپ گئے ___ سیکرٹ سروس کا ایک رکن یہاں پہنچا اور اس نے اپنے باس کو فون کر کے اطلاع دی ___ اب عمران چیکنگ کے لئے آ رہا ہے ہم نے مورچے سنبھال لئے ہیں ۔ جیسے ہی یہ دونوں یہاں پہنچیں گے ان پر گولیوں اور بموں کی بارش کر دی جائے گی اور اس کے بعد ان دونوں کی لاشیں آپ کے سامنے پیش کر دی جائیں گی ۔ اوور" ___ ولسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ ! ___ تم نے واقعی ذہانت سے منصوبہ بنایا ہے ___ ہنری نے تمہاری تعریف غلط نہیں کی تھی ___ لیکن میں چاہتی ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی کو اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں ___ تم انہیں اغوا کر کے نہیں لے آسکتے ۔ اوور" ___ لیڈی ایشلے نے کہا۔

" میڈم ___ عمران انتہائی خطرناک شخص ہے ___ ذرا سا موقع ملتے ہی بازی پلٹ دیتا ہے ___ آپ اسے ہلاک ہو لینے دیجئے ۔ مرا ہوا آدمی بازی نہیں پلٹ سکتا ۔ اوور" ___ ولسن نے کہا۔

" میری توہین کر رہے ہو ___ مجھے ایشلے کہتے ہیں ___ ایک بار تم عمران کو زندہ میرے سامنے لے آؤ ۔ پھر دیکھنا کہ میں اس کا کیا حشر کرتی ہوں ۔ تم اسے اغوا کر کے لے آؤ ۔ یہ میرا حکم ہے ۔ اوور" ___ لیڈی ایشلے نے غراتے ہوئے کہا۔

" یس میڈم ! ___ حکم کی تعمیل ہو گی ۔ اوور" ___ ولسن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یہ بات بادل نخواستہ کہہ رہا ہے ۔

" اسے پوائنٹ نمبر دو پر لے آؤ ۔ میں وہاں پہنچ رہی ہوں ۔ وہ محفوظ جگہ ہے ۔ اوور اینڈ آل" ___ لیڈی ایشلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ ولسن نے ٹرانسمیٹر آف کیا ۔ اس کے چہرے پر زبردست کھنچاؤ کے تاثرات تھے ۔ جیسے اس کا سارا منصوبہ تلپٹ ہو کر رہ گیا ہو ۔

" والکر ! اب ان دونوں پر گولیاں نہیں برسانی ___ تم ایسا کرو کہ زیرو بم لیکر جاؤ اور کار کے قریب درخت کی اوٹ میں چھپ کر کھڑے ہو جاؤ ۔ اور جیسے ہی یہ دونوں کار کے قریب پہنچیں ، زیرو بم فائر کر دینا ۔ اس طرح یہ دونوں فوری طور پر مفلوج ہو جائیں گے ۔ اس کے بعد انہیں آسانی سے لے جایا جائیگا" ___ ولسن نے والکر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس" ___ والکر نے کہا اور مڑ کر تیزی سے دوبارہ کار کے قریب سے گزر کر وہ ایک نزدیکی درخت کے موٹے تنے کی اوٹ میں چھپ کر کھڑا ہو گیا ۔ جبکہ ولسن اسی طرح اپنے مورچے میں چھپا بیٹھا تھا البتہ اس کے چہرے

www.UrduFanz.com

پر کپکپاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

ابھی واکر کو گئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ ٹرانسمیٹر ایک بار پھر بول اٹھا

"ہیلو ___ ٹسکی کالنگ۔ اوور" ___ ٹسکی کی آواز ابھری۔

"یس ___ ولسن سپیکنگ۔ اوور" ___ ولسن نے بٹن دباتے ہوئے جواب دیا۔

"باس! ___ صدیقی کے پاس سلیٹی رنگ کی کار میں ایک احمق سا نوجوان پہنچا ہے۔ وہ ڈیکری اینڈ کی طرف سے آیا ہے اور اب وہ صدیقی کو اسی کار میں لئے سپاٹ کی طرف آ رہے ہیں۔ ہمیں چونکہ پیدل آنا پڑے گا اس لئے آپ کو کال کیا ہے۔ اوور" ___ ٹسکی نے کہا۔

"اور تو کوئی ان کے پیچھے نہیں ہے۔ اوور" ___ ؟ ولسن نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ___ اور کوئی نہیں ہے۔ اوور" ___ ٹسکی نے جواب دیا۔

"اوکے! ___ تم دونوں جلد از جلد پہنچو۔ ہم تیار ہیں ___ اب میڈم کا حکم ہے کہ انہیں اغوا کرنا ہے۔ اوور اینڈ آل" ___ ولسن نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔ اُسے ٹسکی کی کال سے اس بات کا اطمینان ہو گیا تھا کہ عمران اکیلا ہی آیا ہے۔ اب اُسے آسانی سے کور کیا جا سکے گا اور پھر کار بھی استعمال میں لائی جا سکتی ہے۔ ورنہ انہیں لے جانا مسئلہ بن جاتا۔ اس کی نظریں ڈیکری اینڈ کی طرف جمی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد ہی سلیٹی رنگ کی کار ڈیکری اینڈ کی طرف سے آتی دکھائی دی وہ تیز رفتاری سے ادھر ہی آ رہی تھی اور ولسن کے اعصاب تن گئے۔

عمران نے کار دانش منزل سے باہر نکالی اور پھر وہ رنگین روڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ مجرموں نے کار کو تباہ کر دیا ہے تو اس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے کہ اس کار کے ذریعے ان کی پہچان ہو سکتی ہے ورنہ انہیں کار کو بم سے اڑانے کی کیا ضرورت تھی لیکن ایک ایسی کار جس پر نمبر پلیٹ بھی نہ ہو اور ہو بھی نئے ماڈل کی۔ اس میں ایسی کونسی پہچان ہو سکتی ہے یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ بہرحال اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ اس بم سے تباہ شدہ کار کو اس نے دیکھنا ہے۔ شاید کوئی خاص بات مل جائے۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جب کیری روڈ پر پہنچا جہاں سے کچھ آگے بڑھ کر اس نے رنگین روڈ پر مڑنا تھا کہ اچانک اُسے خیال آیا کہ وہ تو جائے واردات پر پہلے پہنچے گا اور کیپٹن رباط تو جنگل گزر کر آئے گا اس لئے کیوں نہ وہ صدیقی کو ٹرانسمیٹر کال پر کارروائی جگہ پر پہنچنے کا حکم دے دے۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھا کر کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا وسیع محیط عمل

www.UrduFanz.Com

کا سوئچ آن کیا اور پھر ناب گھما کر وہ صدیقی کی مخصوص فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ کار چلاتے ہوئے چونکہ وہ بغور ٹرانسمیٹر ڈائل کو نہ دیکھ سکتا تھا اس لئے اندازے سے ناب گھما رہا تھا۔ ابھی اس نے ناب کو دو تین چکر ہی دیئے تھے کہ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والے ٹوں ٹوں کی آوازوں پر اچانک ایک نسوانی آواز غالب آگئی۔ اور عمران نے چونک کر ہاتھ کھینچ لیا۔ کیونکہ آواز اس کی جانی پہچانی تھی۔ لیکن آواز کے ساتھ ساتھ بولنے والی نے اپنا نام بھی لے دیا تھا اس لئے عمران کا ہاتھ فوراً ہی ہٹ گیا۔

"مادام ایشلے۔ اوور" ــــ لیڈی ایشلے کی آواز مائیک پر ابھری تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ تاکہ جھٹکا لگنے سے فریکوئنسی تبدیل نہ ہو جائے۔ یہ فریکوئنسی تو بس اتفاقاً ہی لگ گئی تھی۔ اور اس اتفاق پر وہ دل ہی دل میں حیران بھی تھا کہ بعض اوقات قدرت کس انداز میں مدد کرتی ہے۔

"یس میڈم۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ اجنبی ہی تھا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ــــ؟ لیڈی ایشلے پوچھ رہی تھی۔

"ہمارا منصوبہ کامیاب ہو رہا ہے میڈم!" ــــ میں نے عمران کے فلیٹ کو بموں سے اڑا دیا ہے" ــــ مردانہ آواز تفصیل بتا رہی تھی اور عمران نے کار ایک سائیڈ پر روک دی اور اطمینان سے بیٹھ کر ساری گفتگو سننے لگا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی

جب بات چیت ختم ہوئی اور اس کے بعد ٹرانسمیٹر میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا مطلب تھا کہ

لیڈی ایشلے یہیں تھی ٹرانسمٹ ہو کر باور لینڈ نہیں گئی تھی۔ یا پھر وہاں سے دوبارہ آگئی تھی۔ بہرحال اب ایک کلیو اس کے سامنے تھا عمران نے جھک کر غور سے فریکوئنسی کو دیکھا اور پھر اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لیا۔ یہ فریکوئنسی پھر کسی وقت بھی اس کے کام آسکتی تھی۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اب اس نے اکیلا کارروائی جگہ پر پہنچنے کا ارادہ بدل دیا تھا۔ گو اس کے لئے اُسے لمبا چکر کاٹ کر ڈیکری اینڈ کی طرف سے کیفے رباط پہنچنا پڑے گا۔ لیکن اب اُسے ایسا ہی کرنا تھا تاکہ مجرم صدیقی کے ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے کسی مخمصے میں نہ پڑ جائیں۔ اس لئے مجرموں کے ہاتھوں اغوا ہو کر لیڈی ایشلے تک پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کیونکہ یہی ایک آسان صورت تھی جس کے ذریعے وہ لیڈی ایشلے تک فوراً پہنچ سکتا تھا۔

چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے تیزی سے کار کا رخ موڑا اور پھر ہوا کی رفتار سے کار بھگاتا چلا گیا۔ مختلف سڑکوں اور چوکوں سے گزرنے کے بعد وہ ڈیکری اینڈ چوک پر پہنچا اور وہاں سے کیفے رباط کی طرف بڑھتا چلا گیا کیفے رباط کے پاس پہنچ کر اس نے کار روکی تو برآمدے میں کھڑا ہوا صدیقی تیزی سے آگے بڑھا۔ عمران، صدیقی کی موٹر سائیکل دیکھ چکا تھا۔

"میرے ساتھ کار میں آجاؤ اور موٹر سائیکل یہیں چھوڑ دو" ــــ عمران نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کار آگے بڑھائی۔ اور پھر تھوڑی دور جا کر اس نے کار روک دی۔ اس کے بعد اس نے ٹرانسمیٹر آن کر کے اس کی ناب گھما دی۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک اور بٹن دبا دیا۔

"عمران سپیکنگ۔ اوور" ــــ بٹن دباتے ہی عمران نے کہا۔ چند لمحوں بعد

www.UrduFanz.com

ہی ٹرانسمیٹر پر ایک اور بلب جل اٹھا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"سر! ـــ مجرم مجھے اور صدیقی کو اغوا کر کے کسی جگہ لے جائیں گے ـــ میں کار کا انفرادی سسٹم آن کر دونگا۔ اس کے ذریعے ہمیں کور کیا جا سکتا ہے

ڈی بھری کاشن پر ہمیں کور کرنے والے حملہ کر سکتے ہیں۔ اوور" ـــ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـ میں سمجھ گیا۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے ایکسٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"کام فوری ہونا چاہیئے ـــ دیر نقصان دہ بھی ہو سکتی ہے اور بغیر کاشن کے مداخلت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ ضروری ہے۔ اوور" ـــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ھدایات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل" ـــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی کرخت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا

صدیقی کے چہرے پر ایکسٹو کا آخری فقرہ سن کر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی کہ آخر ایکسٹو نے عمران کو جھاڑ پلا ہی دی۔

"بڈھا بڑی جلدی غصے میں آ جاتا ہے" ـــ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے کار آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بڈھا! ـــ آپ کو کیسے معلوم کہ ایکسٹو بڈھا ہے" ـــ صدیقی نے چونک کر پوچھا۔

"ارے اس قدر کرخت مزاج آدمی بڈھا ہی ہو سکتا ہے ـــ جوان ہوتا تو اب تک جولیا بیچاری کنواری ہوتی" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

ور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر بھی آپ کی ہمت ہے عمران صاحب! ـــ کہ آپ اس لہجے میں یکسٹو سے بات کر لیتے ہیں ـــ ورنہ ہماری تو جان نکل جاتی ہے اس سے ات کرتے ہوئے" ـــ صدیقی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی جان کو گوند لگا کر رکھا کرو ـــ بار بار نکل جانے والی اچھی جان نہیں ہوتی ـــ اچھا سنو! ـــ تمہیں یہ تو معلوم ہو ہی گیا ہو گا کہ مجرم ہمیں اغوا یں گے" ـــ عمران نے کہا۔

"ہاں! ـــ لیکن کہاں اور آپ کو کیسے معلوم ہوا" ـــ صدیقی نے سنجیدہ وتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں کا جواب تو یہ ہے کہ وہیں ہمیں تباہ شدہ کار کے پاس ـــ اور یسے کا جواب یہ ہے کہ میں کسی زمانے میں فٹ پاتھ پر بیٹھ کر لوگوں کی قسمتیں دیکھا کرتا ـــ بس تب سے چسکہ پڑ گیا ہے علم نجوم کا ـــ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پنے ضرورت سے زیادہ دفاع نہیں کرنا کہیں وہ گڑبڑا کر گولی ہی نہ مار دیں اور نے آرام سے بھی اغوا نہیں ہونا کہ وہ سمجھیں کہ ڈرامہ کر رہے ہیں" ـــ عمران مسکراتے ہوئے کہا اور صدیقی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

کار آہستہ آہستہ کلیری جنگل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر سامنے ل کی ایک سائیڈ میں عمران کو تباہ شدہ کار کھڑی نظر آ گئی۔ عمران نے کار کی ر اور تیز کر لی اور بغور چاروں طرف کا جائزہ لینے لگا۔ ادھر ادھر کوئی ر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار تباہ شدہ کار کے قریب جا کر کھڑی کی اور اس ے بعد اس نے انفرادی سسٹم آن کرنے کے لئے ہاتھ سیٹ کے نیچے کرنے لگے ہوئے بٹن کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ سائیں کی آواز سے کوئی چیز سائیڈ

www.UrduFanz.com

کی کھڑکی سے اندر داخل ہوئی اور ڈیش بورڈ سے ٹکرا کر نیچے گر پڑی۔ عمران اور صدیقی چونکے ضرور لیکن اس کے بعد انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں میں سے زندگی آناً فاناً کوچ کر گئی ہو۔ ان کا پورا جسم یکلخت مفلوج ہو کر رہ گیا تھا۔

عمران کا ہاتھ ابھی تک بٹن کے قریب جھول رہا تھا۔ اُسے بٹن دبانے کی مہلت نہ ملی تھی۔ وہ اب صرف دیکھ سکتے تھے۔ سن سکتے تھے۔ سوچ سکتے تھے۔ لیکن حرکت نہ کر سکتے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ انتہائی زود اثر لہروں کے ذریعے انہیں مفلوج کر دیا گیا ہے۔ اس حربے کا تو عمران کو تصور تک نہ تھا۔ وہ تو یہی سمجھتا تھا کہ باقاعدہ حملہ ہوگا۔ مقابلہ ہوگا اور پھر انہیں بیہوش کر کے اغوا کیا جائے گا۔ لیکن مجرموں نے انتہائی شارٹ کٹ استعمال کیا تھا۔ دوسرے لمحے درخت کی اوٹ سے ایک آدمی تیزی سے نکلا اور کار کی طرف لپکا۔ اس نے بڑی پھرتی سے کار کا دروازہ کھولا تو عمران جس کا کاندھا دروازے سے ٹکا ہوا تھا کسی بوری کی طرح باہر کی طرف گرنے لگا۔ آنے والے نے عمران کو کھینچ کر کاندھے پر ڈالا اور پھر پچھلا دروازہ کھول کر درمیانی جگہ پر ڈال دیا۔ اتنی دیر میں دوسرا آدمی بھی پہنچ گیا۔ اور دوسرے لمحے صدیقی بھی عمران کے اوپر پہنچ گیا۔ اب ڈرائیونگ سیٹ پر بعد میں آنے والا بیٹھ گیا جبکہ ساتھ والی سیٹ پر درخت کی اوٹ سے نکلنے والا بیٹھ گیا۔

"ٹیری اور ٹسکی ابھی تک نہیں پہنچے" ——— ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے آدمی نے کرخت لہجے میں کہا اور عمران نے آواز پہچان لی کہ یہ وہی شخص ہے جو لیڈی لشلے سے بات کر رہا تھا۔

"وہ آ گئے باس" ——— دوسرے لمحے قریب بیٹھے ہوئے فرد نے کہا

چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں تیزی سے قریب آتی چلی گئیں۔

"بیٹھ جاؤ جلدی۔ پچھلی نشست پر" ——— ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر تیز لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی دروازے کھلے اور پھر دو افراد سیٹ پر اچھل کر بیٹھ گئے۔ ان کے سانس تیز تیز چل رہے تھے۔ جیسے وہ کافی دُور سے دوڑتے ہوئے آ رہے ہوں۔ ان کے اندر بیٹھتے ہی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی گئی۔

"باس! ——— کار راستے میں چند منٹ کے لئے رکی تھی" ——— پیچھے بیٹھے ہوئے شخص نے کہا۔

"اوہ کیوں ——— ؟ کیا یہ باہر نکلے تھے" ——— ؟ ڈرائیور نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں جناب! ——— اندر ہی بیٹھے رہے تھے" ——— پہلے نے جواب دیا

"اوہ! ——— ضرور کوئی ٹرانسمیٹر کال کا مسئلہ ہوگا" ——— ڈرائیور نے چونک کر کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس کی آواز ابھری۔

"کار میں ٹرانسمیٹر موجود ہے ——— ہمیں فوراً یہ کار چھوڑنی ہوگی" ——— باس نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی کار کی رفتار آہستہ ہوئی اور پھر رک گئی۔

"ہم جنگل کے درمیان سے پیدل جائیں گے۔ محفوظ جگہ پہنچ کر ٹیری کسی ٹیکسی کا بندوبست کر کے لے آئیگا" ——— ڈرائیور نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر عمران اور صدیقی کو کاندھوں پر ڈالا گیا اور وہ چاروں تیزی سے جنگل کے اندر گھستے چلے گئے۔ اور عمران۔ ڈرائیور کی ذہانت پر دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا۔

www.UrduFanz.com

بڑے سے کمرے کے فرش پر عمران اور صدیقی مفلوج ہوئے پڑے تھے۔ ان کی گھڑیاں، جوتے اور کپڑے تک اتار لیے گئے تھے۔ اب ان دونوں کے جسموں پر صرف انڈر ویئر موجود تھے۔ کپڑے اتارنے کی کارروائی ولسن کی تھی۔ وہ کسی قسم کے رسک لینے کا قائل نہ تھا۔

کمرے میں ولسن کے ساتھ اس کے تینوں ساتھی ٹیری، لسکی اور والکر موجود تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ اور ولسن نے انہیں باقاعدہ منصوبے کے تحت مختلف جگہوں پر تعینات کیا تھا۔ ولسن کے رویے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اسے ہر لمحے عمران اور صدیقی سے خطرہ ہو۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ اور ولسن بذات خود اس دروازے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بے چینی اور اضطراب نمایاں تھا۔ وہ بار بار مڑ کر بڑی بے چینی سے دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی آمد کا شدت سے انتظار ہو۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ولسن اور اس کے ساتھی چوکنا ہو گئے۔

لیڈی ایشلے دروازے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک سب مشین گن تھی۔ اور جسم پر انتہائی چست لباس موجود تھا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی کے آثار موجود تھے۔ وہ دروازے سے اندر آ کر رک گئی۔ اور اس کی نظریں سامنے فرش پر پڑے ہوئے صدیقی اور عمران پر جم گئیں۔

"ان میں عمران کونسا ہے" ـــــ لیڈی ایشلے نے پوچھا۔

"یہ ہے میڈم" ـــــ ولسن نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور لیڈی ایشلے کی نظریں اب عمران کے جسم کا جائزہ لینے لگیں۔

عمران نے چونکہ صرف انڈر ویئر پہن رکھا تھا اس لئے اس کا پورا جسم عریاں تھا۔ لیڈی ایشلے بڑی گہری نظروں سے عمران کے جسم کا جائزہ لے رہی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں چھائی ہوئی تندی اور درشتگی پسندیدگی میں تبدیل ہوتی چلی گئی۔ اس کے چہرے پر موجود کھچاؤ نرمی میں بدلتا چلا گیا۔

"یہ تو بہت خوبصورت نوجوان ہے ـــــ بالکل یونانی مجسموں کی طرح" ـــــ لیڈی ایشلے کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"مادام ـــــ یہ شخص دنیا کا سب سے خطرناک شخص ہے ـــــ آپ اسے فوراً گولی مار دیجئے کیونکہ زیرو بم کا اثر کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے اور اس کے بعد اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا" ـــــ ولسن نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو ـــــ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم مجھے مشورہ دو۔ میں اسے قتل کرنے کی بجائے اسے پاور لینڈ ٹرانسمٹ کر کے لے جاؤں گی۔ میں پاور لینڈ کے تمام شہریوں کو اس جیسا بنانا چاہتی ہوں" ـــــ لیڈی ایشلے نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور ولسن نے بڑی سختی سے دانت

www.UrduFanz.com

بھینچ لیے۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسی لمحے عمران کے جسم پر گولیوں کی بارش کر دے لیکن وہ جانتا تھا کہ لیڈی ایشلے کی ناراضگی کیا معانی رکھتی ہے اسے دنیا میں کسی جگہ بھی پناہ نہیں ملے گی۔

"تم یہیں ٹھہرو — اور اس کا خیال رکھنا کہ اس کے جسم کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچے۔ میں ٹرانسمٹ فیوز لے آؤں" — لیڈی ایشلے نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

لیڈی ایشلے کے باہر جاتے ہی ولسن تیزی سے کمرے کے کونے میں لگی ہوئی الماری کی طرف بڑھا۔ اس نے الماری کے پٹ کھولے اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر نکال لیا۔ ڈبے پر مختلف رنگوں کے بٹن موجود تھے۔ ولسن نے ایک بٹن دبایا تو ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آوازیں جب تیز ہوئیں تو اس نے دوسرا بٹن دبا دیا۔ اور اب ڈبے میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے پانی کسی چٹان سے ٹکرا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد ڈبے میں سے ایک مردانہ آواز بلند ہوئی۔

"ایمرجنسی ریڈلائن پر ہنری بول رہا ہوں۔ اوور" — بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"میں ولسن ہوں جناب! — عمران اور سیکرٹ سروس کے ایک رکن صدیقی پر ہم نے قابو پا لیا ہے۔ وہ اس وقت ہمارے سامنے مفلوج پڑے ہوئے ہیں — میں چاہتا ہوں کہ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دوں لیکن مادام ایشلے کو شاید عمران پسند آگیا ہے۔ وہ اسے پاورلینڈ ٹرانسمٹ کرنا چاہتی ہیں — وہ ٹرانسمٹ فیوز لینے اپنی رہائش گاہ گئی ہیں — میں نے سوچا کہ آپ سے اجازت لے لوں۔ اوور" — ولسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیسی اجازت۔ اوور" — ہنری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"عمران کو گولی مارنے کی — آپ جانتے ہیں کہ عمران کس قدر خطرناک شخص ہے — ایک بار یہ ہاتھ سے نکل گیا تو پھر — اوور" — ولسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں! — مادام ایشلے کی اجازت کے بغیر تم ایسا نہیں کر سکتے — وہ پاورلینڈ کی چیئرمین ہے اور پاورلینڈ کے قانون کے مطابق کوئی بھی ان کی حکم عدولی نہیں کر سکتا — البتہ تم اتنا کرو کہ جب مادام واپس آئیں تو اسی ایمرجنسی ریڈلائن پر میری ان سے بات کراؤ۔ اوور" — ہنری نے جواب دیا اور ولسن کا منہ اس بار بری طرح لٹک گیا۔

"بہتر سر۔ اوور" — ولسن نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا اور بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔ البتہ ڈبہ اس نے ہاتھ میں سنبھالا ہوا تھا۔ وہ اب بھی فرش پر مفلوج پڑے ہوئے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس کی نظروں میں بندھے ہوئے چیتے جیسے تاثرات تھے۔ وہ بار بار دانت بھینچتا اور اس کا چہرہ بگڑ جاتا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور لیڈی ایشلے ایک چھوٹا سا بیگ اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے ایک نظر ماحول کو دیکھا اور پھر اطمینان کی سانس لی۔ اسے شاید خطرہ تھا کہ ولسن کہیں اس کی عدم موجودگی میں عمران کو گولی نہ مار دے۔

"عمران کے بازو میں فیوز لگا دو ولسن" — لیڈی ایشلے نے بیگ ولسن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس مادام! — لیکن ایمرجنسی ریڈلائن پر سر ہنری آپ سے بات کرنا چاہتے

www.UrduFanz.com

"ہیں" ـــــ ولسن نے لیڈی ایشلے کے ہاتھ سے بیگ لے کر ڈبہ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ تو یہ تم ساتھ لے آئے ہو ـــ اور شاید تم نے ہنری سے بات بھی کی ہو ـــ بہرحال دکھاؤ مجھے" ـــــ لیڈی ایشلے نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈبہ ولسن کے ہاتھ سے جھپٹ لیا اور تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔ ڈبے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آوازیں جب تیز ہوئیں تو اس نے دوسرا بٹن دبا دیا اور اب ڈبے میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے پانی کسی چٹان سے ٹکرا رہا ہو۔ چند لمحوں بعد ہی ڈبے میں سے ہنری کی آواز دوبارہ برآمد ہوئی۔

"ڈیئر جینی ریڈ لائن پر ہنری بول رہا ہوں۔ اوور" ـــــ ہنری کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"لیڈی ایشلے سپیکنگ فرام دس اینڈ اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے قدرے تحکمانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام! ـــ ابھی ابھی ولسن نے مجھے بتایا ہے کہ آپ عمران کو قتل کرنے کی بجائے پاورلینڈ ٹرانسمٹ کرنا چاہتی ہیں ـــــ کیا یہ بات درست ہے۔ اوور؟" ہنری نے پوچھا۔

"بالکل درست ہے۔ اوور" ـــــ لیڈی ایشلے نے مختصر سے لفظوں میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام! ـــ یہ انتہائی خطرناک ہوگا ـــ آپ اس ارادے کو چھوڑ دیں میں نے مسٹر ترمذی سے بات کر لی ہے۔ وہ بھی آپ کے اس فیصلے کے مخالف ہیں ـــ آپ اسے فوری گولی مار دیں۔ یہ آپ کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ اوور" ہنری کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"تمہیں معلوم ہے ہنری کہ جب میں کوئی فیصلہ کر لیتی ہوں تو پھر اسے ہر قیمت پر پورا کرتی ہوں ـــــ اور یہ میرا فیصلہ ہے۔ اوور" ـــــ لیڈی ایشلے کا لہجہ انتہائی کرخت تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ سخت غصے کے عالم میں بول رہی ہو۔ لیکن اس کے چہرے پر غصے کے قطعاً آثار موجود نہ تھے۔

"آپ کا فیصلہ بجا ہے ـــــ لیکن پاورلینڈ کا قانون ہے کہ دو ڈائریکٹرز اگر ایک فیصلے پر متفق ہو جائیں تو تیسرا فریق اپنا فیصلہ نہیں منوا سکتا۔ اس لئے اب آپ کو قانون کے مطابق اپنے فیصلے پر نظرثانی کرنی ہوگی۔ اوور" ـــــ ہنری کا لہجہ بھی کرخت ہو گیا تھا۔

"لیکن میں کیسے یقین کروں کہ ترمذی تمہارے ساتھ متفق ہے۔ اوور؟" لیڈی ایشلے نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیا۔ اس بار اس کے لہجے سے الجھن نمایاں تھی۔

"میں اس کی آپ سے بات کرا دیتا ہوں ـــــ چند لمحے انتظار کیجئے۔ اوور" ـــــ ہنری نے کہا اور پھر واقعی چند لمحوں کے بعد ایک دوسری آواز ڈبے سے ابھری۔

"ترمذی سپیکنگ ڈیئر ایشلے۔ اوور" ـــــ بولنے والے کا لہجہ قدرے عاجزانہ تھا۔

"ترمذی! ـــ تم بھی ہنری کے ساتھ مل گئے اور میرے خلاف ووٹ دیا ہے۔ اوور ـــــ؟" لیڈی ایشلے نے روٹھ جانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ ضروری تھا ڈیئر! ـــ ہم عمران جیسے خطرناک آدمی کو پاورلینڈ میں ٹرانسمٹ کرنے کا رسک نہیں لے سکتے ـــــ ہم نے بڑی محنت سے یہ پاورلینڈ قائم کیا ہے اور ہم نے ابھی مشن پورا کرنا ہے ـــــ پوری دنیا پر

www.UrduFanz.com

حکومت کرنے کا مشن ____ اس لئے ویری سوری ڈیئر! ___ میں کوئی رسک نہیں لے سکتا ___ تم اپنے ہاتھوں سے عمران کو گولی مارنے گئی تھی۔ بس گولی مارو اور واپس آجاؤ ___ یہی تمہارے ہمارے اور پاور لینڈ کے لئے بہتر ہے۔ اوور" ____ ترمذی نے سخت لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے اب پہلے جیسی عاجزی ختم ہو گئی تھی۔

اوہ واقعی ڈیئر! ___ تم لوگ ٹھیک کہہ رہے ہو ___ میں ہی خوامخواہ جذبات میں آگئی تھی۔ اوکے! ___ میں اسے گولی مار دیتی ہوں۔ اوور" ____ لیڈی ایشلے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈیئر ___ اوور اینڈ آل" ____ ترمذی نے جواب دیا اور لیڈی ایشلے نے طویل سانس لیتے ہوئے ڈبے کے بٹن بند کر دیئے۔ اور ڈبہ ولسن کی طرف بڑھا دیا۔ جس کے چہرے پر اب فتحمندی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے

"تھینک یو ولسن! ___ واقعی ہمیں یہ رسک نہیں لینا چاہیئے" ___ لیڈی ایشلے نے کاندھے سے لٹکی ہوئی سب مشین گن بڑے اطمینان سے اتاری اور پھر وہ قدم بڑھاتی ہوئی فرش پر مفلوج پڑے ہوئے عمران کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"کیا یہ بول نہیں سکتا" ____؟ لیڈی ایشلے نے دو قدم دور رکتے ہوئے مڑ کر ولسن سے پوچھا۔

"بول تو سکتا ہے مادام! ___ لیکن اس کے لئے اسے انجکشن لگانا پڑے گا ___ بہتر تو یہی ہے کہ آپ اسے گولی مار کر جھنجھٹ ختم کریں" ___ ولسن نے بے چین لہجے میں کہا۔

"نہیں ___ میں ایک مفلوج اور بے بس آدمی پر گولی چلانا نہیں چاہتی

کم از کم اسے آخری خواہش بتانے کا تو حق ہے ___ تم اسے انجکشن لگا دو" ___ لیڈی ایشلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مگر مادام! ___ انجکشن لگنے کے بعد صرف تین منٹ تک یہ مفلوج رہے گا۔ اس کے بعد درست ہو جائے گا" ____ ولسن نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ___ تین منٹ بہت ہوتے ہیں۔ اس دوران یہ اپنی آخری خواہش بتا سکتا ہے" ____ لیڈی ایشلے نے کہا اور ولسن چند لمحے تذبذب کے عالم میں کھڑے رہنے کے بعد کندھے اچکاتا ہوا دوبارہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر والا ڈبہ اور لیڈی ایشلے کا لایا ہوا بیگ الماری کے اندر رکھا اور پھر اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ باہر نکالا۔ اس ڈبے کو کھول کر اس میں سے اس نے ایک سرنج نکالی اور ڈبے کے اندر ہی موجود نیلے رنگ کے محلول پر مشتمل شیشی میں سے اس نے محلول سرنج میں بھرا اور ڈبہ واپس الماری میں رکھ کر وہ مڑ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے فرش پر پڑے ہوئے عمران کا بازو پکڑ کر سرنج کی سوئی اس کے بازو میں اتار دی پایا ہی تھا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا لیڈی ایشلے سے یوں ٹکرایا جیسے توپ میں سے گولا نکلتا ہے اور لیڈی ایشلے چیخ مار کر پشت کے بل زمین پر گری اور اس کے ہاتھ میں موجود سب مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں اچھل ہی تھی کہ دوسرے لمحے عمران بھوکے چیتے کی طرح فرش سے اچھلا اور اس نے نہ صرف فضا میں ہی سب مشین گن سنبھال لی، بلکہ قلابازی کھا کر وہ سیدھا ہوا اور مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے کمرہ گونج اٹھا۔ سامنے والے کونے میں کھڑا ولسن کا ایک ساتھی چیختا ہوا الٹ کر فرش پر گرا۔ ولسن کے باقی ساتھی ایک لمحے کے لئے تو حیرت سے بت بنے رہے

www.UrduFanz.com

مگر اپنے ساتھی کے مرتے ہی ان کی انگلیاں اضطراری طور پر ٹریگروں پر حرکت میں آ گئیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران ان میں سے کسی کی طرف مڑتا، یا وہ فائر کر کے عمران یا فرش پر مفلوج پڑے ہوئے صدیقی پر فائر کھول لیتے، کمرے میں دھماکے ہوئے اور وہ دونوں چیختے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ گولیاں اوپر روشندان سے چلائی گئی تھیں۔

اسی لمحے ولسن نے اچھل کر عمران کے اس ہاتھ پر لات ماری جس میں اس نے سب مشین گن پکڑ رکھی تھی اور سب مشین گن عمران کے ہاتھوں سے نکلتی چلی گئی۔

لیڈی ایشلے نے اٹھ کر دروازے کی طرف دوڑ لگائی، مگر اسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے لیڈی ایشلے اس کے ہاتھوں پر اٹھتی ہوئی پوری قوت سے کمرے کی دیوار سے جا ٹکرائی۔ اس کا سر اتنی قوت سے دیوار سے ٹکرایا تھا کہ اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ فرش پر بے حس و حرکت پڑی رہ گئی۔

ولسن نے اس دوران بھاگ کر سب مشین گن اٹھانے کی کوشش کی لیکن عمران چیتے کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور اس نے ولسن کو راستے میں ہی جھپٹ لیا۔

"تم سے تو میں نے خاصا لمبا حساب کتاب چکانا ہے ولسن" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ولسن کو سر سے اوپر اٹھا لیا۔ مگر ولسن نے انتہائی پھرتی سے اس کی گردن کے گرد اپنی دونوں ٹانگوں کی مدد سے قینچی سی ڈالی اور پھر عمران سمیت وہ فرش پر جا گرا۔ عمران کی گردن اسکی ٹانگوں میں بری طرح پھنسی ہوئی تھی اور ولسن نے فرش پر گرتے ہی تیزی سے مخصوص انداز میں قلابازیاں کھانی شروع کر دیں تاکہ وہ عمران کی گردن توڑ سکے۔ مگر ایک دو قلابازیوں کے بعد ہی

عمران کا ہاتھ فضا میں بلند ہوا اور پھر اس کی ہتھیلی پوری قوت سے ولسن کی پنڈلی پر پڑی اور کڑک کی آواز کے ساتھ ہی ولسن کے حلق سے زوردار چیخ نکل گئی۔ اس کی ٹانگ کی ہڈی ایک ہی وار میں ٹوٹ چکی تھی اور اسی لمحے عمران کی گردن اس خوفناک شکنجے سے باہر آ گئی۔ دوسرے عمران اچھل کر ولسن پر جا گرا۔ اس کے بعد اس کی کھڑی ہتھیلی بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور کمرہ ولسن کی خوفناک چیخوں اور اس کے جسم کی ہڈیوں کے ٹوٹنے کی بھیانک آوازوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے بازو۔ ٹانگیں۔ پسلیاں، ناک غرضیکہ جسم کی کوئی ہڈی سلامت نہ رہنے دی۔ اور ولسن کی حالت اس قدر عبرتناک ہو گئی کہ اس کی طرف دیکھا بھی نہ جا سکتا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ولسن نے آخری ہچکی لی اور اس کی گردن ٹیڑھی ہوتی چلی گئی۔ وہ اپنے عبرتناک انجام تک پہنچ چکا تھا۔

ولسن کے مرتے ہی عمران تیزی سے مڑا اور پھر وہ دیوار کے ساتھ بیہوش پڑی ہوئی لیڈی ایشلے کی طرف بڑھا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں لیڈی ایشلے پہلے کی طرح دوبارہ اپنے آپ کو ٹرانسمٹ نہ کر لے۔

دروازے میں صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کھڑے ہوئے تھے وہ شاید اوپر سے اتر کر نیچے پہنچ چکے تھے لیکن عمران نے ان کی طرف توجہ نہ دی۔ اور وہ لیڈی ایشلے کو پلٹنے لگا۔ اس نے جیسے ہی لیڈی ایشلے کو پلٹا لیڈی ایشلے کی آنکھیں کھلتی چلی گئیں۔

چند لمحوں تک بے شعوری کی کیفیت میں رہنے کے بعد لیڈی ایشلے اچھل کر کھڑی ہو گئی اور پھر کمرے کی حالت اور فرش پر پڑی ہوئی ولسن کی عبرت انگیز لاش کو دیکھتے ہی اس نے خوف سے جھرجھری لی اور اس کی آنکھیں

www.UrduFanz.com

حیرت اور خوف سے پھٹتی چلی گئیں

"یہ سب کچھ تم نے کیسے کیا" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو لیڈی ایشلے! ۔۔۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو ہمارے ملک کے سائنسدان واپس کر دو ۔۔۔ ورنہ تمہارا انجام ولسن سے بھی زیادہ عبرت ناک ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ مگر وہ تو پاور لینڈ کے شہری بن چکے ہیں ۔۔۔ اب وہ واپس کیسے آسکتے ہیں" ۔۔۔ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔ اس بار اس کے لہجے میں قدرے اطمینان کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"تو پھر سمجھ لو کہ میں تمہارے پاور لینڈ کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یوں تیزی سے لیڈی ایشلے کی طرف بڑھا جیسے اس پر حملہ کرنا چاہتا ہو۔

لیڈی ایشلے بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی اور پھر وہ رکی نہیں بلکہ تیزی سے کمرے کے دوسرے کونے کی طرف بھاگتی چلی گئی۔ عمران خاموشی سے کھڑا ہو گیا اس کی نظریں لیڈی ایشلے پر جمی ہوئی تھیں۔

لیڈی ایشلے نے دوسرے کونے میں پہنچتے ہی تیزی سے اپنی بائیں ٹانگ سے اسکرٹ اونچا کیا اور پھر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اس نے ٹانگ پر ایک جگہ رکھ کر زور سے دبا دیئے۔

"میں جا رہی ہوں عمران! ۔۔۔ کاش! میں تمہیں دیکھتے ہی گولی مار دیتی" لیڈی ایشلے نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم دھوئیں میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے دھواں فضا میں

تحلیل ہو گیا۔ لیڈی ایشلے ٹرانسمٹ ہو چکی تھی۔

عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ اس نے دانستہ لیڈی ایشلے کو ٹرانسمٹ ہونے کا موقع دیا تاکہ وہ اس کا آپریٹنگ پروسیس دیکھ سکے۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب" ۔۔۔ صفدر نے حیرت بھری آواز میں کہا۔

"وہ چلی گئی ۔۔۔ آپ لوگوں نے خوامخواہ رنگ میں بھنگ بلکہ ہیروئن ڈال دی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھا اس نے سب سے پہلے وہاں سے اپنے کپڑے نکال کر پہنے اور پھر اس نے فرش پر پڑی ہوئی وہی سرنج اٹھائی جو ولسن نے اسے لگانا تھی۔ اس نے سرنج کی سوئی ولسن کی لاش کے بازو میں گھونپ دی اور پھر ہلکا سا سرنج کے لیور کو دبایا، دوسرے لمحے ولسن کی لاش کے اندر ایک دھماکہ سا ہوا جیسے اس کے جسم کے اندر بم پھٹ پڑا ہو اور ولسن کی لاش کا گوشت پانی بن کر بہنے لگا۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو یہ آپ کو ٹھیک کرنے والی سرنج نہ تھی" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں! ۔۔۔ اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا تھا کہ ولسن دراصل مجھے فوری طور پر ہلاک کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ چنانچہ میں حرکت میں آگیا۔ ورنہ اس زہر کا ایک قطرہ بھی میرے جسم میں داخل ہو جاتا تو میرا بھی یہی حشر ہوتا جو اس وقت ولسن کی اپنی لاش کا ہوا ہے" ۔۔۔ عمران نے سرنج ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے فرش پر پڑے ہوئے صدیقی کی طرف بڑھا۔ صدیقی بدستور مفلوج حالت میں پڑا ہوا تھا۔ عمران نے اسے منہ کے بل پلٹا اور پھر اس کے دونوں انگوٹھے صدیقی کے سر کی پشت سے نیچے تک ریڑھ کی ہڈی کے گرد بڑے

www.UrduFanz.com

مخصوص انداز میں چلنے لگے۔

دو تین بار یہ عمل دوہرانے کے بعد عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اور دوسرے لمحے اس کے اس عمل کا نتیجہ سامنے آگیا۔ جب صدیقی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کمال ہے عمران صاحب۔ آپ تو خود صحیح ہو گئے جب کہ صدیقی کے لئے یہ عمل کرنا پڑا" ____ صفدر نے کہا۔

"میں نے اپنے اعصابی نظام کو مشقیں کر کے اس طرح ڈھال لیا ہے کہ میں جب چاہوں، اس میں مخصوص حرکت پیدا کر سکتا ہوں۔ اس لئے مفلوج کر دینے والی گیس زیادہ دیر تک مجھ پر اثر نہیں کر سکتی ____ لیکن تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے ____ ؟ کار کا انفرادی سسٹم تو آن نہ ہو سکا تھا" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے ایک ٹرانسمیٹر کال چیک کر لی تھی اور اس کے ذریعے یہاں تک پہنچ گئے ____ کسی بنزی سے بات ہو رہی تھی۔ ہم اس وقت پہنچے تھے جب آپ کو انجکشن لگائے جانے کی تیاری کی جا رہی تھی" ____ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ____ اچھا اب تم اس عمارت کی مکمل تلاشی لو اور صدیقی کو کپڑے پہننے میں مدد دو" ____ عمران نے دوبارہ الماری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر الماری کھول کر اس نے وہ بیگ اٹھا لیا جس میں ٹرانسمٹ فیوز موجود تھا۔ عمران اس فیوز کے حصول کے لئے تو کتنی دیر سے خاموش پڑا رہا تھا۔ بیگ کو اٹھا کر وہ کمرے سے نکل گیا۔ اب وہ جلد از جلد دانش منزل پہنچنا چاہتا تھا تاکہ اس ٹرانسمٹ فیوز پر پوری طرح ریسرچ کر سکے۔ اب وہ مطمئن تھا کہ اُسے

پاور لینڈ میں داخلے کا راستہ میسر آگیا تھا۔

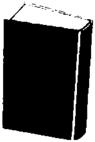

ایک چھوٹے سے کمرے کے اندر دیوار کے ساتھ ایک بہت بڑی ...ین نصب تھی جس میں چار چھوٹی چھوٹی سکرینیں نصب تھیں اور پینل پر ...ے شمار بلب اور مختلف رنگوں کے بٹن موجود تھے۔ مشین کے سامنے ایک اسٹول ...ا ہوا تھا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا اور کمرہ بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔

اچانک کمرے کے عین درمیان میں دھواں سا نمودار ہوا اور چند لمحوں میں ...را ہوا دھواں متشکل ہونا شروع ہو گیا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے دھواں ایک ...بصورت عورت کا جسم اختیار کر گیا۔

یہ لیڈی الشلے تھی جو پوائنٹ نمبر دو سے ٹرانسمٹ ہو کر یہاں اپنے ...س ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئی تھی۔ ولسن اور اس کے ساتھیوں کو لیکر لیڈی الشلے ...ب پاکیشیا آئی تھی تو یہ مشین بھی اپنے ہمراہ لے کر آئی تھی اور اس نے یہاں ...نچ کر ایک علیحدہ کوٹھی کرایہ پر لے کر اس کے ایک خاص کمرے میں یہ مشین ...ب کر لی تھی۔ ولسن اور اس کے ساتھی براہ راست دوسری عمارت میں ٹھہرے ...ے۔ ولسن والی عمارت کو پوائنٹ نمبر دو کا نام دیا گیا تھا۔ جبکہ لیڈی الشلے والی عمارت

www.UrduFanz.com

پوائنٹ نمبر ایک تھی۔

لیڈی ایشلے نے دانستہ ولسن کو عمران اور اس کے ساتھی صدیقی کو پوائنٹ نمبر تین پر لے جانے کے لئے کہا تھا کیونکہ اس نے سوچا تھا کہ اگر کوئی گڑبڑ ہو بھی گئی تو وہ آسانی سے ٹرانسمٹ ہو کر واپس یہاں پہنچ جائے گی اور پھر اس مشین کے ذریعے وہ محفوظ ہو کر اپنا انتقام پورا کرے گی۔ ٹرانسمٹ فیوز بھی وہ اسی عمارت میں آکر اپنے ساتھ پوائنٹ نمبر دو پر لے گئی تھی۔

مجسم ہوتے ہی لیڈی ایشلے تیزی سے مشین کی طرف بڑھی اور اس نے بڑی پھرتی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بٹنوں کے دبتے ہی مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ اور بے شمار چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے اور ڈائلوں پر سوئیاں حرکت کرنے لگیں۔ درمیان والی سکرین روشن ہو گئی۔ اس پر آڑھی ترچھی سی لکیریں دوڑنے لگیں۔ لیڈی ایشلے نے بڑی پھرتی سے ایک بڑا سا سرخ رنگ کا بٹن دبایا تو سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور دوسرے لمحے اس پر اسی کمرے کا منظر ابھر آیا جس سے ٹرانسمٹ ہو کر لیڈی ایشلے فرار ہوئی تھی۔

عمران کپڑے پہن چکا تھا اور اب الماری سے ٹرانسمٹ فیوز والا بیگ نکال رہا تھا۔ اس بیگ کو دیکھتے ہی لیڈی ایشلے بری طرح چونک پڑی۔ اس کا تو اسے اب تک خیال ہی نہ آیا تھا۔ اس نے تیزی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور ان بٹنوں کے دبتے ہی باقی سکرینیں بھی روشن ہو گئیں لیڈی ایشلے نے سامنے لگا ہوا ایک چکر آہستہ سے گھمانا شروع کر دیا۔ ابھی اس نے اسے ذرا سی حرکت دی تھی کہ اچانک ایک خیال کے تحت وہ رک گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ عمران اس بیگ کو لے کر ضرور کسی اہم جگہ جائے گا اور وہاں عمران کو ختم کرنے سے وہ اہم جگہ بھی تباہ کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے ہاتھ روک لیا اور

اور بٹن دبا دیا۔

اب تمام سکرینوں پر صرف عمران ہی نظر آرہا تھا۔ وہ پوائنٹ نمبر دو سے نکل رہا تھا۔ چونکہ اس کے ہاتھ میں ٹرانسمٹ فیوز بیگ تھا اس لئے مشین اسے آسانی سے کور کر رہی تھی۔ اس فیوز کا تعلق براہ راست اس مشین سے تھا۔ اسی لئے لیڈی ایشلے مطمئن تھی کہ وہ جب چاہے گی عمران کے جسم کو ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل کر دے گی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی اور وہ بار بار اپنے دانت بھینچ رہی تھی۔

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں عمران! ـــــ تم واقعی انتہائی خطرناک شخص ہو۔ لیکن میرا نام بھی ایشلے ہے ایشلے" ـــــ لیڈی ایشلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا البتہ اس کی نظریں سکرین پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں شعلے سے لہرا رہے تھے۔ اور چہرہ کسی زخمی بلی کی طرح بھیانک ہو رہا تھا۔

عمران اب ایک ٹیکسی میں بیٹھ چکا تھا اور ٹیکسی تیزی سے مختلف سڑکوں پر سے گزرتی چلی جا رہی تھی۔ مشین پر لگی ہوئی چاروں سکرینوں میں وہ ٹیکسی نظر آرہی تھی البتہ ہر سکرین پر اس کا اینگل مختلف تھا۔ اس طرح لیڈی ایشلے ٹیکسی کو چاروں طرف سے دیکھ رہی تھی۔ ٹیکسی جیسے ہی کسی سڑک پر مڑتی۔ سکرین پر ایک جھماکا سا ہوتا اور ٹیکسی ایک لمحے کے لئے نظروں سے اوجھل ہو کر دوبارہ سکرین پر نمودار ہو جاتی۔ سکرین کے ایریل سے نشر ہونے والی ریڈار لہریں بڑی باقاعدگی سے ٹیکسی کا تعاقب کر رہی تھیں۔

مختلف سڑکوں پر سے گزرنے کے بعد ٹیکسی ایک چوک پر جا کر رک گئی اور عمران ہاتھ میں بیگ پکڑے ٹیکسی سے اتر آیا۔ اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی گود میں پھینکا اور پھر بے نیازی سے آگے بڑھتا

www.UrduFanz.com

چلا گیا۔ وہ بڑے اطمینان سے چل رہا تھا جیسے وہ بازار سے شاپنگ کر کے واپس آ رہا ہو۔

"تم مجھ سے بچ نہیں سکتے عمران! ____ میں جب چاہوں تمہیں ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل کر سکتی ہوں" ____ لیڈی ایشلے نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کا ہاتھ ایک سرخ رنگ کے بٹن کی طرف بے اختیار بڑھا۔ لیکن پھر اس نے ہاتھ روک لیا۔ اس کے دانت بھنچے ہوئے تھے۔

عمران چلتے چلتے ایک قلعہ نما عمارت کے بڑے پھاٹک کے سامنے رُک گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی خود بخود کھل گئی اور عمران جھک کر اندر داخل ہو گیا۔ اب عمارت سکرین پر نظر آ رہی تھی اور عمارت بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر برآمدے میں داخل ہو کر وہ ایک دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر کمرے کا اندرونی منظر صاف نظر آ رہا تھا۔ کمرے کے اندر ایک لمبا تڑنگا نوجوان ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔

عمران نے جیسے ہی بیگ میز پر رکھا وہ نوجوان چونک کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں دیوار پر جمی ہوئی تھیں جہاں ایک سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ پھر عمران نے بھی چونک کر اس بلب کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے آثار اُبھر آئے۔

لیڈی ایشلے ان دونوں کی حالت دیکھ کر خود بھی چونک پڑی۔ وہ تیزی سے اٹھی اور اس نے مشین کے ساتھ دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور

اس میں سے ایک چھوٹا سا مائیک نکال کر اس کی تار کے سرے پر لگا ہوا پلگ مشین کے ایک خانے میں نصب کیا اور پھر ساتھ لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مائیک میں سے عمران اور اس کے ساتھی کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بلیک زیرو! ____ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے" ____ عمران کے لہجے میں حیرت کا عنصر تھا۔

"بالکل عمران صاحب! ____ کوئی خفیہ نگاہ ہمارا جائزہ لے رہی ہے" دوسرے آدمی نے جواب دیا۔

"اوہ! ____ شائد گڑبڑ اسی بیگ میں ہے ____ میں اسے چیک کر لیتا ہوں ____ آؤ میرے ساتھ" ____ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے کونے میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھا۔ دوسرا آدمی جسے بلیک زیرو کہا گیا تھا وہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔ دروازے سے گزر کر وہ دونوں کئی سیڑھیاں اترتے ہوئے ایک بڑے سے ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں ہر طرف عجیب و غریب قسم کی جدید ترین مشینیں نصب تھیں۔

"اوہ! ____ شائد اب یہ ٹرانسمٹ فیوز کو ناکارہ کرنا چاہتے ہیں" ____ لیڈی ایشلے نے سوچا اور پھر اس نے تیزی سے ایک سرخ رنگ کے بٹن کو دبایا اور سامنے لگے ہوئے چکر کو گھمانا شروع کر دیا۔ چکر کے گھومتے ہی بڑے سے ڈائل پر موجود سرخ رنگ کی سوئی تیزی سے حرکت میں آ گئی اور پھر جب وہ آٹھ سو کے ہندسے پر پہنچی تو لیڈی ایشلے نے چکر گھمانا شروع کر دیا۔ اب عمران بیگ کو ایک میز پر رکھ کر کھولنے میں مصروف تھا۔ بیگ کا تالا خصوصی ساخت کا تھا اس لئے وہ آسانی سے کھلنے والا نہ تھا۔

www.UrduFanz.com

"اب تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے عمران" ــــــ لیڈی ایشلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران اور بلیک زیرو، دونوں بُری طرح اچھل پڑے۔ یوں لگتا تھا جیسے انہوں نے لیڈی ایشلے کی بڑبڑاہٹ سُن لی ہو۔

"لیڈی ایشلے ــــ یہ لیڈی ایشلے کی آواز ہے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا۔

"ہاں! ــــ یہ میری آواز ہے عمران! ــــ اور سنو! اب تم اپنی موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پاور لینڈ سے ٹکرانے کے بعد کوئی شخص دوسرا سانس نہیں لے سکتا" ــــ لیڈی ایشلے نے اس بار چیختے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ کسی میکنزم کی وجہ سے اس کی آواز بھی عمران اور بلیک زیرو تک پہنچ رہی ہے۔

"ارے تم پاور لینڈ ہو ــ واہ! میں تو تمہیں پاور ہاؤس ہی سمجھتا رہا لیڈی ایشلے!" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب مشین کی طرف بڑھنے کی بجائے وہیں رُک گیا تھا جبکہ اس کا ساتھی بدستور میز کے قریب کھڑا ہوا تھا۔

"تو پھر مر جاؤ ــ اب مر بھی جاؤ" ــــ لیڈی ایشلے نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانت بھینچ کر سُرخ رنگ کے بڑے بٹن کو دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی مشین سے ایک زوردار گونج پیدا ہوئی اور سکرینوں پر تیزی سے جھماکے ہونے شروع ہو گئے اور پھر سکرینوں پر گرد و غبار چھا گیا اور چند لمحوں بعد سکرینیں سپاٹ ہو گئیں۔ اب صرف ان پر آڑھی ترچھی لہریں نظر آنے لگی تھیں اور مشین میں پیدا ہونے والی گونج بھی ختم ہو گئی۔

"مر گئے ـ ہا ـ ہا ــــ عمران ختم ہو گیا ــــ آخر میں نے عمران کو مار ڈالا۔ اب میں ہنری کو بتاؤں گی کہ لیڈی ایشلے کسے کہتے ہیں ــــ ہونہہ! وہ خواہ مخواہ مجھے اس احمق سے ڈراتا رہتا تھا ــــ خواہ مخواہ اُسے مافوق الفطرت بنا رکھا تھا" ــــ لیڈی ایشلے نے ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے سینکڑوں میل پیدل چلنے کے بعد وہ آخر کار اپنی منزل پر پہنچ ہی گئی ہو۔ کامیابی کی سرخی سے اس کا چہرہ جگمگا رہا تھا۔ اور کیوں نہ جگمگاتا، اس نے دنیا کے ناقابلِ شکست انسان کو آخر کار شکست دے ہی ڈالی تھی۔ اس نے ناقابلِ تسخیر انسان کو نہ صرف تسخیر کر لیا تھا۔ بلکہ اُسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران اپنے ساتھی سمیت اس عمارت کے ملبے میں ہمیشہ کے لئے دفن ہو چکا ہے۔

مشین سے نکلنے والی ہائیڈروجن بموں سے بھی زیادہ تباہ کُن ریز نے عمران اور اس کے ساتھی کے ساتھ ساتھ پوری عمارت کے پرخچے اُڑا دیئے ہوں گے۔ اور پھر وہ مسلسل قہقہے لگاتی چلی گئی۔

Www.UrduFanz.com

پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر میں اس وقت خاصی گہما گہمی نظر آرہی تھی ہیڈ کوارٹر کے وسیع ہال میں پچیس کے قریب سرخ رنگ کی کرسیوں پر پچیس مختلف اقوام اور نسلوں کے افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے گہرے سرخ رنگ کے چُست لباس پہن رکھے تھے۔ ہال کی دیواروں کا رنگ بھی گہرا سرخ تھا۔ البتہ ہال کی چھت سفید تھی۔ ان سب افراد کے سینوں پر پاور لینڈ کا مخصوص مونوگرام کے سٹکرز چسپاں تھے جن میں سنہرے رنگ کی زمین پر سرخ رنگ کا کراس بنا ہوا تھا نیچے شعبوں کے مخصوص نمبر موجود تھے۔

آج پاور لینڈ کی سالانہ اہم میٹنگ تھی جس میں مستقبل کے لئے پلاننگ کی جانی تھی۔ ان کرسیوں کے سامنے کافی فاصلے پر ایک سٹیج بنا ہوا تھا جس پر تین اونچی نشست والی کرسیاں موجود تھیں یہ تینوں کرسیاں پاور لینڈ کے ڈائریکٹران کے لئے مخصوص تھیں۔ ہال میں بیٹھے ہوئے پچیس افراد اپنے اپنے شعبوں کے سربراہ تھے۔ ان میں سے صرف پانچ ہیڈ کوارٹر میں رہتے تھے

جب کہ باقی بیس دنیا کے مختلف ممالک میں پاور لینڈ کے لئے کام کرتے رہتے تھے اور خصوصی طور پر سالانہ میٹنگ کے لئے انہیں بلایا گیا تھا۔

پچیس افراد خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کی نظریں سٹیج پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سٹیج کے پیچھے موجود دروازہ کھلا اور پھر سب سے پہلے ترمذی اندر داخل ہوا۔ اس کے بعد ہنری اور آخر میں لیڈی ایشلے سٹیج پر نمودار ہوئی۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی ہال میں موجود پچیس افراد احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ترمذی نے ہاتھ اٹھا کر انھیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر سٹیج پر موجود درمیانی کرسی پر لیڈی ایشلے اور اس کے دائیں ہاتھ پر ترمذی اور بائیں ہاتھ پر ہنری بیٹھ گیا۔

"کارروائی کا آغاز کیا جائے"۔۔۔ لیڈی ایشلے نے حکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے ہی ہال میں موجود ہر فرد باری باری اٹھ کر اپنے اپنے شعبے کی مختصر لفظوں میں رپورٹ دینے لگا۔ ان رپورٹوں کے لحاظ سے پاور لینڈ کے مفادات ہر بڑے ملک میں محفوظ تھے۔ اور ہر بڑے ملک میں مستقبل کے لئے حکومت کرنے کے لئے مخصوص ماہرین کا گروپ تیار کر لیا گیا تھا۔ ان سب کی وفاداریوں کو اچھی طرح چیک کر لیا گیا تھا اور اب وہ صرف ہیڈ کوارٹر سے آخری ایکشن کا حکم ملنے کے منتظر تھے۔

"آپ سب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ پاور لینڈ کی لیبارٹریوں نے جدید ترین اور خوفناک اسلحے کے ڈھیر پیدا کر لئے ہیں ۔۔۔ یہ اسلحہ پوری دنیا کو ایک لمحے میں پھونک سکتا ہے ۔۔۔ اور دشمنوں کو کنٹرول کرنے والا ای بم بھی تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کی تیاری میں مزید ایک ماہ کا عرصہ درکار ہے۔ ایک ماہ بعد ہم اس قابل ہوں گے کہ صرف ای بم استعمال کر کے

www.UrduFanz.com

پوری دنیا کو کنٹرول کر لیں ۔۔۔ اس لئے آپ لوگ اپنے آپ کو ہر وقت حکومتیں سنبھالنے کے لئے تیار رکھیں" ۔۔۔ ہنری نے کھڑے ہو کر کہا اور ہال میں موجود ہر شخص کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ظاہر ہے دنیا پر حکومت کرنے کا خواب ہر شخص کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہو سکتی ہے۔

"جناب عالی! ۔۔۔ کیا میں کوئی سوال کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ؟ اچانک پچھلی صف میں بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر شخص نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ ضرور پوچھو" ۔۔۔ ہنری نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پاور لینڈ کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی نے یوں اٹھ کر ڈائریکٹران سے سوال کیا ہو۔ ورنہ انہیں تو صرف احکام کی تعمیل کی ہی تربیت دی گئی تھی۔ اس شخص کے اس طرح سوال پوچھنے پر ہال میں موجود باقی افراد کے ساتھ ساتھ ترمذی اور لیڈی لیشلے بھی چونک اٹھے تھے۔

"جناب عالی! ۔۔۔ کچھ روز پہلے میری ٹیم نے مجھے اطلاع دی تھی کہ ایشیا کے ایک پسماندہ ملک پاکیشیا میں چیئرمین پاور لینڈ مادام لیشلے اور ڈائریکٹر مسٹر ترمذی کسی مشن کے سلسلے میں پہنچے تھے ۔۔۔ کیا میں اس مشن کی تفصیلات معلوم کر سکتا ہوں ۔۔۔ مزید براں جب کہ ایسے مشنز کا انچارج میں ہوں تو مجھے حکم کیوں نہ دیا گیا" ۔۔۔ ؟ اس ادھیڑ عمر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ" ۔۔۔ ہنری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ کوئی ایسا مشن نہیں تھا جس کا پاور لینڈ پر کوئی اثر پڑتا ۔۔۔ ای بم لیبارٹری کے لئے پاکیشیا سے چار سائنسدان اغوا کئے گئے تھے اور مادام لیشلے

اور مسٹر ترمذی سیر و تفریح کے لئے پاکیشیا گئے تھے۔ وہاں ایک مقامی جاسوس علی عمران کو پتہ چلا تو اس نے پاور لینڈ سے ٹکرانے کی کوشش کی۔ جس پر مادام لیشلے اور مسٹر ترمذی اپنا تفریحی دورہ مختصر کر کے واپس آ گئے ۔۔۔ لیکن یہاں ایسی اطلاعات پہنچیں جن سے پتہ چلا کہ عمران پاور لینڈ کے خلاف خاصی تیزی سے کام کر رہا ہے اور اس کی یہ سرگرمیاں مستقبل میں خطرناک ہو سکتی ہیں ۔۔۔ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے متعلق بھی یہ اطلاعات ملی تھیں کہ وہ بھی اس سلسلے میں سرگرم ہے اس پر مادام لیشلے ایک مخصوص ٹیم لے کر عمران اور سیکرٹ سروس کی سرکوبی کے لئے پاکیشیا پہنچیں اور پھر وہاں سخت اور فوری ایکشن کر کے عمران کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے انچارج کو بھی ختم کر دیا گیا" ۔۔۔ ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"جناب عالی! ۔۔۔ میں پاور لینڈ میں شمولیت سے قبل جاپان کی ایک سرکاری تنظیم سے وابستہ رہا ہوں ۔۔۔ ایک مشن کے سلسلے میں ہمارا ٹکراؤ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہوا تھا ۔۔۔ علی عمران دنیا کا انتہائی خطرناک شخص ہے۔ اگر یہ شخص پاور لینڈ کے خلاف حرکت میں آ گیا ہے تو پھر پاور لینڈ کو اس کا انتہائی سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیئے اور اس کے خلاف کوئی بڑا ایکشن لینا چاہیئے" ۔۔۔ ایک اور شخص نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"جب کہہ دیا گیا ہے کہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو چکا ہے تو پھر اس بات کا کیا مطلب ہو سکتا ہے ۔۔۔ کیا مادام لیشلے پر عدم اعتماد کی بات کی جا رہی ہے" ۔۔۔ ہنری نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری سر! ___ ویری سوری ___ معافی چاہتا ہوں ___ لیکن کیا علی عمران کی لاش شناخت کر لی گئی ہے ___؟ کیونکہ اس شخص کو ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا ہے" ___ اس آدمی نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

"پاور لینڈ کے مقابلے میں کوئی فرد ناقابلِ تسخیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آئندہ بات کرتے وقت احتیاط کی جائے ___ ورنہ پاور لینڈ کی توہین ناقابلِ معافی جرم ہے اور اب یہ ٹاپک ختم کیا جاتا ہے۔ اس پر مزید کسی بات کی اجازت نہیں ہے ___ اب آپ لوگ جا سکتے ہیں ___ آپ کو مزید ہدایات آپ کے مقامی ہیڈ کوارٹر میں پہنچا دی جائیں گی" ___ ہنری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر! ___ احکام کی مکمل تعمیل ہو گی" ___ سب نے سر جھکاتے ہوئے اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے پچھلے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

ہال کے خالی ہونے پر ترمذی، لیڈی ایشلے اور ہنری بھی سٹیج کے پچھلے دروازے سے نکل کر ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔

"آپ نے دیکھا مادام! ___ کہ علی عمران کے متعلق لوگوں کے تاثرات کیا ہیں" ___ ہنری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مادام ایشلے سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش تھی۔

"میں واقعی حیران ہوں کہ اس شخص کی شہرت کہاں کہاں تک پھیلی ہوئی ہے ___ بہرحال مجھے اطمینان ہے کہ آخر کار یہ شخص میرے ہاتھوں ہی موت کے گھاٹ اترا" ___ لیڈی ایشلے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن اس کے چہرے سے صاف عیاں تھا کہ وہ جبراً مسکرانے کی کوشش

کر رہی ہے۔

"ڈیئر! ___ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تمہیں براہ راست اس کارروائی میں ملوث نہیں ہونا چاہئے ___ اس سے پاور لینڈ کا وقار مجروح ہوتا ہے ___ ہمارے پاس اتنی بڑی تنظیم ہے کہ ایک ملک کیا، آدھی دنیا کے خلاف کارروائی کی جا سکتی ہے اور ہمارا براہ راست اس میں ملوث ہونا ہمارے ساتھیوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا کر سکتا ہے ___ بہرحال اب یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے۔ آئندہ ہمیں احتیاط کرنی چاہیئے" ___ مسٹر ترمذی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ترمذی! ___ میں آئندہ احتیاط کروں گی بس میں جذباتی طور پر اس چکر میں پھنس گئی تھی" ___ لیڈی ایشلے نے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

"مادام! ___ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کہوں" ___؟ ہنری نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"ہاں ہاں کہو ___ کیا بات ہے" ___؟ لیڈی ایشلے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

آپ کی رپورٹ سے میں ذاتی طور پر مطمئن نہ تھا ___ عمران اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں ہے۔ اور پھر آپ نے واپسی میں بھی جلدی کی۔ آپ نے یہ معلوم نہیں کیا کہ کیا واقعی عمران ختم ہو چکا ہے ___ اس لئے میں نے اپنے طور پر ایک خصوصی ٹیم وہاں بھیجی ہے جو اس بات کی پڑتال کرے گی کہ کیا واقعی عمران ختم ہو چکا ہے ___ اگر ختم ہو چکا ہے تو اس کا ثبوت مہیا کیا جائے ___ اور اگر ختم نہیں ہوا تو پھر تازہ ترین

www.UrduFanz.com

صورت حال کی رپورٹ کی جائے تاکہ اس رپورٹ کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے" ــــ ہنری نے کہا۔

"اوہ ہنری! ــــ تم بھی کمال کرتے ہو ــــ میں نے واضح طور پر تمہیں بتایا ہے کہ اس کے پاس ٹرانسمٹ فیوز تھا جس کا تعلق الف۔ ایم سکس مشین سے تھا ــــ اور تم جانتے ہو کہ الف۔ ایم سکس ریز کتنی مہلک ہوتی ہیں اور ان کا باقاعدہ استعمال ہوا ــــ اس کے بعد کسی کے زندہ بچ رہنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ کو اس بات پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے مادام! ــــ یہ رپورٹ ہم سب کی بہتری کے لئے ضروری ہے ــــ اگر رپورٹ یہ آگئی کہ واقعی عمران ختم ہو چکا ہے تو آپ سے زیادہ اطمینان کا سانس میں لونگا اور اگر عمران ختم نہیں ہوا تو پھر اس کے خاتمے کے لئے ہمیں جامع منصوبہ بندی کرنی پڑے گی" ــــ ہنری نے جواب دیا۔

"کب آئے گی یہ رپورٹ" ــــ؟ لیڈی ایشلے نے بدستور بُرا سا منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"شاید آج ہی آجائے ــــ بہرحال جیسے ہی رپورٹ مجھ تک پہنچی میں آپ کو مطلع کر دونگا" ــــ ہنری نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ لیڈی ایشلے یا ہنری کوئی بات کرتے، درمیان میں رکھی ہوئی میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ہنری نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہنری سپیکنگ" ــــ ہنری کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"باس! ــــ آپ کے لئے پاکیشیا سے سپیشل پیغام آیا ہے" ــــ دوسری

طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"یہ پیغام ڈائریکٹ میٹنگ روم میں منتقل کر دو" ــــ ہنری نے سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"لیجئے رپورٹ آبھی گئی ــــ ابھی پتہ چل جائے گا" ــــ ہنری نے کہا اور لیڈی ایشلے کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے چہرے پر تذبذب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

کمرے میں دس منٹ تک خاموشی طاری رہی۔ پھر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک سنائی دی۔

"یس کم ان" ــــ ہنری نے سخت لہجے میں کہا۔

دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس نے جھک کر سلام کیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک سرخ رنگ کے لفافے کو بڑے مؤدبانہ انداز میں ہنری کی طرف بڑھا دیا۔

"کیا ہے یہ" ــــ؟ ہنری نے لفافہ لینے سے پہلے سخت لہجے میں پوچھا۔

"سر! ــــ پاکیشیا سے آپ کے نام سپیشل میسج ہے" ــــ لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ہنری نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔

"تم جا سکتی ہو" ــــ ہنری نے لفافہ لیتے ہوئے کہا اور لڑکی مؤدبانہ انداز میں سلام کر کے واپس مڑی اور دوسرے لمحے دروازے سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"لیجئے مادام! ــــ آپ خود ہی رپورٹ دیکھ لیجئے" ــــ ہنری نے

www.UrduFanz.com

لفافہ مادام ایشلے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔ تم پڑھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔۔ لیڈی ایشلے نے کرخت لہجے میں کہا اور ہنری نے خاموشی سے لفافہ ایک طرف سے چاک کرنا شروع کر دیا۔ لفافے کے اندر ایک چھوٹا سا کاغذ تھا جس پر آڑھی ترچھی لکیریں تھیں۔ یہ مخصوص کوڈ تھا۔

ہنری خاموشی سے کاغذ پر نظریں دوڑاتا چلا گیا اور کمرے میں ایک عجیب سی فضا طاری ہو گئی۔

جب ہنری کی نظریں کاغذ کی آخری سطر پر پہنچیں تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی اور لیڈی ایشلے کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا اس کے لبوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ کھیلنے لگی۔ شاید اسے یقین آ گیا تھا کہ رپورٹ اس کے حق میں ہے۔

عمران نے جیسے ہی ٹرانسمٹ نیوز والا بیگ اٹھائے دانش منزل کے آپریشن روم میں پہنچا۔ بلیک زیرو اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا مگر اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی بات کرتا۔ کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی دیوار پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور بلیک زیرو اور عمران دونوں ہی آواز سن کر اور بلب کو جلتے بجھتے دیکھ کر چونک اٹھے۔ بلب کے جلنے بجھنے سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ دانش منزل کے اندر کوئی ایسی چیز آ گئی ہے جس کا تعلق کسی ٹرانسمیشن سے ہے اور دانش منزل کو کسی جگہ پر چیک کیا جا رہا ہے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بلیک زیرو ۔۔ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل عمران صاحب ۔۔ کوئی خفیہ نگاہ ہمارا جائزہ لے رہی ہے۔" بلیک زیرو نے جواب دیا اور اس کی نظریں اس بیگ پر جم گئیں جو عمران

Www.UrduFanz.Com

اپنے ہمراہ لایا تھا اور اس وقت میز پر پڑا تھا۔

"اوہ! شاید گڑبڑ اس بیگ میں ہے ۔۔۔ میں اسے چیک کرتا ہوں ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ عمران بلیک زیرو کی نظروں کا مطلب سمجھ گیا اور پھر بیگ اٹھا کر وہ تیزی سے مشین روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور بلیک زیرو اس کے پیچھے تھا۔ بلب ابھی تک مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ دروازے سے گزر کر سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ دونوں مشین روم میں پہنچ گئے۔

یہ ایک جدید ترین لیبارٹری تھی۔ یہاں عمران نے ہر قسم کے آلات کی چیکنگ کے لئے جدید ترین مشین نصب کر رکھی تھی۔ عمران نے بیگ کو درمیانی میز پر رکھا اور پھر اس کا تالا کھولنے میں مصروف ہو گیا لیکن تالا عجیب سی ساخت کا تھا۔ جو کھلنے میں ہی نہ آ رہا تھا۔

"اب تمہاری موت یقینی ہو گئی ہے عمران" ۔۔۔ اچانک مشین روم کی دیوار پر نصب ایک چھوٹے سے سپیکر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ عمران بھی اچھل پڑا۔ وہ آواز سنتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ آواز لیڈی ایشلے کی ہے۔

"لیڈی ایشلے! ۔۔۔ یہ لیڈی ایشلے کی آواز ہے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے دائیں ہاتھ پر موجود ایک بڑی سی مشین کی طرف بڑھا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ میری آواز ہے عمران ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ اب تم اپنی موت کے لئے تیار ہو جاؤ ۔۔۔ پاور لینڈ سے ٹکرانے کے بعد کوئی شخص دوسرا سانس نہیں لے سکتا" ۔۔۔ اس بار لیڈی ایشلے کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے قدم بڑھا کر مشین کے سامنے فرش پر لگے ہوئے ایک بٹن پر

پیر رکھ دیا۔ اس کے بٹن پر پیر رکھتے ہی ایک مشین میں گونج سی پیدا ہوئی۔

"ارے تم پاور لینڈ ہو ۔۔۔ واہ میں تو تمہیں پاور ہاؤس ہی سمجھتا رہا لیڈی ایشلے" ۔۔۔ عمران نے بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مر جاؤ ۔۔۔ اب مر بھی جاؤ" ۔۔۔ لیڈی ایشلے کی غصے سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے بیگ میں حرکت سی پیدا ہوئی مگر حرکت ہوتے ہی بیگ یوں اچھل کر اس مشین کے ایک بڑے سے خانے میں گھستا چلا گیا جیسے لوہا مقناطیس کی طرف دوڑتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مشین پر موجود بے شمار بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور مشین میں سے تیز گونج نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد مشین کی گونج ختم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی مشین کے بلب بھی یکلخت بجھ گئے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کی نظریں مشین کے درمیان میں لگے ہوئے ایک بڑے سے ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جس پر سرخ رنگ کی سوئی انتہائی بائیں جانب پہنچ کر رک گئی تھی۔

"بال بال بچ گئے ہیں بلیک زیرو! ۔۔۔ ورنہ اس وقت میری اور تمہاری لاشیں دانش منزل کے ملبے میں دفن ہو چکی ہوتیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین کے کونے میں لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو مشین کا ایک خانہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور اس میں سے ایک کاغذ کی پٹی سی باہر نکل آئی جس پر ٹائپ شدہ الفاظ موجود تھے۔ عمران نے غور سے اس کاغذ کو دیکھا اور پھر کاغذ بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"لو اس پر وہ پتہ درج ہے ۔۔۔ جہاں سے اٹیک کیا گیا ہے ۔۔۔ اپنے ممبرز کو وہاں فوراً پہنچنے کی ہدایت کرو۔ اس مقام پر احتیاط سے چھاپہ مارا

www.UrduFanz.com

جاتے ـــــ لیڈی ایشلے شاید ہمارا انجام معلوم کرنے کے لیے رک جائے۔ اور اُسے دیکھتے ہی گولی مار دی جائے" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں بلیک زیرو کو ہدایت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کاغذ پکڑ کر سر ہلاتا ہوا تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک زیرو کے جانے کے بعد عمران نے مشین کے نیچے بنے ہوئے ایک بڑے سے خانے میں ہاتھ ڈالا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہی بیگ موجود تھا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ بیگ کا تالا ٹوٹا ہوا تھا۔ عمران نے بیگ کو کھولا تو اندر راکھ بکھری ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے اندر ہر چیز جل کر راکھ میں تبدیل ہو چکی ہے۔

عمران نے ایک نظر راکھ کو دیکھا اور پھر طویل سانس لیتے ہوئے بیگ کو قریب رکھے ہوئے ڈسٹ بن کی طرف اچھال دیا۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے اور پھر مڑ کر واپس سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے رہ رہ کر یہی خیال آ رہا تھا کہ اس بار اس سے بنیادی غلطی ہوئی تھی۔ لیڈی ایشلے کے ٹرانسمٹ ہوتے ہی اس نے یہی سمجھا تھا کہ لیڈی ایشلے واپس پاور لینڈ چلی گئی ہے۔ جب کہ وہ یہیں موجود تھی اور نہ صرف موجود تھی بلکہ اس نے انتہائی خوفناک انداز میں حملہ بھی کیا تھا۔ اب یہ عمران کی خوش قسمتی تھی کہ جس وقت لیڈی ایشلے نے حملہ کیا تھا اس وقت وہ دفاعی مشین کا بٹن دبا چکا تھا ورنہ اس سے پہلے اگر لیڈی ایشلے حملہ کر دیتی تو پھر عمران کی جان بچ جانے کا ایک فیصد بھی چانس باقی نہ رہ سکتا تھا۔

بلیک زیرو نے ممبرز کو ہدایات دے کر رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون

کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زیرو نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"لیس ایکسٹو" ـــــ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان سپیکنگ! ـــــ عمران کہاں ہے" ـــــ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب موجود ہیں جناب" ـــــ بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں جناب عالی! ـــــ حضور عالی! ـــــ بندہ تو ہو گیا ہے خالی ـــــ بالکل خالی" ـــــ عمران نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہی قافیے کی گردان شروع کر دی۔ بلیک زیرو کے لہجے سے ہی اُسے پتہ چل گیا تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والے سر سلطان ہی ہو سکتے ہیں۔

"عمران! ـــــ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ تمہارا فلیٹ بموں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور سلیمان زخمی ہے" ـــــ سر سلطان نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑی دیر بعد آپ کو رپورٹ ملی ہے ـــــ میرے خیال میں رپورٹ بھیجنے والے نے بذریعہ ڈاک رپورٹ بھیجی ہو گی اور ہمارے ملک کے ڈاک کا نظام تو بس ماشاء اللہ ہے ـــــ خط بھیجنے والا جب دس سال بعد خود ملنے جاتا ہے تو اس وقت پوسٹ مین خط اٹھائے اور سر جھکائے پہنچتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! ـــــ تمہاری یہی عادت تو مجھے پسند ہے کہ اتنا بڑا نقصان ہونے کے باوجود تمہاری شگفتگی ویسے ہی قائم ہے" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جناب! ـــــ آپ کی شگفتگی اس وقت ختم ہو جائے گی جب فلیٹ کی

www.UrduFanz.com

تعمیر کا بل آپ کے پاس پہنچے گا ___ اور ابھی تو آپ سجدۂ شکر ادا کریں۔ ورنہ دانش منزل کا بل بھی ساتھ ہی پہنچتا اور مزید براں یہ کہ میرے اور بلیک زیرو کے کفن دفن کا خرچہ بھی آپ کو ہی ادا کرنا پڑتا" ___ عمران نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ___؟ کیا دانش منزل پر بھی حملہ ہوا ہے ___ مگر یہ کون ہیں" ___؟ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حملہ ___ ارے جناب! ___ بس یوں سمجھیے کہ دانش منزل پر دس بارہ ہائیڈروجن بم اکٹھے مارے گئے تھے لیکن آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے پاس آکسیجن کی کمی نہیں ہے ___ ہم نے ہائیڈروجن کے ساتھ آکسیجن ملا کر اسے پانی میں تبدیل کر دیا اور اب مزے سے بیٹھے پانی پی رہے ہیں ___ ویسے یہ آپ کے پرانے دوست ہیں پاورلینڈ والے" ___ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے ___ یقیناً وہی ہو سکتے ہیں ___ بہرحال تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ صدر مملکت کو جب تمہارے فلیٹ کی تباہی کا پتہ چلا تو انہوں نے بھی یہی نتیجہ نکالا کہ یہ کارروائی پاورلینڈ والوں کی ہی ہو سکتی ہے اور انہوں نے یہ سوچا کہ یہی بم پریذیڈنٹ ہاؤس پر بھی برسائے جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے تمہارے مشن کی منظوری دے دی ہے" ___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی! ___ مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ صدر مملکت کا دل اتنا کمزور ہے تو ایک آدھ بُٹاخہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں چلوا دیتا ___ خوامخواہ اپنا فلیٹ تباہ کروا ڈالا اور اب سوپر فیاض سے چھپا بیٹھا ہوں" ___ عمران نے جواب دیا۔

"میں سمجھ گیا ___ بہرحال فکر نہ کرو ___ تمہارے فلیٹ کی از سر نو تعمیر کا بل حکومت ادا کرے گی ___ تمہیں چھپنے کی ضرورت نہیں۔ سلیمان کا کیا حال ہے؟" ___ سر سلطان نے خوشگوار لہجے میں پوچھا۔

"ابھی مرا نہیں ہے ورنہ اطلاع آجاتی ___ اور پوچھنے میں نہیں گیا کیونکہ سوپر فیاض یقیناً وہاں مورچہ لگائے تاک میں ہوگا" ___ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے! ___ میری طرف سے پوچھ لینا ___ گڈ لک" ___ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"چلو ایک مسئلہ تو حل ہوا ___ اب پاورلینڈ کی سیر کا سرکاری خرچ پر انتظام ہو گیا" ___ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی وہ کسی تفریحی دورے کا پروگرام بنا رہا ہو۔

"لیکن یہ پاورلینڈ ہے کہاں ___؟ اور اس میں داخلے کا کیا انتظام ہوگا؟" بلیک زیرو نے چند لمحوں تک سوچنے کے بعد کہا۔

"پاورلینڈ کہاں ہے یہ تو مجھے پتہ ہے ___ لیکن اس میں داخلے والا معاملہ ٹیڑھا ہے ___ بہرحال وہاں پہنچ کر دیکھا جائے گا۔ وہاں تک تو پہنچیں" ___ عمران نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی جواب دیتا، میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"صفدر بول رہا ہوں جناب! ___ عمران صاحب نے عمارت کی تلاشی لینے کا کہا تھا ___ میں نے اور کیپٹن شکیل نے عمارت کی مکمل تلاشی لی ہے۔ وہاں سے کوئی خاص چیز تو برآمد نہیں ہوئی۔ البتہ ایک چھوٹی سی ڈائری ملی ہے ڈائری میں کسی خاص کوڈ میں تحریر موجود ہے۔ ایسا کوڈ جس سے ہم شناسا

www.UrduFanz.com

"نہیں ہیں" ___ صفدر نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ___ وہ ڈائری دانش منزل پہنچا دو" ___ بلیک زیرو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ابھی بلیک زیرو نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور بلیک زیرو نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں جناب! ___ جو پتہ آپ نے دیا تھا اس پتے کی کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے ___ بالکل خالی ___ البتہ اس کے ایک تہہ خانے میں دیوار کے ساتھ ایک بڑی سی مشین نصب تھی جسے بم مار کر تباہ کر دیا گیا ہے اس مشین کے پرزے پورے تہہ خانے میں بکھرے ہوئے ہیں" ___ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے! ___ ٹھیک ہے۔ تم لوگ واپس آجاؤ اور میری طرف سے مزید ہدایات کا انتظار کرو" ___ بلیک زیرو نے جواب دیا اور ایک بار پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"شائد صفدر والی ڈائری سے کوئی خاص کلیو مل جائے ___ یقیناً یہ ڈائری ولسن کی ہوگی ___ وہ خطرناک حد تک ذہین آدمی تھا" ___ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو نے کوئی جواب نہ دیا اور آپریشن روم میں خاموشی سی طاری ہوگئی۔

عمران کی پیشانی پر بھی سوچ بچار کی لکیریں نمودار ہوگئی تھیں۔ وہ شائد پاورلینڈ پر حملے کا کوئی لائحہ عمل سوچنے میں مصروف تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد کمرے میں تیز گھنٹی کی آواز گونجی تو بلیک زیرو نے

چونک کر سامنے والی دیوار کی طرف دیکھا اور پھر اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر نصب سکرین روشن ہوگئی۔ اور سکرین پر گیٹ سے باہر صفدر کھڑا نظر آرہا تھا۔

بلیک زیرو نے ایک اور بٹن دبا دیا اور پھر سکرین کو دیکھنے لگا ___ یہ بٹن پھاٹک میں مخصوص خانہ کھولنے کے لئے تھا۔ صفدر جو خاموش کھڑا ہوا تھا دوسرے لمحے چونکا اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈائری نکالی اور ہاتھ بڑھا کر پھاٹک میں کھلنے والے خانے میں ڈال دی اور بلیک زیرو نے سکرین کا بٹن آف کر دیا۔

چند لمحوں بعد ہلکی سی کھٹاک کی آواز میز کی دراز میں پیدا ہوئی اور بلیک زیرو نے دراز کھول کر وہ ڈائری باہر نکال لی۔ پھاٹک کے اس خانے سے آپریشن روم تک ایک مخصوص سسٹم نصب تھا۔ اس خانے میں جو چیز بھی ڈالی جاتی تھی وہ آٹو میٹک انداز میں چلنے والے پٹے پر سے ہوتی ہوئی میز کی دراز تک پہنچ جاتی تھی۔ تمام سسٹم زیر زمین تھا اس لئے بظاہر نظر نہ آرہا تھا۔ اس طرح کسی کے صرف کوئی چیز دینے کے لئے اندر آنے کی ضرورت نہ رہتی تھی۔

"دکھاؤ مجھے" ___ عمران نے ڈائری کی طرف ہاتھ بڑھایا اور بلیک زیرو نے ڈائری عمران کی طرف بڑھا دی۔

ڈائری سرخ رنگ کی چھوٹی اور پتلی سی تھی۔ یہ ڈائری اس قسم کی تھی جیسے لوگ ٹیلیفون نمبرز لکھنے کے لئے اپنے پرس میں رکھتے ہیں۔ عمران نے ڈائری کھولی اور پھر غور سے اس میں لکھی ہوئی تحریر کو دیکھنے لگا۔ یہ کوئی نیا ہی کوڈ تھا۔ عام مروجہ کوڈوں سے بالکل ہٹ کر۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے پیپر باکس سے ایک کاغذ نکالا اور پھر قلم اٹھا کر اس نے اس کوڈ کو

www.UrduFanz.com

حل کرنا شروع کر دیا۔ وہ بار بار مختلف لکیریں کاغذ پر ڈالتا لیکن بعد میں خود ہی اُسے کاٹ دیتا۔ اس طرح تقریباً سارا صفحہ ہی بھر گیا۔

"یہ تو کوئی بالکل ہی اُلو کھا کوڈ ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر صفحہ پلٹ کر دوبارہ اس پر لکیریں ڈالنا شروع کر دیں۔ اس کی پیشانی پر موجود سلوٹیں اور زیادہ گہری ہونی شروع ہو گئی تھیں۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

کافی دیر تک عمران اسی کوڈ میں سر کھپاتا رہا لیکن شاید وہ کسی طرح پلے ہی نہ پڑ رہا تھا کہ اچانک عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ بھی کھل اٹھا۔

"کیا ہوا۔۔۔۔۔ حل ہو گیا"۔۔۔۔۔؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا

"حل کیسے نہ ہوتا۔۔۔ گھنٹہ تو ہو گیا ہے مجھے چمچہ چلاتے ہوئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران نے نیا کاغذ پیپر باکس سے نکالا اور پھر اس نے ڈائری سامنے رکھ کر تیزی سے اس پر قلم چلانا شروع کر دیا۔ وہ ڈائری کے صفحے پلٹتا جاتا اور کاغذ پر لکھتا جاتا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے ڈائری بند کر دی۔ اب کاغذ بھی بھر گیا تھا اور عمران نے قلم واپس ہولڈر میں رکھ کر اطمینان سے اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"گڈ!۔۔۔ کام بن گیا۔۔۔ واقعی اہم دریافت ہے یہ ڈائری"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"۔۔۔؟ بلیک زیرو نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"اس میں جزائر فن لینڈ کے دارالحکومت جینزی میں چند ایسے لوگوں کے

ے دیتے ہوئے ہیں جن کے ذریعے پاور لینڈ پر ہلہ بولا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ ان نے کاغذ بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو نے کاغذ کو لے کر پڑھا اور پھر سر ہلاتے ہوئے کاغذ واپس ان کی طرف بڑھا دیا

"اب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے پاور لینڈ سے ٹکرانے کا"۔۔۔ بلیک زیرو کہا۔

"ظاہر ہے۔۔۔ اگر ان کا تیا پانچہ نہ کیا گیا تو یہ مجرم پاکیشیا پر لازماً کریں گے۔ اور اس بار تو ان کا داؤ خالی چلا گیا ہے لیکن یہ ضروری ں ہے کہ دوبارہ ایسا اتفاق ہو جائے"۔۔۔۔۔ ان نے بڑے سنجیدہ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ساتھ ساتھ ان کا وجود بھی دنیا کے لئے خطرناک ہے۔ ان کا ضروری ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران اغذ اور ڈائری جیب میں رکھتے ہوئے تائید میں سر ہلا دیا اور پھر وہ رکھڑا ہو گیا۔

"تم تمام ممبرز کو الرٹ کر دو کہ وہ روانگی کے لئے تیار ہو جائیں۔۔۔ میں سے زیادہ ایک دو روز میں تمام بندوبست کر لونگا اس کے بعد ہم چل گے"۔۔۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا اس مہم میں کسی طرح میری شمولیت بھی ہو سکتی ہے"۔۔۔۔۔؟ زیرو نے اُمید بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک صورت میں ہو سکتی ہے کہ دولہا تم بنو۔۔۔ اور میں یہاں بیٹھ کر ،شامیانے اور دریاں گنتا رہوں گا"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے

www.UrduFanz.com

میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔ ظاہر ہے کہ اب بلیک زیرو کے لئے مزید کچھ کہنے کی گنجائش ہی باقی نہ رہی تھی۔

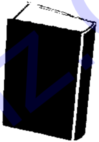

"کیوں ــــ میں نے غلط بات کی تھی کہ میں نے عمران کا خاتمہ کر دیا ہے ــــ لیکن پتہ نہیں تمہیں یقین کیوں نہیں آتا ــــ تم نے عمر... کو خواہ مخواہ ہوّا بنا کر رکھا ہوا ہے" ــــ لیڈی ایشلے نے بڑے طنزیہ ... میں ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے مادام! ــــ عمران ابھی زندہ ہے اور ... زندہ ہے بلکہ وہ پاورلینڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا سے فن ... کی طرف چل بھی پڑا ہے" ــــ ہنری نے بھی طنزیہ لہجے میں کہا اور پھر ... مادام کی طرف بڑھا دی۔

"کیا کہہ رہے ہو ــــ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ــــ آتنا بڑا حادثہ ... نہیں ہو سکتا" ــــ مادام ایشلے کے لہجے میں بے یقینی کا عنصر نمایاں تھا ... اس نے رپورٹ ہنری کے ہاتھ سے جھپٹی اور پھر اسے پڑھنا شروع کر ... جیسے جیسے وہ رپورٹ پڑھتی جاتی تھی اس کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا جا...

...تھا۔ رپورٹ بالکل واضح تھی اور جس نے بھی رپورٹ تیار کی تھی اس نے واقعی ...محنت سے کام کیا تھا۔

"یہ رپورٹ غلط ہے ــــ میں اس پر یقین نہیں کر سکتی" ــــ رپورٹ ...ختم کر کے لیڈی ایشلے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ نتیجہ آپ نے کیسے نکال لیا مادام" ــــ ہنری نے تلخ لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ تمہارا آدمی کوئی مافوق الفطرت تو نہیں کہ جاتے ہی اُسے اتنی ...تفصیلی رپورٹ مل گئی ــــ اس نے تو ایسے لکھا ہے جیسے عمران نے اُسے ...مہم کی تمام تفاصیل خود بتا دی ہوں" ــــ لیڈی ایشلے نے بحث کرتے ...ہوئے کہا۔

"اس نے رپورٹ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ اس کا ٹکراؤ اتفاق سے ...ایک ایسے آدمی سے ہو گیا جو پہلے اس کی طرح کا مجرم تھا ــــ جوانا ماسٹر کلر ...تنظیم کا ممبر ــــ اور یہ جوانا آجکل عمران کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ اب جوانا کو یہ ...معلوم نہ تھا کہ متھائس عمران کے سلسلے میں کام کر رہا ہے چنانچہ اس نے ...پہلے ہی باتوں باتوں میں عمران کا ذکر کر دیا اور اُسے تمام تفصیل کا پتہ چل ...گیا ہے" ــــ ہنری نے جواب دیا۔

"دیکھو بھئی! ــــ اس طرح آپس میں لڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر عمران ...ہمارا تو اب مر جائے گا ــــ ظاہر ہے وہ پاورلینڈ میں داخل نہیں ...سکتا۔ اور رپورٹ کے مطابق وہ فن لینڈ کے دارالحکومت ہیزری آ رہا ...ہے۔ اس سے وہیں آسانی سے نپٹا جا سکتا ہے۔ ہیزری میں ہمارا خاصا ...طاقتور گروپ موجود ہے" ــــ ترمذی نے جو اس دوران رپورٹ پڑھ ...رہا تھا، درمیان میں ان دونوں کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"اسی لئے تو میں نے یہ رپورٹ منگوائی تھی کیونکہ میں عمران کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں ___ وہ ایسی بلا ہے کہ جس کے پیچھے لگ جائے اسے پاتال تک نہیں چھوڑتا۔ اور مادام کی وجہ سے ہم خوامخواہ اسے چھیڑ بیٹھے ہیں۔ اب ہمیں اس کے خاتمے کے لئے کوئی جامع منصوبہ بندی کرنی ہوگی" ___ ہنری نے کہا۔

"تو میں کب کہہ رہی ہوں کہ نہ کرو جامع منصوبہ بندی ___ ضرور کرو ___ اس بار یہ مشن تم سنبھال لو" ___ لیڈی ایشلے نے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہی سنبھالنا ہوگا ___ مجھے اس سے ولسن کا انتقام بھی لینا ہے ___ ولسن میرا بہترین آدمی تھا اور میں اس کی موت کو کبھی نہیں بھول سکتا ___ یہ عمران کی بدقسمتی ہے کہ وہ از خود شیروں کی کچھار میں آ رہا ہے۔ جیمبزی میں میں اسے کتے کی موت مار سکتا ہوں" ___ ہنری نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"تو ٹھیک ہے ہنری! ___ یہ مشن تمہارے ذمہ رہا ___ تم جیسے مناسب سمجھو اس سے نپٹو۔ ہم دونوں اس معاملے میں کوئی مداخلت نہ کریں گے ___ کیوں ڈیئر" ___ ترمذی نے لیڈی ایشلے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے ___ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ___ اگر عمران زندہ پکڑا جائے تو پھر میں ہنری کو اجازت دیتی ہوں کہ وہ اس کی لاش کم از کم مجھے دکھلائے ___ میں اس کی لاش پر تھوکنا چاہتی ہوں" ___ لیڈی ایشلے نے جواب دیا۔

"شکریہ! ___ آپ کی خواہش ضرور پوری ہوگی مادام! ___ اب مجھے

اجازت دیجئے۔ میں نے انتظامات کرنے ہیں" ___ ہنری نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ترمذی اور لیڈی ایشلے کے سر ہلاتے ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ہنری اپنے ڈیپارٹمنٹ کے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ کسی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال لیا۔ ڈبے پر مختلف رنگوں کے بٹن موجود تھے۔ ہنری نے دو بٹن دبائے تو ڈبے میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز ڈبے سے برآمد ہوئی۔

"رچرڈ سپیکنگ فرام جیمبزی ہیڈ کوارٹر۔ اوور" ___ بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"ہنری فرام پاور لینڈ۔ اوور" ___ ہنری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ___ یس سر ___ فرمائیے! ___ کیسے یاد کیا غلام کو۔ اوور؟" رچرڈ کا لہجہ یکلخت بھیک مانگنے والوں جیسا ہو گیا۔

"رچرڈ! ___ جیمبزی میں تمہارے پاس کتنے آدمی ہیں۔ اوور" ___ ہنری نے بدستور لہجے کو سخت رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بیس آدمی ہیں جناب! ___ تمام تجربہ کار اور ہوشیار آدمی ہیں جناب۔ اوور" ___ رچرڈ نے جواب دیا۔

"تو سنو! ___ ایک اہم مشن کے لئے تیار ہو جاؤ ___ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کی ایک ٹیم جیمبزی میں آ رہی ہے۔ یہ سب پاکیشیائی ہیں البتہ ممکن ہے ان میں ایک حبشی بھی ہو۔ ماسٹر کلر[1] کا جوانا ___ تم اسے جانتے ہو۔ اوور"

[1]: اس کیلئے مظہر کلیم ایم اے کا انتہائی خوبصورت ایکشن ناول پڑھئے۔ "عمران کی موت"

www.UrduFanz.com

ہنری نے کسی خیال کے تحت پوچھ لیا۔

"ماسٹر کلر کا جوانا ۔۔۔ بالکل جناب! اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے متعلق تو یہی سنا گیا تھا کہ وہ کسی ایشیائی ملک میں کسی ایشیائی نوجوان کا ملازم ہو گیا ہے اوور" رچرڈ نے جواب دیا۔

"ہاں! ۔۔۔ جس کا وہ ملازم ہوا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہتا ہے ۔۔۔ بظاہر انتہائی احمق، سادہ لوح، بے ضرر سا نوجوان ہے ۔۔۔ لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک شخص ہے۔ وہ پاورلینڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے جینری آ رہا ہے ۔۔۔ تم نے اس ٹیم کو ختم کرنا ہے ۔۔۔ ہر قیمت پر ۔۔۔ ہر صورت میں ۔۔۔ چاہے اس کے لئے تمہیں پورے جینری شہر کو ہی تباہ کیوں نہ کرنا پڑے۔ اوور" ۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب! ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ حکم کی تعمیل ہو گی جناب! میں انہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ وہ میری نظروں سے نہیں چھپ سکتے ۔۔۔ جینری کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جو میری نظروں سے اوجھل ہو۔ اور اگر جوانا ساتھ ہوا تو سمجھ لیجئے کہ ہمارا کام انتہائی آسان ہو جائے گا۔ اوور" ۔۔۔ رچرڈ نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"سنو! ۔۔۔ انہیں بالکل کوئی موقع نہیں دینا ۔۔۔ کسی قسم کی کوئی رعایت نہیں کرنی۔ بس دیکھتے ہی گولیوں سے بھون ڈالنے۔ اگر وہ کسی عمارت میں ہوں تو پوری عمارت اڑا ڈالو ۔۔۔ اگر تم سے ذرا سی بھی غفلت ہوئی تو اس کے نتائج تمہارے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہوں گے۔ اوور" ۔۔۔ ہنری نے جواب دیا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب! ۔۔۔ یہ کام میرے لئے نیا نہیں ۔۔۔ میں اور میرے ساتھی تمام عمر یہی کھیل کھیلتے آئے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے روزانہ تم نے اپنی کارکردگی کی سپیشل فریکوینسی پر رپورٹ دینی ہے۔ اور سنو! ۔۔۔ تم سے یا تمہارے کسی بھی آدمی سے معمولی سی بھی کوتاہی ناقابلِ معافی ہو گی۔ اوور" ۔۔۔ ہنری نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں جناب! ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوور" ۔۔۔ رچرڈ نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا دیئے۔ ڈبے میں سے نکلنے والی گونج ختم ہو گئی۔ اس نے ڈبے کو واپس میز کی دراز میں رکھا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ۔۔۔ آنے والے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹن کو بلاؤ" ۔۔۔ ہنری نے کہا اور نوجوان سر جھکاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"یس کم ان" ۔۔۔ ہنری نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت چہرے اور سڈول جسم والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر معصومیت سی چھائی ہوئی تھی۔ آنکھیں یوں چڑھی ہوئی تھیں جیسے جاگتے میں خواب دیکھ رہا ہو۔

www.UrduFanz.com

"آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے باس" ـــــ آنے والے نے بڑے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"ہاں مارٹن! ـــ آؤ بیٹھو" ـــــ ہنری نے مسکراتے ہوئے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا اور مارٹن بڑے اطمینان سے آگے بڑھ کر اس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مارٹن! ـــ پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو" ـــ؟ ہنری نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"عمران! ـــ یعنی پرنس آف ڈھمپ" ـــ مارٹن علی عمران کا نام سنتے ہی بری طرح چونک اٹھا۔ اس کی نیم خوابیدہ آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں اور چہرے پر چھائی ہوئی معصومیت یکدم غائب ہو گئی اور اب چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔

"ہاں! ـــ بالکل پاکیشیا کے علی عمران کی ہی بات کر رہا ہوں" ـــ ہنری نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل جانتا ہوں باس! ـــ نہ صرف جانتا ہوں بلکہ آکسفورڈ میں اس کے ساتھ پڑھ بھی چکا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں باس! کہ ایک بار جب میں وائٹ فلیگ نامی تنظیم میں شامل تھا تو ایک مشن پر پاکیشیا بھی گیا تھا ـــ صاحب کیا بات ہے عمران کی ـــ ہماری طاقتور تنظیم کو اس نے یوں بکھیر کر رکھ دیا کہ جیسے ہم مجرم نہ ہوں بلکہ بچے ہوں ـــ ہمارا باس اس کے ہاتھوں اپنی گردن تڑوا بیٹھا ـــ بے شمار ممبر گرفتار ہو گئے اور میں بڑی مشکل سے جان بچا کر وہاں سے بھاگا تھا" ـــ مارٹن نے بڑی صاف گوئی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر علی عمران سے تمہارا دوبارہ مقابلہ ہو تو تمہارے تاثرات کیا ہوں گے"؟ ہنری نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"علی عمران سے دوبارہ مقابلہ ـــ باس! یقین کیجئے یہ میری زندگی کی سب سے بڑی حسرت ہے ـــ وائٹ فلیگ کے دنوں میں مجھ میں وہ پختگی نہ تھی جو اب ہے ـــ مجھے یقین ہے کہ اب میں علی عمران کو اسی طرح جواب دے سکتا ہوں جس طرح اس نے ہمیں دیا تھا" ـــ مارٹن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ! ـــ واقعی تمہارا اعتماد قابلِ تعریف ہے ـــ اور تمہاری صلاحیتوں پر مجھے مکمل بھروسہ ہے۔ اب میری بات سنو! ـــ علی عمران ٹیم لیکر پاور لینڈ کے خلاف کام کرنے کے لئے فن لینڈ کے دارالحکومت جنیری پہنچنے والا ہے ـــ میں نے وہاں پاور لینڈ کی مقامی تنظیم کے انچارج رچرڈ کو اس کے خاتمے کی ہدایات دے دی ہیں ـــ لیکن مجھے یقین نہیں آتا کہ رچرڈ عمران کے مقابلے میں جم سکے۔ اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے ـــ کیا تم علی عمران کے خلاف باقاعدہ طور پر کام کرنا چاہتے ہو" ـــ؟ ہنری نے کہا۔

"آپ عمران کو اغوا کرانا چاہتے ہیں یا قتل ـــ وضاحت کیجئے" ـــ مارٹن نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔

"قتل ـــ اور اس کی لاش یہاں ہیڈ کوارٹر میں دیکھنا چاہتا ہوں" ـــ ہنری نے کہا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی ـــ مارٹن اب اتنا آگے جا چکا ہے کہ عمران جیسے شخص اس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتے باس" ـــ مارٹن نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

www.UrduFanz.com

"تو ٹھیک ہے ـــــ تم فوراً جینری پہنچو ـــــ رچرڈ اپنے طور پر کام کرے گا۔ لیکن تمہیں اس کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ میں چاہتا ہوں کہ جس قدر جلد ہو سکے عمران کا خاتمہ کر دیا جائے ـــــ اگر تم کامیاب رہے تو پاورلینڈ میں تمہارا عہدہ بڑھ جائے گا۔ ناکامی کی صورت میں انجام تم بہتر جانتے ہو" ـــــ ہنری نے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب! ـــــ ناکامی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ـــــ مارٹن نے ناکامی کا لفظ ہی اپنے مقدر سے کھرچ کر پھینک دیا ہے۔ آپ نے خود دیکھا کہ کس قدر مشکل کیسز مارٹن نے کس طرح چٹکی بجاتے حل کر دیئے ہیں" ـــــ مارٹن نے کہا۔

"او کے! ـــــ کتنے آدمی ساتھ لے جاؤ گے" ـــــ؟ ہنری نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی مکمل ٹیم لے جاؤں گا جناب! ـــــ اور آپ جانتے ہیں کہ میری ٹیم میں مجھ سمیت چار افراد ہیں ـــــ فور کلرز" ـــــ مارٹن نے جواب دیا۔

"گڈ! ـــــ تم ابھی روانہ ہو جاؤ ـــــ رچرڈ کا ٹھکانہ جینری کلب میں ہے تم چاہو تو اس کا بھی خیال رکھنا۔ چاہو تو اپنے طور پر کام کرنا ـــــ سب کچھ تمہاری مرضی پر ہے ـــــ البتہ مجھے روزانہ رپورٹ چاہیئے" ـــــ ہنری نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میرے کام کرنے کا طریقہ آپ جانتے ہیں ـــــ میرا اپنا طریقہ ہے۔ اور میں اپنے طریقے پر ہی کام کروں گا ـــــ میرا طریقہ ایسا ہے کہ عمران کبھی زندہ بچ کر نکل ہی نہیں سکتا" ـــــ مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم طریقہ کار کے لئے آزاد ہو ـــــ مجھے بس عمران کی

لاش چاہیئے" ـــــ ہنری نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے ایک کارڈ نکالا اور اس پر مارٹن اور اس کے ساتھیوں کے نام لکھنے لگا۔ نام لکھنے کے بعد اس نے اپنی مخصوص مہر لگائی اور کارڈ مارٹن کے حوالے کر دیا۔

یہ کارڈ پاورلینڈ سے باہر ٹرانسمٹ ہونے کا اجازت نامہ تھا۔ کیونکہ پاورلینڈ سے بغیر ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے کوئی باہر نہ جا سکتا تھا۔

"تھینک یو باس! ـــــ آپ جلد از جلد خوشخبری سنیں گے" ـــــ مارٹن نے کارڈ لے کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وش یو گڈ لک" ـــــ ہنری نے کہا اور مارٹن سلام کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اب ہنری کے چہرے پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ وہ مارٹن کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ اور اسے مکمل یقین تھا کہ مارٹن ہی عمران کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

www.UrduFanz.com

سپر سٹار ایرلائن کا دیوہیکل مسافر طیارہ ڈی۔سی۔ٹین آسمان کی انتہائی بلندیوں پر محو پرواز تھا۔ اسے لاس ویگاس انٹرنیشنل ایئرپورٹ سے اڑے ہوئے چار گھنٹے گذر چکے تھے۔ اس کی منزل فن لینڈ کے دارالحکومت جنیری کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ تھی اور اب وہاں تک پہنچنے کے لئے صرف آدھے گھنٹے کا وقت باقی رہ گیا تھا۔ طیارے میں موجود دو سو سے زائد مسافر اپنی اپنی سیٹوں پر اونگھ رہے تھے۔ مسافروں میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی اور تقریباً ہر قومیت کے افراد طیارے میں سوار تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اے کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب بکھرے ہوئے تھے عمران کی ساتھ والی سیٹ پر صفدر تھا جب کہ جولیا اور تنویر اس کے پیچھے والی سیٹ پر براجمان تھے۔ اس طرح باقی ممبر بھی مختلف سیٹوں پر موجود تھے جوانا اور جوزف اکانومی کلاس میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ سوائے جوانا اور جوزف کے باقی سب نے چہروں پر میک اپ کر رکھا تھا اور وہ سب

ایکریمین شہری لگتے تھے۔

مہم پر روانہ ہونے سے پہلے عمران نے انہیں مہم کی تمام تفصیلات سے پوری طرح آگاہ کر دیا تھا۔ تاکہ وہ اس مشن میں پوری طرح مستعد رہیں۔

"عمران صاحب۔۔۔ جنیری میں ہمارا مین مشن کیا ہو گا"۔۔۔ صفدر نے عمران سے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔

"جنیری پہنچ کر جنیری کی سیر کریں گے۔۔۔ اور کیا کرنا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا۔ مائیک پر چیف پائلٹ کی آواز گونج اٹھی اور وہ جنیری ایئرپورٹ پر طیارے کے پہنچنے اور بیلٹس باندھ لینے اور سگریٹ بجھا دینے کی ہدایت کر رہا تھا۔

اس اعلان کے ہوتے ہی جیسے اونگھتے ہوئے ماحول میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی ہر شخص سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور پھر سب بیلٹس باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ کامیاب اور محفوظ سفر کی وجہ سے سب کے چہرے کھل اٹھے تھے عمران اور صفدر بھی سیدھے ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد جنیری ایئرپورٹ کی عمارات نظر آنے لگ گئیں۔ موسم خوشگوار لگتا تھا کیونکہ سنہری دھوپ چمک رہی تھی۔ طیارے نے ایئرپورٹ کے گرد ایک چکر لگایا اور پھر وہ نیچے رن وے کے اینڈ پر جھکتا چلا گیا۔ ہلکا سا دھچکا لگتے ہی سب سمجھ گئے کہ طیارے کے پہیوں نے رن وے کو چھو لیا ہے اور پھر رن وے پر بھاگتا ہوا طیارہ جلد ہی سٹینڈ کی طرف بڑھا اور پھر اس کی رفتار آہستہ ہوتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ مخصوص جگہ پر رک گیا۔ اور طیارے کے دروازے کے ساتھ سیڑھی لگا دی گئی۔ اور پھر دروازہ کھلتے ہی مسافر بڑے

www.UrduFanz.com

اطمینان سے ایک ایک کر کے نیچے اترتے چلے گئے۔

جوزف اور جوانا چونکہ اکانومی کلاس میں تھے اس لئے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے پہلے نیچے اتر گئے۔ عمران نے جوزف اور جوانا دونوں کو اپنے سے علیحدہ رہنے کی ہدایات دی تھیں کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جوانا کی وجہ سے وہ کسی کی نظروں میں آجائے۔ ان کے لئے سیگال ہوٹل میں کمرے ریزرو کرا دیئے گئے تھے۔ جب کہ عمران نے اپنے ساتھیوں کے لئے سٹی چارمنگ ہوٹل میں کمرے محفوظ کرا لئے تھے۔ البتہ اپنے لئے اس نے کوئی کمرہ ریزرو نہ کرایا تھا۔ وہ خود ٹیم سے علیحدہ رہنا چاہتا تھا۔ پاسپورٹوں کے مطابق وہ سب صرف سیر و تفریح کے لئے آئے تھے۔ پاسپورٹ پر عمران کے میک اپ والی تصویر لگی تھی اور نام وکٹر مارک تھا۔ قومیت اطالوی تھی

جب عمران کے سب ساتھی نیچے اتر گئے تو سب سے آخر میں عمران دروازے سے نکلا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا اور پھر ٹرانزٹ بس میں سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھی پہلی بس میں جا چکے تھے۔ اس لئے اس بس میں عمران اکیلا تھا۔ بس نے انہیں کسٹمز اور امیگریشن کاؤنٹر کے سامنے لا کر اتار دیا۔ عمران کے ہاتھ میں موجود بیگ کو بڑی تفصیل سے چیک کیا گیا لیکن اس میں جب کوئی قابل اعتراض چیز نظر نہ آئی تو اس پر او۔کے کا مارک لگا دیا گیا۔ عمران کے پاسپورٹ پر مہریں لگ جانے کے بعد عمران بیگ سنبھالے بڑے اطمینان سے چلتا ہوا ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر نکل آیا۔ وہ یوں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کے آنے کا انتظار ہو اور آنے والا اسے نظر نہ آ رہا ہو۔ چند لمحوں تک ادھر ادھر دیکھنے کے بعد وہ ڈھیلے

قدموں سے چلتا ہوا ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی کہیں نظر نہ آ رہے تھے وہ شاید پہلے ہی نکل گئے تھے۔

ٹیکسی ڈرائیور نے عمران کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اسے بڑے ادب سے سلام کیا اور پھر پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا اور عمران خاموشی سے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے میٹر ڈاؤن کیا اور پھر مڑ کر عمران سے اس کی منزل پوچھی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کا یہ رویہ جینیری کی روایت تھی۔ یہاں کے ٹیکسی ڈرائیور باقی دنیا کے ٹیکسی ڈرائیوروں سے بالکل ہی الٹ تھے۔ انتہائی مودب۔ انتہائی بااخلاق۔

"کیسینو ڈی سکس" ۔۔۔ عمران نے اسے پتہ بتایا اور ڈرائیور نے سر ہلا کر گاڑی آگے بڑھا دی اور پھر صاف ستھری اور وسیع و عریض خوبصورت سڑک پر ٹیکسی دوڑتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی شہر کے شمالی حصے میں پہنچ گئی۔ اور پھر ایک تین منزلہ شاندار عمارت کے سامنے رک گئی عمارت پر نیون سائن چمک رہا تھا جس پر "کیسینو ڈی سکس" کے الفاظ تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پورچ میں کار روکی اور پھر تیزی سے نیچے اتر کر اس نے بڑے مودبانہ انداز میں دروازہ کھول دیا۔ عمران بڑے اطمینان سے باہر آیا۔ اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھا اور پھر بڑی بے نیازی سے اندر کی طرف چل دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اتنی بڑی بخشش پر جھک کر سلام کیا لیکن عمران اس کی طرف توجہ کئے بغیر شیشے کے گیٹ کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ یہ بہت بڑا

www.UrduFanz.com

ہال تھا جس میں جوئے کی مختلف مشینیں نصب تھیں۔ ہال کے درمیان میں رکھی ہوئی میزوں پر بھی جوا ہو رہا تھا۔

ہال میں خاصی گہما گہمی تھی۔ عمران بڑے اطمینان سے ادھر اُدھر دیکھتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جہاں ایک خوبصورت سی لڑکی اونچے سے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سامنے کاؤنٹر پر سُرخ رنگ کا خوبصورت ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔

عمران کاؤنٹر کے سامنے جا کر رُک گیا اور لڑکی نے بڑے اطمینان سے بغیر کچھ پوچھے ٹیلیفون اس کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے بیٹھنے کا شاید مقصد ہی یہی تھا کہ لوگوں کو ٹیلیفون کی سہولت مہیا کرے۔

"نمبر بھی بتا دیجیے" ___ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"کس کا جناب" ___ ؟ لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"اپنے پرنس چارمنگ کا" ___ عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیا اور لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"میں شادی شدہ ہوں مسٹر" ___ چند لمحوں بعد لڑکی نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ___ شوہر اپنی جگہ ___ پرنس چارمنگ اپنی جگہ" ___ عمران نے ڈھیٹوں کے سے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ چاہتے کیا ہیں" ___ ؟ لڑکی نے اس بار جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔ اور عمران نے یوں اطمینان سے رسیور واپس کریڈل پر رکھا جیسے وہ اسی فقرے کا انتظار کر رہا تھا۔

"ایک خوبصورت لڑکی سے کیا چاہا جا سکتا ہے ___ آپ بہتر سمجھ سکتی ہیں" ___ عمران نے دونوں کہنیاں کاؤنٹر پر ٹکاتے ہوئے خالص عاشقوں کے انداز میں جواب دیا۔

"سوری! ___ میں فلرٹ نہیں ہوں ___ آپ کہیں اور ٹرائی کریں"۔ لڑکی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ شاید کسی غیر ملکی سے اتنی جلدی بے تکلف ہونے پر تیار نہ تھی۔

"کہاں ٹرائی کروں ___ وہاں کا فون نمبر" ___ ؟ عمران نے دوبارہ ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

مگر اسی لمحے لڑکی نے کاؤنٹر کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا اور سامنے والی دیوار پر لگی ہوئی گھنٹی کی مترنم آواز گونج اٹھی اور دوسرے لمحے دیوار کے نیچے کھڑا ہوا ایک غنڈہ ٹائپ شخص تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے آدھی آستینوں کی بنیان سی پہنی ہوئی تھی۔ جو اس کے سڈول جسم پر تقریباً چپکی ہوئی تھی اور اس کے بازوؤں کی تنی ہوئی مچھلیاں بتا رہی تھیں کہ وہ لڑائی بھڑائی کا عادی ہے۔

"کیا بات ہے مس جولینا" ___ ؟ غنڈہ ٹائپ نے کاؤنٹر کے قریب آکر بڑے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے لڑکی سے پوچھا۔

"یہ صاحب خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہیں ___ انہیں باہر کا راستہ دکھاؤ" ___ لڑکی نے تلخ لہجے میں عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بڑے اطمینان سے کھڑا اس وقت ہال میں ہونے والے جوئے کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار یہ تماشہ دیکھنے کا موقع ملا ہو۔

"اے مسٹر" ___ آنے والے نے ذرا سخت سے انداز میں عمران کے

کاندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے تنک کر کہا۔

"یار! بڑا سخت ہاتھ ہے تمہارا ___ مجھے تو یوں محسوس ہوا جیسے میرے کاندھے کی ہڈی ہی ٹوٹ گئی ہو" ___ عمران نے مڑ کر بڑے تعریفی انداز میں نوجوان کے بازوؤں کی پھڑکتی ہوئی مچھلیوں کو دیکھ کر کہا۔

"تمہاری آمد کا مقصد" ___؟ نوجوان شاید اپنی تعریف سے خوش ہو گیا تھا اس لئے اس کا لہجہ اخلاق کی حد میں ہی رہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ کھاتے کیا ہو ___؟ کیا خوبصورت جسم ہے۔ واہ واہ" ___ عمران بدستور اُسے بناتے چلا جا رہا تھا۔

"تم میری بات چھوڑو ___ اپنی آمد کا مقصد بتاؤ" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بس یار بیٹھے بیٹھے دل گھبرایا تو میں نے سوچا کہ چلو خوبصورت لڑکی اور خوبصورت نوجوان دیکھ لوں ___ لڑکی نے تو گھاس ہی نہیں ڈالی" ___ عمران نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں صرف جوا ہوتا ہے اور بس ___ اگر کھیلنا ہے تو جاؤ کھیلو۔ ورنہ ___" نوجوان کا لہجہ سخت ہو گیا۔

"ورنہ کیا" ___؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ورنہ باہر کا راستہ دیکھو" ___ نوجوان نے جواب دیا۔

"وہ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ اور کوئی بات کرو" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کوئی خاص چیز ہی لگتے ہو ___ غیر ملکی ہو" ___؟ نوجوان نے غور سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اطالوی ہوں ___ ڈکٹر مارک میرا نام ہے ___ اور یہ بھی سن لو کہ تم جیسے خوبصورت جسموں والے نوجوانوں کو اپنا ملازم رکھنا میری ہابی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خوبصورتی کے ساتھ ساتھ کچھ جان وان بھی ہونی چاہیئے۔ بودے اور بزدل لوگ مجھے ہرگز پسند نہیں ہیں" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"زیادہ باتیں نہ کرو ___ اور باہر نکلو" ___ نوجوان نے چڑ کر کہا۔ اس نے عمران کے فقرے کو اپنے لئے طنز سمجھ لیا تھا۔

"اور اگر نہ نکلوں تو ___" عمران نے اُسے مزید چڑاتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے وہ تیزی سے جھک گیا اور نوجوان کا گھومتا ہوا ہاتھ اس کے سر کے اوپر سے گھومتا چلا گیا۔ وار خالی جانے کی وجہ سے نوجوان بھی ذرا گھوم گیا تھا۔

دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور چٹاخ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی نوجوان تقریباً اڑتا ہوا اسی دیوار سے جا ٹکرایا جس کے نیچے وہ کھڑا تھا۔

"ایسے مارتے ہیں ہاتھ ___ میرا خیال ہے کہ کسی استاد سے تم نے کچھ نہیں سیکھا" ___ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ جیسے اُسے سبق پڑھا رہا ہو۔

چٹاخ کی زوردار آواز اور نوجوان کے دیوار سے ٹکرانے پر کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی جولینا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی ہال میں ایک لمحے کے لئے گمبھیر خاموشی طاری ہو گئی۔ ہر شخص چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھنے لگا۔

www.UrduFanz.com

"تمہاری یہ جرأت کہ تم جیگر پر ہاتھ اٹھاؤ ——— میں تمہارا لہو پی جاؤں گا۔"
نوجوان گال پر ہاتھ رکھے تیزی سے اٹھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"اچھا! ——— اب پتہ چلا کہ تم نے لہو پی پی کر یہ جسم پال رکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ تم گیدڑوں کا لہو پیتے ہو" ——— عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

عمران کا فقرہ سنتے ہی جیگر کے جسم میں جیسے شعلے سے بھڑک اٹھے ہوں۔ اس نے انتہائی پھرتی سے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔

"کیا ہو رہا ہے جیگر" ——— اچانک مختلف کونوں سے چیختی ہوئی آوازیں سنائی دیں لیکن جیگر تو بھرے ہال میں اپنی بے عزتی پر شاید پاگل ہو گیا تھا اس نے انتہائی مہارت سے خنجر کا بھرپور وار عمران پر کیا جو اب بھی بڑے اطمینان سے اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔

جیسے ہی خنجر عمران کے قریب آیا، عمران کا بازو تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے جیگر اس کے سر سے بلند ہوتا ہوا دوسری طرف ایک میز پر جا گرا۔ اور اب خنجر عمران کے ہاتھ میں تھا جو اس کی دھار پر انگلی پھیر کر دیکھ رہا تھا۔

"ارے یہ تو اصلی ہے ——— ارے باپ رے" ——— عمران نے یوں خوفزدہ ہو کر خنجر ایک طرف پھینکا جیسے اب تک وہ اسے (ٹیمپر) کا ہی سمجھ رہا ہو۔

جیگر کے میز پر گرنے سے تو ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی اور پھر مختلف کونوں سے کئی غنڈہ ٹائپ افراد تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

"کون ہو ——— کون ہو تم" ——— ان میں سے ایک نے چیختے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، اچانک سائیڈ کی دیوار میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم پہلوان نما آدمی باہر نکل آیا اس کے چہرے پر حیرت اور غصے کے ملے جلے آثار نمایاں تھے۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے" ——— اس نے تقریباً دھاڑتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف بڑھتے ہوئے قدم یکلخت یوں رک گئے جیسے چابی والے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر خود بخود رک جاتے ہیں۔

"باس! ——— اس نوجوان نے جیگر پر حملہ کیا ہے" ——— ایک نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"جیگر پر حملہ کیا ہے ——— کیوں" ——— اس لحیم شحیم پہلوان نما باس نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لہجے میں غراہٹ بدستور موجود تھی۔

"ارے جناب! ——— یہ جھوٹ بول رہا ہے سفید جھوٹ ——— بالکل ...ٹ۔ سفید جھوٹ ——— بھلا میری کیا جرأت کہ میں جیگر جیسے لڑاکے پر ...لہ کروں ——— میں تو اس کے جسم کی تعریف کر رہا تھا جناب" ——— عمران ...ے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم ہو کون" ——— لحیم شحیم باس نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نام ڈاکٹر مارک ہے ——— اور میں اطالوی ہوں" ——— عمران نے ...رف جواب میں اپنا تعارف کرایا بلکہ مصافحے کے لئے ہاتھ بھی بڑھا دیا ...ن باس نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ نظر انداز کر دیا۔

www.UrduFanz.com

"سنو! ــ تم جو بھی ہو ــ میرے کیبنیو سے باہر نکل جاؤ ــ تم اجنبی ہو اور میں اجنبیوں پر ہاتھ اٹھانے کا قائل نہیں ہوں ــــ ورنہ شارلی ٹ کے آدمی پر ہاتھ اٹھانے والا دوسرا سانس نہیں لے سکتا" ــــ باس نے غضیلے لہجے میں کہا۔

"چلو دوسرا نہیں تو تیسرا، چوتھا سانس تو لے سکتے ہوں گے۔ دوسرا سانس نہ بھی لیں گے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا" ــــ عمران نے بڑے بے نیازانہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"ہوں! ــ تم دلیر بننے کی کوشش کر رہے ہو" ــــ شارٹی نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ــــ دلیر کی صرف دال ہی بنتا ہوں ــــ اور اسی دال نے تو میرا بیڑہ غرق کر دیا ہے ــــ کم بخت ہضم ہی نہیں ہوتی" ــــ عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے وہ باس کی بات اچھی طرح سمجھ گیا ہو۔ اور ہال میں موجود ہر شخص عمران کی بات سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔ ان کے چہرے پر ایسے تاثرات اُبھر آئے جیسے اب انہیں عمران کی موت کا پوری طرح یقین ہو گیا ہو۔

"تم نے اپنی موت کو آواز دے ہی دی آخر" ــــ شارٹی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شعلے سے بھڑک اُٹھے تھے۔ اتنے لوگوں میں عمران جس طرح اطمینان سے کھڑا اس کا مذاق اڑا رہا تھا اس کا نتیجہ تو ظاہر ہے یہی نکلنا تھا۔

دوسرے لمحے شارٹی نے بڑی پھرتی سے ریوالور نکال لیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریوالور کا رُخ عمران کی طرف کرتا، عمران کی ٹانگ تیزی سے

حرکت میں آئی اور ریوالور شارٹی کے ہاتھ سے نکل کر فضا میں بلند ہوا اور پلک جھپکنے میں عمران کے ہاتھوں میں پہنچ گیا۔

"واہ! ــــ بڑا خوبصورت ریوالور ہے ــــ بالکل اصلی لگتا ہے" ــــ عمران نے بڑے تعریف بھرے انداز میں ریوالور کو ہاتھ میں تولتے ہوئے کہا اور اس بار شارٹی کے چہرے پر حیرت کے آثار اُبھر آئے اس قدر پھُرتی اور مہارت کی تو شاید اُسے خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ لیکن وہ خاموش کھڑا کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ہال میں موجود ہر شخص دم بخود تھا۔ عمران کے کرتب ہی انوکھے تھے۔ ایسے کرتب تو شاید انہوں نے زندگی میں پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔

"اچھا ہے ــــ لو اسے جیب میں رکھ لو ــــ گر گیا تو ٹوٹ جائیگا۔ بہرحال بچوں کے ڈرانے کے لئے اچھی چیز ہے" ــــ عمران نے ریوالور واپس شارٹی کی طرف اچھال دیا۔ اس کا انداز بڑا بے نیازانہ تھا اور شارٹی نے مکینکی انداز میں ریوالور واپس تھام لیا۔ البتہ اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے تھے۔

"تم آخر ہو کیا چیز ــــ؟ بیک وقت بھیڑ کی طرح معصوم بھی ہو ــ اور چیتے کی طرح پھرتیلے بھی" ــــ شارٹی کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"یار! ــ تم لوگ تو خوامخواہ میری تعریفیں کئے جا رہے ہو ــ مجھے شرم آ رہی ہے۔ میں تو ویسے ہی گھومتا پھرتا ادھر آ نکلا تھا۔ پہلے یہ جنگیر صاحب مجھ پر چڑھ دوڑے۔ حالانکہ میں نے ان کے خوبصورت جسم کی تعریف کی تھی ــــ اور اب تم کھلونے نکال کر مجھے ڈرا رہے ہو" ــــ عمران نے یُوں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا جیسے یہ سب کچھ اس کے نزدیک

www.UrduFanz.com

ایک مذاق ہو۔

"اب تم جیسے معصوم سے آدمی پر ہاتھ اٹھانا بھی میرے شایان شان نہیں ہے ۔۔۔ بہرحال میں نے تمہیں معاف کیا ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ ۔۔۔ میں تم سے تفصیلی گفتگو کرنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ شارٹی نے نرم لہجے میں کہا۔ یا تو وہ عمران کی معصومیت کا قائل ہوگیا تھا یا پھر عمران کی مہارت سے خوفزدہ ہوگیا تھا اور اُسے خطرہ لاحق ہوگیا تھا کہ اگر وہ عمران کے ہاتھوں پٹ گیا تو اس کی بنی بنائی عزت بھی خاک میں مل جائے گی۔

"کوئی مشروب پلاؤ گے ۔۔۔ یا گفتگو سوکھی ہی رہے گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"جسے شارٹی پسند کرنے لگ جاتے ۔۔۔ اُسے پھر کسی چیز کی حاجت نہیں رہتی" ۔۔۔ شارٹی نے پُرغرور لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کو اپنے ہمراہ لئے دفتر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"بیٹھو" ۔۔۔ دفتر میں پہنچ کر شارٹی نے عمران کو ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا اور عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ شارٹی نے اٹھ کر دروازے کی چٹخنی چڑھا دی اور دوسرے لمحے اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت بدل گئے۔ ریوالور اس کے ہاتھ میں ظاہر ہوگیا۔

"اب اپنی اصل حقیقت بتا دو ۔۔۔ تم شارٹی کو دھوکہ نہیں دے سکتے" شارٹی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ حقیقت تم باہر ہال میں بھی پوچھ سکتے تھے مسٹر شارٹی ! ۔۔۔ اس کے لئے بند کمرے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا اطمینان دیکھ کر مجھے شک ہوا تھا کہ ہال میں تمہارے ساتھی بھی

موجود ہیں۔ اس لئے میں تمہیں یہاں لے آیا ہوں" ۔۔۔ شارٹی نے زہرخند لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ! ۔۔۔ تم کب سے اتنے بزدل ہوگئے ہو شارٹی ! ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ نے تو تمہاری جی داری کی بڑی تعریف کی تھی لیکن ۔۔۔" عمران نے الفاظ کو چباتے ہوئے کہا۔

"کک ۔۔ کک ۔۔ کس نے ۔۔ کس نے ۔۔۔ تم نے کس کا نام لیا" ۔۔؟ شارٹی یوں اچھلا جیسے اُسے بجلی کا طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو۔

"پرنس آف ڈھمپ نے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے تم پرنس آف ڈھمپ کے آدمی ہو ۔۔؟ اوہ تبھی اتنے بے جگر ہو ۔۔ اوہ ! تم نے کس کا نام لے دیا ۔۔۔ کہاں ہے پرنس آف ڈھمپ ؟ مجھے کتنی حسرت تھی کہ کاش کبھی اس سے دوبارہ ملاقات ہو جاتی" ۔۔۔ شارٹی کے الفاظ اور تاثرات یکلخت بدل گئے اور اس نے ریوالور یوں جیب میں ڈال لیا جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے مجنوں کو لیلیٰ کے متعلق بتا دیا گیا ہو۔

"اگر پرنس آف ڈھمپ سے ملوا دوں تو کیا انعام ملے گا" ۔۔؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ۔۔ تم پرنس آف ڈھمپ سے ملوا سکتے ہو ۔۔۔ کاش یہ سچ ہو۔ تم انعام کی بات کر رہے ہو۔ تم میری جان بھی لے سکتے ہو" ۔۔۔ شارٹی نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"چلو تمہیں اتنی ہی حسرت ہے تو پھر مل لو۔ پرنس آف ڈھمپ حاضر ہے" ۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا اور عمران کی

www.UrduFanz.com

اصل آواز سنتے ہی شارٹی چند لمحوں کے لئے بُت کی طرح ساکت ہو گیا۔
اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"پرنس۔۔۔ پرنس تم۔۔۔ ارے پرنس" ۔۔۔۔ شارٹی نے اچھلتے ہوئے
کہا اور دوسرے لمحے وہ یوں عمران سے چمٹ گیا جیسے بازوؤں میں بھینچ
کر ہی مار ڈالے گا۔

"ارے۔۔۔ ارے۔۔۔ میری پسلیاں۔۔۔ بھائی شارٹی مجھ پر رحم کرو۔
ورنہ میں دوبارہ ڈکٹر بن جاؤں گا" ۔۔۔۔ عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔
اور شارٹی نے اُسے چھوڑ دیا۔

"اوہ پرنس! ۔۔۔ تم نے مجھے اپنے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی۔ میں
تمہارا استقبال ایئر پورٹ پر کرتا" ۔۔۔۔ شارٹی نے خوشی سے دونوں ہاتھ
ملتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تم پرنس کا جنازہ اٹھا کر کینیو پہنچتے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور شارٹی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو یہ بات ہے ۔۔۔ تم کسی مشن پر آئے ہو ۔۔۔ اوہ! میں سمجھ
گیا۔ اسی لئے تم نے ہال میں اپنی شناخت نہ کرائی تھی" ۔۔۔۔ شارٹی نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اب وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"مشن بھی چھوٹا موٹا نہیں ۔۔۔ بڑا تگڑا مشن ہے ۔۔۔ پاور لینڈ کے
متعلق کچھ جانتے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے براہ راست سوال کیا۔ اُسے شارٹی
کے بارے میں اچھی طرح علم تھا کہ اگر شارٹی کا تعلق پاور لینڈ سے ہوا بھی
تب بھی وہ عمران سے اسے نہ چھپائے گا۔ شارٹی کی زندگی ایک بار اس
نے ایک بہت بڑی تنظیم کے ہاتھوں سے بچائی تھی اور اس تنظیم کا مقابلہ

کرتے ہوئے عمران شدید زخمی بھی ہو گیا تھا لیکن اس نے پوری تنظیم کا خاتمہ
کر دیا تھا۔ یہ دس بارہ سال قبل کی بات تھی۔ تب سے شارٹی اس کا بے دام
غلام بن گیا تھا۔

"پاور لینڈ! ۔۔۔ اوہ تم پاور لینڈ کے خلاف کام کر رہے ہو ۔۔۔ میں نے
اس کے بارے میں سُنا تو ضرور ہے لیکن توجہ نہیں کی کبھی۔ کیونکہ بس اس
کا نام ہی سُننے میں آیا ہے۔ کام کبھی نہیں دیکھا" ۔۔۔۔ شارٹی نے سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ مجھے بس یہی خطرہ تھا کہ ہمارا یار شارٹی بھی کہیں
پاور لینڈ کا غلام نہ ہو" ۔۔۔۔ عمران نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"میں اور غلام ۔۔۔ پرنس! وہ زمانے گئے جب شارٹی کسی تنظیم کا غلام
ہوا کرتا تھا ۔۔۔ اب تو شارٹی خود ایک طاقتور تنظیم کا باس ہے۔ ریڈ فاکس
جینزی میں خاصی طاقتور تنظیم سمجھی جاتی ہے" ۔۔۔۔ شارٹی نے بڑے بااعتماد
لہجے میں کہا۔

"اوہ تب ٹھیک ہے ۔۔۔ پھر تم تو رچرڈ رافیل کے بارے میں بھی جانتے
ہو گے۔ اس کا پتہ ہے تھری ایونیو بکس سائیڈ اے جینزی" ۔۔۔۔ عمران
نے ولسن کی جیب سے ملنے والی ڈائری سے ایک پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ کنگ ڈاگ! ۔۔۔ بڑی اچھی طرح جانتا ہوں ۔۔۔ انتہائی خطرناک
آدمی ہے۔ اس کے پاس خاصا طاقتور گروپ ہے" ۔۔۔۔ شارٹی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی طرح اس کی شناخت کرا سکتے ہو ۔۔۔ صرف شناخت" ۔۔۔ عمران

www.UrduFanz.com

نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بالکل کرا سکتا ہوں ـــــ وہ اس وقت ہوٹل برگنزا میں ہوگا۔ وہی اس کا مخصوص اڈہ ہے" ـــــ شارٹی نے جواب دیا۔

"تو پھر چلو ـــــ بس تم دُور سے مجھے بتا دینا۔ اس کے بعد تمہارا کام ختم" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے پرنس یہ بھی ہو جائے گا ـــــ بیٹھو تو سہی ـــــ اتنے عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے۔ میں تمہاری شایانِ شان دعوت کرنا چاہتا ہوں" ـــــ شارٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تم میری عادت جانتے ہو شارٹی! ـــــ اور ابھی تک میری یہ عادت قائم ہے کہ پہلے کام پھر طعام" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور شارٹی سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"لیکن ایک شرط ہے کہ تم جب تک جینری میں رہو گے، مجھ سے ملتے رہو گے ـــــ اور سنو! ریڈ فاکس تمہاری ہر خدمت کے لئے تیار ہو گی۔ بس تم اشارہ کر دینا ـــــ اور اگر تم چاہو تو میں کنگ ڈاک کو اغوا کر کے یہاں تمہارے سامنے پیش کر دوں" ـــــ شارٹی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ ـــــ ضرورت پڑی تو میں ضرور تمہیں تکلیف دوں گا۔ ابھی تو صرف میں اس سے ملنا چاہتا ہوں اور بس" ـــــ عمران نے جواب دیا اور شارٹی اسے لئے ہوئے ایک اور دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازے سے گزر کر وہ ایک گیلری میں سے گزرتے ہوئے عمارت کی پچھلی طرف بنے ہوئے ایک بڑے سے پورچ میں پہنچ گئے۔

پورچ میں سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار موجود تھی۔ شارٹی نے ڈرائیونگ

سیٹ سنبھالی اور عمران بڑے اطمینان سے ساتھ والی سیٹ پر براجمان ہو گیا کار ایک جھٹکے سے حرکت میں آئی اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے عمارت سے نکل کر سڑک پر آئی اور ٹریفک کے اژدہام میں شامل ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

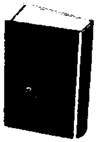

مارٹن کیفے شائی لاک کے خوبصورت ہال میں بیٹھا اپنے سامنے رکھے مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اس کے جسم پر بہترین تراش کا ایک قیمتی سوٹ تھا۔ آنکھوں پر جدید سٹائل کی گاگلز لگی ہوئی تھی اور وہ اس وقت خاصا چارمنگ لگ رہا تھا۔ ہال میں موجود نوجوان لڑکیوں کی نظریں اپنے ساتھیوں سے بچ بچا کر بار بار اس پر جم جاتیں۔ وہ اپنی میز پر اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ کئی اکیلی لڑکیوں نے اس کے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی لیکن مارٹن نے انہیں لفٹ نہ کرائی اور وہ مایوس ہو کر چلی گئیں۔

مارٹن کو یہاں بیٹھے ہوئے ایک گھنٹے سے زائد گزر چکا تھا۔ اس کے ساتھی شہر میں پھیلے ہوئے تھے۔ مارٹن کو یقین تھا کہ عمران اپنی شکل میں کبھی بھی جینری میں نہ آئے گا۔ اس لئے اس کے پہچانے جانے کا تو سوال

www.UrduFanz.com

ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ البتہ صرف ایک امکان تھا کہ اگر باس کے کہنے کے مطابق ماسٹر کلر کا جوانا اس کے ساتھ ہے تو پھر جوانا کو آسانی سے پہچانا جا سکتا تھا۔ اگر وہ میک اپ میں بھی ہو گا تب بھی اپنے مخصوص ڈیل ڈول کی وجہ سے آسانی سے پہچان لیا جائے گا۔

مارٹن نے اپنے ساتھیوں کو پورے شہر میں پھیلا رکھا تھا تاکہ جیسے ہی جوانا نظر آئے وہ اسے اطلاع کر دیں تاکہ وہ فوری طور پر ایکشن میں آ جائے اس نے اپنے ایک ساتھی کو رچرڈ کی نگرانی پر لگا رکھا تھا تاکہ اگر رچرڈ عمران کو تلاش کرنے تو وہ اس پر جھپٹ سکے۔ مارٹن نے عارضی طور پر کیفے شائی لاک کی اوپری منزل میں ایک کمرہ بک کرایا ہوا تھا اور وہ اس میں رہائش پذیر تھا۔

ابھی مارٹن مشروب کی چسکیاں لیتے ہوئے عمران کے متعلق سوچ رہا تھا کہ ایک ویٹر ہاتھ میں پلیٹ اٹھائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"آپ کا ٹیلیفونک پیغام" ____ ویٹر نے بڑے مودبانہ انداز میں پلیٹ جس میں ایک کاغذ رکھا ہوا تھا، مارٹن کے سامنے میز پر رکھ دی۔

"ٹھیک ہے" ____ مارٹن نے بڑے نیازانہ انداز میں جواب دیا اور ویٹر مودبانہ انداز میں پیچھے ہٹا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

مارٹن نے بڑے اطمینان سے مشروب کی آخری چسکی لی اور پھر جام کو واپس میز پر رکھ کر اس نے پلیٹ میں سے کاغذ اٹھا لیا۔ اس پر چند لائنیں ٹائپ شدہ موجود تھیں۔

"مارکیٹ کھل گئی ہے ____ ہوٹل برگنزا میں میٹنگ ہو رہی ہے۔ کنگ ڈاگ نامی فرم زیادہ بولی دے رہی ہے" ____ کاغذ پر لکھی ہوئی سطروں پر مارٹن کی نظریں پھسلتی چلی جا رہی تھیں اور ساتھ ہی اس کے

لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔ وہ کوڈ پیغام کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ رچرڈ جسے عرف عام میں کنگ ڈاگ کہا جاتا ہے، نے جوانا کو تلاش کر لیا ہے اور اسے اغوا کر کے ہوٹل برگنزا میں لایا گیا ہے۔

مارٹن نے کاغذ کو تہہ کر کے جیب میں رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں میں ہی لفٹ نے اسے اوپر والی منزل میں پہنچا دیا۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر مارٹن نے الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک جدید ساخت کا کیسٹ ریکارڈر اٹھا کر کمرے میں رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا۔ دروازے کو اندر سے بند کر کے اس نے کیسٹ ریکارڈر کو اٹھایا اور باتھ روم میں داخل ہو گیا۔ باتھ روم میں پہنچ کر اس نے اس کا دروازہ بند کر دیا اور پھر شاور کھولنے کے بعد اس نے کیسٹ ریکارڈر کا ایریل اونچا کیا اور اس کے بٹن کو آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد کیسٹ ریکارڈر سے ڈسکو میوزک کا شور بلند ہونے لگا۔ میوزک آہستہ آہستہ پس منظر میں چلا گیا اور ایک مردانہ آواز غالب آ گئی۔

"سٹار بول رہا ہوں باس۔ اوور" ____ بولنے والے کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"بلیک سن کالنگ ____ مکمل رپورٹ دو۔ اوور" ____ مارٹن نے جواب دیا۔ لہجہ تحکمانہ تھا۔

"باس! ____ میں ایئر پورٹ پر موجود تھا کہ جوانا اور ایک اور حبشی اس جہاز سے اترے۔ کنگ ڈاگ کے کئی ساتھی ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ اور پھر جوانا اور دوسرا حبشی انہی کی ایک ٹیکسی میں بیٹھ گئے ____ ٹیکسی انہیں لے کر ہوٹل برگنزا پہنچ گئی ____ وہاں کنگ ڈاگ موجود تھا۔ انہیں ہوٹل کے تہہ خانے میں لے جایا گیا ہے۔ کنگ ڈاگ تہہ خانے میں گیا ہے اور اس

www.UrduFanz.com

کا پوراگینگ نگرانی پر مامور ہے۔ اوور"۔۔۔۔ سٹار نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جہاز سے ان کے دوسرے ساتھی بھی اُترے ہوں گے۔۔۔۔ عمران کے قدوقامت کی کوئی شخصیت۔ اوور"۔۔۔۔ مارٹن نے پوچھا۔

ایک نوجوان پر شک ہوا تھا۔۔۔ وہ اطالوی تھا لیکن وہ بالکل اکیلا تھا۔ مون نے میرے کہنے پر اس کا تعاقب کیا تھا۔ اس نے ابھی ابھی رپورٹ دی ہے کہ وہ نوجوان کینیوڈی سکس میں گیا ہے۔۔۔ وہاں اُسے کوئی نہیں پہچانتا۔۔۔ اس کا وہاں جھگڑا ہوا جس میں اس نے حیرت انگیز شعبدے دکھائے ہیں اور اب وہ شارلی کے دفتر میں بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا نام وکٹر مارک ہے۔ اطالوی ہے۔ اوور"۔۔۔ سٹار نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"جھگڑے میں شعبدے۔۔۔ ارے وہی تو عمران ہے۔ اس کی لڑائی کا طریقہ یہی ہے۔ مون اب کہاں ہے جلدی بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔ اُسے سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ عمران ہی وکٹر مارک کے میک اپ میں ہے۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا کہ اس نے عمران کو تقریباً تلاش کر ہی لیا ہے۔

"مون ابھی تک کینیو میں ہی ہے۔ اوور"۔۔۔ سٹار نے جواب دیا۔

"او کے!۔۔ تم ہوٹل گرنزا میں نگرانی کرو۔۔۔ جب تک میں حکم نہ دوں مداخلت کی ضرورت نہیں ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ مارٹن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس نے تیزی سے ناب گھمانی شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ریکارڈر سے ایک نئی طرز کا میوزک گونجنے لگا اور مارٹن نے ہاتھ روک لیا۔ میوزک تین منٹ تک مسلسل بجتا رہا۔ پھر اس پر ایک مردانہ آواز گونجی۔

"مون سپیکنگ۔ اوور"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کال رسیو کرنے میں اتنی دیر کیوں کر دی۔ اوور"۔۔۔ مارٹن نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"سوری باس!۔۔ موقع ہی نہ تھا۔۔۔ میں اس وقت کار میں سفر کر رہا تھا اور ارد گرد کاریں میرے متوازی چل رہی تھیں۔ اوور"۔۔۔ مون نے عاجزانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔ کار میں سفر۔۔ کیوں۔۔؟ تم تو کینیوڈی سکس میں تھے اوور"۔ مارٹن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یس باس!۔۔۔ میں ایئر پورٹ سے سٹار کے کہنے پر ایک اطالوی نوجوان کا تعاقب کرتے ہوئے کینیو پہنچا۔۔۔ وہاں اطالوی نوجوان کا کینیو کے غنڈے سے جھگڑا ہو گیا جس میں اس غنڈے نے بُری طرح شکست کھائی۔ اس پر شارلی جو ریڈ فاکس کہلاتا ہے۔ باہر آ گیا۔۔۔ اس نوجوان نے اس سے بھی بڑے حیرت انگیز طریقے سے ریوالور چھین لیا۔ اور پھر بڑی معصومیت سے بھرا ہوا ریوالور واپس کر دیا۔ اس پر شارلی اس سے بے حد متاثر ہوا اور وہ اسے لے کر دفتر میں گیا۔ میں سٹار کو رپورٹ دینے کے لئے کینیو سے باہر آ کر ایک کونے میں پہنچا۔ میں نے سٹار کو رپورٹ دے کر ٹرانسمیٹر آف کیا ہی تھا کہ میں نے کینیو کی بیک سائیڈ سے ایک کار میں شارلی اور اس نوجوان کو بڑے پُراسرار انداز میں عمارت سے باہر نکلتے دیکھا۔ چنانچہ میں نے اپنی کار میں ان کا تعاقب کیا تو وہ دونوں ہوٹل گرنزا پہنچے ہیں۔۔۔ اب شارلی اور وہ نوجوان ہوٹل کے اندر موجود ہیں اور ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اوور"۔۔۔ مون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"اوہ ٹھیک ہے ___ سٹار بھی وہیں ہے ___ وہ دو حبشیوں کی نگرانی کر رہا ہے ___ تم اس اطالوی نوجوان کا خیال رکھنا۔ میں خود وہیں پہنچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ ہمارا مشن ابھی پورا ہو جائے گا۔ اوور اینڈ آل" ___ مارٹن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔

چند لمحوں بعد ایک اور طرز کا میوزک ریکارڈر پر اُبھرا اور پھر چند ہی لمحوں بعد ایک نئی آواز اُبھری۔

"اسکائی سپیکنگ۔ اوور" ___ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ پُرجوش تھا۔

"بلیک سن کالنگ ___ تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور" ___ مارٹن نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"میں ہوٹل چیک کر رہا ہوں جناب! ___ اس وقت ہوٹل سیلی گیٹ کے پاس ہوں۔ اوور" ___ اسکائی نے جواب دیا۔

"او۔کے! ___ تم فوراً ہوٹل برگنزا پہنچو ___ سٹار اور مون بھی وہاں موجود ہیں ___ میں خود بھی وہاں پہنچ رہا ہوں ___ فی الحال تم نے مون کے ساتھ مل کر ایک آدمی کی نگرانی کرنی ہے۔ باقی ھدایات میں خود وہیں آ کر دوں گا۔ اوور اینڈ آل" ___ مارٹن نے کہا اور پھر اس نے تیزی سے کیسٹ ریکارڈر آف کیا اور شاور بند کر کے وہ واپس کمرے میں آ گیا۔

مارٹن نے کیسٹ ریکارڈر دوبارہ الماری میں رکھا اور الماری کو لاک کر دیا۔ اور پھر اس نے تیزی سے اپنا کوٹ اتارا۔ اور پھر ایک دوسری الماری میں

لٹکی ہوئی اس نے سیاہ رنگ کی بند گلے کی جیکٹ اتار کر پہنی اور کوٹ دوبارہ اس کے اوپر پہن لیا۔

یہ مارٹن کی مخصوص جیکٹ تھی جس میں بے شمار خفیہ جیبیں تھیں۔ جن میں عجیب و غریب قسم کے جدید ترین ہتھیار ہر وقت موجود رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ جیکٹ بلٹ پروف بھی تھی۔ اس جیکٹ کی وجہ سے اُسے سینے پر گولی نہ لگ سکتی تھی۔

کوٹ پہننے کے بعد وہ تقریباً دوڑتا ہوا کمرے سے باہر آیا۔ دروازہ لاک کیا اور پھر لفٹ کے ذریعے چند ہی لمحوں میں وہ ہال میں پہنچ گیا۔ ہال کراس کرنے میں اُسے چند منٹ لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی مخصوص ساخت کی سپورٹس کار انتہائی تیزی سے اُڑتی ہوئی ہوٹل برگنزا کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی جیسے کسی بچے کی آنکھوں میں اپنا پسندیدہ کھلونا دیکھ کر آتی ہے۔

www.UrduFanz.com

جوانا اور جوزف طیارے سے اترتے ہی پہلی ٹرانزٹ بس میں بیٹھ کر کسٹم اور امیگریشن کاؤنٹر پر سب سے پہلے پہنچے۔ چونکہ ان کے پاس کوئی سامان نہ تھا اس لئے کسٹم کاؤنٹر پر تو وہ رکے ہی نہیں، البتہ امیگریشن کاؤنٹر پر انہیں چند منٹ لگے اور پھر انہیں کلیرنس کا اشارہ مل گیا اور وہ دونوں بڑے اطمینان سے چلتے ہوئے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آگئے

"اوہ! ___ خاصا خوبصورت شہر ہے" ___ جوزف نے باہر نکلتے ہی ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ زندگی میں پہلی بار جنیری آیا تھا۔

"ہاں! ___ یہ بہت ہی خوبصورت اور رومانی شہر ہے ___ میں نے اپنی زندگی کا کافی حصہ یہاں گزارا ہے۔ اگر وقت ملا تو میں تمہیں جنیری شہر کے ایسے ایسے گوشوں کی سیر کراؤں گا کہ تم نے خواب میں بھی ایسے گوشوں کا تصور نہ کیا ہوگا" ___ جوانا نے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف چلتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ دونوں ٹیکسی اسٹینڈ کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک طرف

ایک خالی ٹیکسی رینگتی ہوئی ان کے قریب آکر رکی اور ڈرائیور نے پھرتی سے باہر نکل کر انہیں بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے ٹیکسی کی پچھلی نشست کا دروازہ کھول دیا۔

"آؤ اسی میں بیٹھ جاتے ہیں" ___ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوزف نے بھی سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں ٹیکسی کی پچھلی نشست پر سوار ہو گئے۔ ٹیکسی ڈرائیور نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے میٹر ڈاؤن کیا۔

"ہوٹل سیگال چلو" ___ جوانا نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

جوانا، جوزف کو شہر کی مختلف عمارتوں اور سڑکوں کے متعلق بتانے لگا۔ ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی اور پھر جب وہ ایک موڑ مڑی تو جوانا چونک پڑا۔

"اے مسٹر! ___ تم بلیک اسٹریٹ کی طرف کیوں آگئے ___ ادھر تو ہوٹل سیگال نہیں ہے" ___ جوانا نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ادھر سڑک زیر تعمیر ہے جناب! ___ اس لئے ادھر سے گھوم کر جانا پڑتا ہے جناب" ___ ٹیکسی ڈرائیور نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور جوانا مطمئن ہو گیا۔ اور ایک بار پھر جوزف سے مخاطب ہو گیا۔ جوزف اس کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ جیب سے بوتل نکال کر بڑے مزے سے شراب کے گھونٹ چڑھاتے چلا جا رہا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد جیسے ہی ٹیکسی ہوٹل برگنزا کے سامنے پہنچی ٹیکسی ڈرائیور نے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں موڑ کر پورچ ___ ذرا آگے

www.UrduFanz.com

کر کے کھڑی کر دی۔

"یہ تو ہوٹل برگنزا ہے ــــ احمق آدمی! میں نے ہوٹل سیگال کہا تھا ــ تم بہرے ہو" ــــ جوانا نے ہوٹل برگنزا کے سامنے ٹیکسی رکتے دیکھ کر غصے سے بھینچ کر کہا۔

"میں جانتا ہوں سر! ــــ میں نے یہاں ایک ضروری پیغام دینا ہے سر۔ صرف ایک منٹ سر ــــ ویری سوری سر" ــــ ڈرائیور نے بڑے عاجزانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ دروازہ کھول کر تیزی سے اترا اور عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اسی لمحے ٹیکسی کے دونوں اطراف میں دو کاریں آ کر رکیں اور پھر ان میں سے چھ افراد انتہائی پھرتی سے نیچے اترے۔ پھر اس سے پہلے کہ جوانا اور جوزف سچویشن کو سمجھتے، کار کے دونوں اطراف کے پچھلے دروازے ایک جھٹکے سے کھلے اور ان دونوں کے پہلوؤں سے سٹین گنوں کی نالیں چپک گئیں۔ اور وہ دونوں چونک پڑے۔

"خاموشی سے نیچے اتر آؤ ــــ خبردار! اگر غلط حرکت کی تو ایک لمحے میں بھون دیئے جاؤ گے" ــــ انتہائی کرخت لہجے میں انہیں حکم دیا گیا اور جوانا اور جوزف حیرت بھرے انداز میں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ ان کو شاید اس بات کا خیال تک نہ تھا کہ یوں اترتے ہی کارروائی شروع ہو جائے گی۔ ورنہ وہ پہلے ہی ہوشیار ہو جاتے۔ بہرحال سٹین گنوں کی موجودگی میں انہیں مجبوراً نیچے اترنا پڑا اور پھر انہیں سٹین گنوں کے زور پر ہوٹل کے عقب میں لے جا کر ایک خفیہ دروازے کے ذریعے ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا۔ یہ تہہ خانہ خاصا بڑا تھا۔ اس میں چار ستون تھے۔ دیواروں کے ساتھ تشدد کے

جدید ترین آلات نصب تھے۔

"تم لوگ آخر کون ہو" ــــ جوانا نے اندر داخل ہوتے ہی اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری موت" ــــ ایک نے کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی سٹین گن کا بٹ جوانا کے پہلو میں زور سے مارا۔ اور اسی لمحے جوانا کا دماغ گھوم گیا وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹا اور دوسرے لمحے بٹ مارنے والا بری طرح چیختا ہوا ایک زوردار دھماکے سے تہہ خانے کی دیوار کے ساتھ جا ٹکرایا۔ اس کے ساتھیوں نے فائر کھولنا چاہا، مگر جوزف اس دوران حرکت میں آ چکا تھا وہ بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا دو آدمیوں سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے فرش پر جا گرے۔ جوانا پہلے کو اچھالتے ہی انتہائی تیزی سے اچھل کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا اور اس طرح باقی افراد کی سٹین گنوں سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ سے بال بال بچ گیا۔

جوزف نے ان دونوں کو گراتے ہی انتہائی تیزی سے ایک طرف گری ہوئی سٹین گن اٹھالی۔ اور پھر ہال انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف نے گھومتے ہوئے ایک ہی وار میں چار افراد کو ڈھیر کر دیا تھا۔ ان میں سے تین تو وہ تھے جنہوں نے جوانا پر فائر کھولا تھا اور ایک وہ جس نے جوانا کو بٹ مارا تھا اور جوانا نے اسے بازو سے پکڑ کر دیوار سے دے مارا تھا وہ اس وقت اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ان چاروں کو گراتے ہی جوزف انتہائی پھرتی سے مڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے نیچے جھکا۔ اس طرح وہ ایک آدمی کی سٹین گن کی گولیوں سے بال بال بچ گیا۔ دوسرا آدمی البتہ نہتا ہو گیا تھا۔ کیونکہ اس کی سٹین گن اب

www.UrduFanz.com

جوزف کے ہاتھوں میں تھی۔ جوزف نے دوسرا برسٹ مارنے کی نوبت ہی نہ آنے دی اور اس کی سٹین گن سے نکلنے والی گولیوں نے باقی دو کو بھی چاٹ لیا۔ اس طرح انہوں نے صرف اپنی پھرتی اور مہارت سے بیک وقت چھ مسلح افراد کو ڈھیر کر دیا تھا۔

ان افراد کے مرتے ہی جوانا اور جوزف تیزی سے دروازے کی طرف مڑے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتے ایک زوردار آواز کے ساتھ ہی تہہ خانے کے دروازے پر لوہے کی آہنی چادریں آکر گریں اور دروازہ بلاک ہو گیا۔ اور پھر صرف دروازہ ہی بلاک نہیں ہوا بلکہ دوسرے لمحے ایک اور حیرت انگیز کام ہوا کہ جوزف کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹین گن ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے نکل کر چھت سے جا چمٹی اور صرف اس کے ہاتھ والی ہی نہیں بلکہ کمرے میں موجود باقی سٹین گنیں بھی تیزی سے اڑ کر چھت کے ساتھ چپک گئیں۔

ابھی جوزف اور جوانا حیرت سے یہ کارروائی دیکھ ہی رہے تھے کہ تہہ خانے میں نیلے رنگ کا دھواں بھرنا شروع ہو گیا۔ جب ان دونوں کو دھوئیں کا احساس ہوا تو شاید کافی دیر ہو چکی تھی کیونکہ ان دونوں نے لاشعوری طور پر اپنے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن ان کے ذہنوں پر طوفان کی رفتار سے اندھیرے چھاتے چلے گئے۔

جب ان کی آنکھ دوبارہ کھلی تو ان کے حلق سے طویل سانسیں نکل گئیں کیونکہ اس بار وہ دونوں تہہ خانے کے ستونوں سے مضبوط زنجیروں سے اس طرح جکڑے ہوئے تھے کہ ان کے لئے اپنے جسم کے کسی حصے کو حرکت دینے کا اختیار نہ رہا تھا۔ ان کے سامنے چھ افراد ہاتھوں میں سٹین گنیں لئے کھڑے

تھے۔ کمرے میں موجود چھ لاشیں اب غائب ہو چکی تھیں۔

دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بگڑی ہوئی صورت کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر چیچک کے داغ تھے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ کی آنکھوں جیسی چمک تھی۔ ایک گال پر زخم کا لمبا سا نشان تھا جس نے اس کا چہرہ اور زیادہ بدزیب بنا دیا تھا۔ اس کا جسم گٹھا ہوا اور انتہائی سخت دکھائی دیتا تھا۔

جوانا کی نظریں اس آدمی پر جم گئیں۔ اُسے یہ چہرہ کچھ مانوس سا لگ رہا تھا۔ اس نے اپنے دماغ پر زور دیا اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ اُسے پہچان گیا۔ یہ رچرڈ تھا۔ جینزی کا مقامی غنڈہ۔ کافی عرصہ پہلے ایک کیس کے سلسلے میں اس سے جوانا کی جھڑپ ہو چکی تھی اور جوانا نے اُسے اتنا مارا تھا کہ وہ چھ ماہ تک ہسپتال میں پڑا رہا تھا۔ رچرڈ تیزی سے قدم آگے بڑھاتا ہوا جوانا کے سامنے آکر رک گیا۔

"مجھے پہچانتے ہو جوانا ـــــــ؟" رچرڈ نے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

"ہاں ـــــ اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم جینزی کے کیڑے مکوڑوں میں شامل ایک حقیر سے کیڑے ہو ـــــــ" جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

رچرڈ کا چہرہ جوانا کا فقرہ سن کر اور زیادہ بگڑ گیا۔ لیکن وہ چند لمحے خاموش کھڑا بڑی کینہ توز نظروں سے جوانا کو دیکھتا رہا۔

"دیکھو جوانا ـــــ تم ہماری لائن کے ہی آدمی ہو۔ اس لئے میری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ـــــــ مجھے تم سے صرف چند معلومات چاہئیں اگر تم میرے سوالوں کے درست جواب دے دو تو تم آزاد ہو گے ـــــ" رچرڈ نے لفظ چبا چبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

www.UrduFanz.com

"تم شاید وہ مار بھول گئے ہو رچرڈ! ـــــ جس کی وجہ سے تمہیں چھ ماہ تک ہسپتال میں رہنا پڑا تھا ـــــ تم جیسے حقیر اور بزدل چوہے تو جوانا کا نام سنتے ہی بلوں میں دبک جاتے تھے۔ آج تمہیں یہ جرأت ہو گئی کہ تم جوانا کے سامنے اکڑ رہے ہو" ـــــ جوانا نے پہلے سے زیادہ تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! ـــــ اس کا مطلب ہے کہ تم کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو ـــــ تو ٹھیک ہے۔ پھر مجبوری ہے ـــــ تمہارا جسم گولیاں مانگتا ہے تو میں تمہیں سٹین گن کی سینکڑوں گولیاں دینے پر مجبور ہوں" ـــــ رچرڈ نے جواب دیا اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ دروازے کے سامنے پہنچ کر اس نے اشارے سے ساتھ کھڑے ایک سٹین گن بردار کو سٹین گن دینے کے لئے کہا۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک سٹین گن پہنچ گئی۔ اس نے سٹین گن کو کاندھے سے لگایا اور پھر نال کا رخ تیزی سے جوزف کی طرف موڑ دیا وہ شاید جوزف کو قتل کر کے جوانا پر دہشت ڈالنا چاہتا تھا۔

"سنو رچرڈ! ـــــ تم میرے ساتھی کو قتل کر کے مجھ پر رعب نہیں ڈال سکتے تم نے پہلے بھی اپنے چھ ساتھیوں کی لاشیں یہاں سے اٹھائی ہیں۔ اور اگر تمہاری سٹین گن سے ایک گولی بھی نکلی تو پھر یہ پورا ہوٹل لاشوں سے پٹ جائے گا" ـــــ جوانا نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تو پھر میرے سوال کا جواب دے دو ـــــ صرف اتنا بتا دو کہ عمران کہاں ہے" ـــــ رچرڈ نے سٹین گن کاندھے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"عمران! ـــــ کس عمران کی بات کر رہے ہو" ـــــ جوانا نے پوچھا۔

"جس کی تم آجکل ملازمت کر رہے ہو ـــــ اور جس کے ساتھ تم پاور لینڈ

کے مشن پر یہاں پہنچے ہو" ـــــ رچرڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا تعلق پاور لینڈ سے ہے" ـــــ جوانا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنا سوال کر دیا۔

"ہاں! ـــــ میں پاور لینڈ کا نمائندہ ہوں" ـــــ رچرڈ نے جواب دیا۔

"گڈ! ـــــ پھر تو تمہارے ساتھ بات ہو سکتی ہے ـــــ میں خود بھی یہی چاہتا تھا کہ کوئی پاور لینڈ کا نمائندہ ملے تو اس سے بات کی جائے۔ لیکن تم جوانا کو اچھی طرح جانتے ہو ـــــ وہ جبر و تشدد کو قبول نہیں کرتا ـــــ تم چاہے مجھے گولیوں سے بھون ڈالو۔ لیکن میری مرضی کے بغیر تم میری زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلوا سکتے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ ـــــ میرے اور تمہارے مفادات مشترک ہیں۔ ایسی صورت میں تمہیں بھی فائدہ ہو سکتا ہے اور مجھے بھی" ـــــ جوانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیسے مفادات" ـــــ رچرڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سنو رچرڈ! ـــــ مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے ـــــ میں نے پاکیشیا میں عمران سے متاثر ہو کر اس کی ملازمت کر لی تھی ـــــ یہ جوزف پہلے سے اس کا ساتھی تھا۔ لیکن یہ بھی میری ٹائپ کا آدمی ہے۔ بہرحال عمران ایک عام آدمی نکلا اور میری طبیعت اس سے بھر گئی ہے اور میں نے واپسی کی ٹھانی ـــــ ماسٹر کلرز تنظیم ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے مجھے ایسی تنظیم کی ضرورت تھی جو میرے معیار کی ہو۔ پھر مجھے عمران سے ہی پاور لینڈ کی اطلاع ملی اور اس کے متعلق معلومات بھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاور لینڈ کے خلاف کام کرنے ایک ٹیم کی صورت میں

www.UrduFanz.com

یہاں پہنچا ہے ___ میں اور جوزف بظاہر اس کے ساتھ آئے ہیں لیکن ہمارا مقصد دراصل یہاں ایسے آدمی کو ڈھونڈنا تھا جس کا براہ راست تعلق پاور لینڈ سے ہو۔ تاکہ اس کے ذریعے ہم دونوں پاور لینڈ میں شامل ہو سکیں اب اتفاق سے تم سے ملاقات ہو گئی ہے ___ تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چاہیئے اور مجھے پاور لینڈ میں شمولیت چاہیئے۔ اس طرح ہمارے اور تمہارے مفادات مشترک ہو گئے ہیں" ___ جوانا نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا ___ تو یہ بات ہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سودا بازی کرنا چاہتے ہو" ___ رچرڈ نے جواب دیا۔

"بالکل ___ میں تمہیں عمران اور اس کی پوری ٹیم کا پتہ بتا دیتا ہوں بلکہ ان کی نشاندہی بھی کر دیتا ہوں ___ تم ہم دونوں کو پاور لینڈ سے متعلق کرادو" جوانا نے سر جھٹکتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ___ مجھے منظور ہے ___ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ بتاؤ ___ اگر تمہاری نشاندہی درست ثابت ہوئی تو یہ میرا وعدہ رہا۔ کہ تم اپنے آپ کو پاور لینڈ میں شامل سمجھو" ___ رچرڈ نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے کب سے جوانا کو بیوقوف سمجھ لیا ہے ___ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس طرح تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ بتا دوں گا تاکہ تم دونوں طرف سے فائدہ اٹھالو ___ پہلے انہیں ختم کر دو ___ پھر ہمیں مار ڈالو" ___ جوانا کا لہجہ تلخ ہو گیا۔

"اوہ دیکھو ___ مجھ پر یقین کرو ___ میں نے پہلے عمران کے قتل کا مشن

مکمل کرنا ہے۔ اس کے بعد باقی باتیں ہو سکتی ہیں" ___ رچرڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کم از کم اپنے عمل سے تو اس کا ثبوت دو ___ ہمیں کھول دو اور پھر بیٹھ کر ایک ٹیبل پر لین دین بھی ہو سکتا ہے" ___ جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ___ یہ مجھے منظور ہے ___ اور سنو جوانا ___ اگر تمہارا یہ خیال ہے کہ تم مجھ سے کوئی دھوکہ کر سکتے ہو۔ تو یہ تمہاری خام خیالی ہے ___ اس کمرے کی دیواروں میں سینکڑوں سٹین گنوں کے دھانے موجود ہیں۔ جو میرے صرف ایک اشارے پر کام شروع کر دیں گی ___ تم نے پہلے دیکھا ہے کہ سٹین گنوں کا کیا حشر ہوا ___ وہ چھت سے کیسے چپک گئی ہیں اور کس طرح بیہوش کر دینے والی گیس نے تم پر اچانک غلبہ پا لیا تھا" ___ رچرڈ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میں سب جانتا ہوں ___ مجھے سبق پڑھانے کی ضرورت نہیں" ___ جوانا نے تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ___ رچرڈ نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ جوانا سے معلومات اگلوا کر مشن مکمل کرے۔ اس کے بعد باس سے بات ہو جائے گی۔ اگر باس اُسے شامل کرنے پر راضی ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ انہیں کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا ہے۔

"زنجیریں کھول دو" ___ رچرڈ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ستونوں کی طرف بڑھے اور پھر تھوڑی دیر بعد جوانا اور جوزف دونوں زنجیروں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ جوانا اور جوزف نے اپنے بازو ہلائے اور پھر ان کے چہروں پر اطمینان

www.UrduFanz.com

ساچھا گیا۔

"اب میں نے اپنی شرط پوری کر دی ہے ـــــ اب تم بتاؤ کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ـــــ ؟ رچرڈ نے کہا۔

"وہ سب میک اپ میں ہیں۔ تم انہیں پہچان نہ سکو گے جب تک میں ان کی شناخت نہ کرا دوں ـــــ ایسا کرو کہ تم میرے ساتھ چلو۔ تم مجھ سے علیحدہ رہنا۔ میں جا کر ان سے بات چیت کر دوں گا اور پھر تمہیں اشارہ کر کے ایک طرف ہٹ جاؤں گا۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے تم پر اعتماد ہے ـــــ جوانا غلط بات نہیں کہہ سکتا۔ آؤ میرے ساتھ" ـــــ رچرڈ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جوانا اور جوزف دونوں اس کے پیچھے تھے۔ اس کمرے سے نکل کر وہ عقبی دروازے سے ہوتے ہوئے عمارت سے باہر نکل آئے۔ رچرڈ انہیں لئے ہوئے ایک اور راستے سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا ایک کمرے میں لے آیا۔ یہ خاصا کشادہ کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"بیٹھو اور بتاؤ کہ اس آپریشن کے لئے کتنے آدمی چاہئیں" ـــــ ؟ رچرڈ نے کہا۔

"جتنے بھی اکٹھے کر سکو کم ہیں" ـــــ جوانا نے مختصر سا جواب دیا۔ جوزف شروع سے لے کر اب تک خاموش تھا اور اب بھی وہ خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا۔

"میرے پاس چودہ آدمی ہیں ـــــ کیا اتنے آدمی کافی ہیں" ـــــ ؟ رچرڈ

نے کہا۔

"بالکل کافی نہیں ہیں ـــــ عمران کے ساتھیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہے ـــــ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ میں عمران کو یہاں بلا لیتا ہوں۔ وہ میری کال پر خود بخود چلا آئے گا ـــــ پھر شاید تمہارے چودہ آدمی کافی ہو جائیں"۔ جوانا نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ اگر ایسا ہو جائے تو اور زیادہ درست ہو گا" ـــــ رچرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او کے! ـــ مجھے ایک ٹرانسمیٹر لا دو ـــ وسیع حیطہ عمل کا ٹرانسمیٹر" ـــــ جوانا نے کہا اور رچرڈ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مگر اس سے پہلے کہ رچرڈ الماری تک پہنچتا، اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران اور شارٹی دونوں اندر پہنچ گئے۔ عمران اسی طرح اطالوی میک اپ میں تھا۔

"کال کرنے کی کیا ضرورت ہے ـــــ میں خود ہی حاضر ہو گیا ہوں"۔ عمران نے اصل لہجے میں کہا اور رچرڈ جو دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی تیزی سے مڑا تھا، عمران کی بات سُن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کون ہو تم" ـــــ ؟ رچرڈ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"علی عمران" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رچرڈ نے بے اختیار جوانا کی طرف دیکھا۔

"ہاں! ـــ یہ عمران ہے" ـــــ جوانا نے جواب دیا۔

"تو تم مجھے فروخت کر رہے تھے جوانا" ـــــ عمران نے اس بار مسکراتے

Www.UrduFanz.Com

ہوتے جوانا سے مخاطب ہوکر کہا۔

مگر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی جواب دیتا۔ رچرڈ نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ فائر کرتا۔ اس کے قریب ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے جوزف کا ہاتھ حرکت میں آیا اور پھر رچرڈ کے ہاتھ سے ریوالور نکلتا چلا گیا۔

رچرڈ نے اچھل کر جوزف کے سینے پر لات مارنی چاہی مگر دوسرے لمحے جوانا حرکت میں آیا اور اس کا ہاتھ پوری قوت سے رچرڈ کی گردن پر پڑا۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور رچرڈ گیند کی طرح اچھل کر بائیں ہاتھ کی دیوار سے جا ٹکرایا

"تم حقیر چوہے ہو! ____ تم کیا سمجھتے تھے کہ تم جوانا کو خرید لوگے" ____ جوانا نے اس پر چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔

رچرڈ نے دیوار سے ٹکرا کر تیزی سے پلٹنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے سینے پر جوزف کی لات پوری قوت سے پڑی اور رچرڈ چیخ مار کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اور بری طرح تڑپنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔

"کہیں مر تو نہیں گیا" ____ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ڈھیٹ آدمی ہے ____ اتنی جلدی مرنے والوں میں سے نہیں"۔ جوانا نے کہا اور پھر اس نے فرش پر پڑے ہوئے رچرڈ کو گردن سے پکڑ کر یوں اٹھا لیا جیسے بچے کسی کھلونے کو اٹھاتے ہیں۔

"یہ بیہوش ہے باس!" ____ جوانا نے یوں کہا جیسے ڈاکٹر کسی مریض کی تشخیص کرنے کے بعد اپنی مہارت کا اعلان کرتا ہے۔

"ٹھیک ہے ____ اسے اٹھا کر لے آؤ" ____ عمران نے کہا اور

پھر واپس دروازے کی طرف مڑا۔ شارلی جو خاموش کھڑا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب رچرڈ کو ہمراہ لئے سیڑھیاں اتر کر نیچے راہداری میں پہنچے اور پھر عقبی گلی سے ہوتے ہوئے وہ عمارت کی پشت والی سڑک پر پہنچ گئے۔ جہاں پہلے سے ہی شارلی کی کار موجود تھی۔ شارلی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ عمران ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور جوانا اور جوزف پچھلی سیٹوں پر براجمان ہو گئے۔ بیہوش رچرڈ کو دونوں سیٹوں کے درمیان ڈال دیا گیا اور پھر شارلی نے کار آگے بڑھا دی۔

"کسی پرائیویٹ کوٹھی میں لے چلو شارلی ____ مجھے اس رچرڈ سے بہت کچھ معلوم کرنا ہے" ____ عمران نے شارلی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور شارلی نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

ابھی کار نے تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اچانک کار کو ایک جھٹکا سا لگا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اس کی وجہ معلوم کرتے۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا کار کے گرد دھوئیں اور گرد کا بادل سا اٹھا اور پھر کار کے پرزے سڑک پر بکھرتے چلے گئے۔

ختم شد

www.UrduFanz.com

ہنگاموں سے بھرپور ایک نئے انداز کا جاسوسی شاہکار

پاور لینڈ

(حصہ دوم)

مصنف۔ مظہر کلیم۔ ایم۔ اے

- کیا عمران جوزف اور جوانا موت کے پنجے سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ——؟
- فورکلرز کا سربراہ مارٹن کیا عمران سے اپنا انتقام لینے میں کامیاب ہو گیا؟
- کیا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پاور لینڈ کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے —— یا تباہی ان کا اپنا مقدر بن گئی ——؟
- فن لینڈ کے دارالحکومت جینزی میں عمران اور پاور لینڈ کے سپر ایجنٹوں کے درمیان ہولناک ٹکراؤ کا انجام کیا نکلا؟
- انتہائی حیرت انگیز، دلچسپ اور انوکھے انداز کی کہانی۔ آج ہی طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

عمران کا اغوا

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- عمران کو اس کے فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا۔ کیوں، کس لئے ——؟
- عمران جو زندگی میں پہلی بار انتہائی بے بسی کے عالم میں مسلسل ایک تنظیم سے دوسری تنظیم کے ہاتھوں اغوا ہوتا رہا۔ کیا وہ واقعی بے بس تھا؟

پاکیشیا سیکرٹ سروس جو عمران کی تلاش میں مسلسل جگہ جگہ دھکے کھاتی رہی لیکن عمران کو تلاش نہ کر سکی۔ کیوں ——؟ انتہائی دلچسپ چوئیشن

جوزف جس نے اپنی پراسرار صلاحیتوں سے آخرکار عمران کو تلاش کر لیا۔ کیسے؟

مادام سوسن بلیک شیڈو کی چیف جس نے عمران کو اپنے قبضے میں رکھنے کے لئے ہمیشہ کے لئے اسے ٹانگوں سے معذور کر دیا۔ کیا واقعی عمران معذور ہو گیا؟

- وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقین ہو گیا کہ اب عمران کبھی اپنے قدموں پر کھڑا نہ ہو سکے گا۔ پھر کیا ہوا ——؟ انتہائی کربناک چوئیشن
- کیا عمران اپنی معذوری کا کوئی علاج کر سکا یا ہمیشہ کیلئے فیلڈ سے غائب ہو گیا؟

عمران کے اغوا کا اصل مقصد کیا تھا اور کیا عمران کو اغوا کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ یا ——؟

انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.UrduFanz.com

عمران سیریز میں خیر و شر کی آویزش پر انتہائی پراسرار اور تحیر خیز ناول

سپیشل نمبر

شودرمان

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شودرمان شیطان کے پجاریوں کی مرکزی عمارت جسے شیطانی قوتوں نے ناقابل تسخیر بنا دیا تھا۔

شودرمان کافرستان کے پہاڑی جنگل میں صدیوں سے قائم ایسی عمارت جہاں مکمل شیطانی قوتوں کا راج تھا۔

کاجلا شیطانی دنیا کا ایک ایسا شیطانی مذہب جو خیر و شر کی آویزش میں شر کی قوتوں کی نمائندگی کرتا تھا۔

مہامہان کاجلا کا سب سے بڑا پجاری، شیطان کا خصوصی پیروکار اور شودرمان کا رکھوالا جو انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا حامل تھا۔

کاجلا جس کے پیروکاروں نے عمران کو پاکیشیا سے اغوا کر کے اپنے قبضے میں کر لیا۔ کیا عمران شیطان کا پیروکار بن گیا ——— یا ——— ؟

* وہ لمحہ جب خیر اور روشنی کی قوتوں نے عمران کو ہی شودرمان کی تباہی اور مہامہان کی ہلاکت کا مشن سونپ دیا۔ پھر کیا ہوا؟

* وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر شودرمان کی تباہی اور کاجلا کی سرکوبی کے لئے کافرستان کے قدیم پہاڑی جنگل میں داخل ہو گیا۔ وہ علاقہ جہاں انتہائی خوفناک شیطانی قوتوں کا مکمل راج تھا۔

* وہ لمحہ جب عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیطانی قوتوں کے خوفناک شکنجے میں جکڑے جانے کے بعد بے بس ہو گئے۔ کیا عمران واقعی شیطانی قوتوں سے شکست کھا گیا ——— یا ——— ؟

* کیا عمران شودرمان کو تباہ کرنے اور مہامہان کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکا۔ یا خود ان کا شکار ہو گیا ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز انجام

* کیا عمران شیطانی قوتوں کے انتہائی خوفناک جال کو توڑنے میں کامیاب ہو سکا۔

خیر و شر کے درمیان ہونے والی ایک ایسی آویزش
جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا
پراسرار، حیرت انگیز، منفرد اور دلچسپ واقعات سے بھرپور
ایک ایسا انوکھا ناول جو جاسوسی ادب میں یادگار حیثیت کا حامل ہے
شائع ہو گیا ہے
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال یا
براہ راست ہم سے طلب کریں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.UrduFanz.com

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ساجان سنٹر	مکمل
ریڈ پاور	مکمل
لیڈی کلرز	مکمل
پاورلینڈ کی تباہی	مکمل
پریشر لاک	مکمل
ون مین شو	مکمل
لیڈیز مشن	اول
لیڈیز مشن	دوم
فاؤل پلے	اول
فاؤل پلے	دوم
زیرو اوور زیرو	اول
زیرو اوور زیرو	دوم
سپر ایجنٹ صفدر	اول
سپر ایجنٹ صفدر	دوم
بلڈ ہاؤنڈز	مکمل
ایزی مشن	مکمل
لائٹ ہاؤس	مکمل
سیکرٹ سروس مشن	مکمل
فور کارنرز	اول
فور کارنرز	دوم
سلور ہینڈز	مکمل
ایڈونچر مشن	مکمل
گولڈن سینڈ	اول
گولڈن سینڈ	دوم
ری بائٹ	اول
ری بائٹ	دوم
جاسوس اعظم	مکمل
ریڈ پوائنٹ	مکمل
الرٹ کیمپ	اول
الرٹ کیمپ	دوم
ٹائٹ پلان	اول
ٹائٹ پلان	دوم

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.UrduFanz.com